997

उर्दू संग्रह

पुस्तक का नाम मुन्तखबात उर्दू

लेखक पाँचवीं कक्षा की पुस्तक

प्रकाशन वर्ष 19..

आगत संख्या 1180

MUNTIKHBAT URDU
1180 G. K. U.

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

997

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

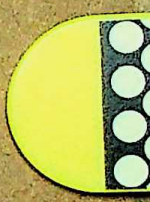

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

997

KABUL GATE

منتخباتِ اُردو

جسمین

آرایشِ محفل - گنجِ خوبی - عجائباتِ محنت شعاری اور

نیرنگِ خیال کا انتخاب ہے ابتدائی مدرسون کی پانچوین

جماعت کے واسطے گورنمنٹ بک ڈپو پنجاب مین تیار ہوا

حسب الحکم

جناب لفٹنٹ کرنل ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر

سررشتۂ تعلیم ممالک پنجاب وغیرہ

لاہور

کے سرکاری مطبع مین ماسٹر پیارے لال کیوریٹر کے اہتمام سے چھپا

سنہ ۱۸۸۰ء

سررشتۂ تعلیم کی بے اجازت کوئی نہ چھاپے

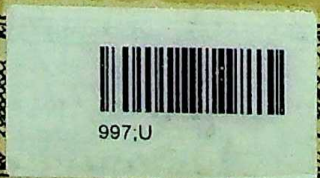

997;U

دفعہ دوم تعداد جلد ۲۸۰۰ قیمت ۱۰ر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

منتخباتِ اُردو

آرائشِ محفل کا اِنتخاب

صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

ہندی فارسی کی تاریخون سے یون معلوم ہوتا ہی کہ شہر ہستنا پور گنگا کے کنارے پر اگلے زمانہ مین تختگاہ ہندوستان کے بادشاہون کی تھا۔ وسعت و رونق بھی اُس کی اُس عصر مین حد سی باہر تھی زبان اُسکے بیان سے قاصر ہی۔ اگرچہ اب بھی نہایت آباد ہی لیکن جیسا پانڈون اور کورون کے وقت مین بستا تھا سو کہان جب دونو فریقون مین بیر اکھیری ہوئی اور پھوٹ پڑی تب پانڈون نے اُس ملک کو چھوڑا اور شہر اندر پرستھ کہ جمنا کے کنارہ پر تھا اِس مین آئے بلکہ اپنا دارالسلطنت بھی اُسکو ٹھہرایا۔ بعد ایک مدت کے راجہ انکپال تونوڑ نے بکرماجیت کے کچھ اُوپر ایک ہزار دو سو برس مین ایک قلعہ و شہر اپنے نام کا بنایا چنانچہ سلطان قطب الدین ایبک و سلطان شمس الدین التمش نے بعد اُسکے اپنا رہنا اُس مین مقرر کیا مگر سلطان غیاث الدین بلبن نے ایک اَور قلعہ چھ سو ساٹھ ہجری مین بنا کیا اور اُس کا نام مرزغن رکھا۔ پھر سلطان معزالدین کیقباد نے سن چھ سو چھیاسی مین جمنا کے کنارہ ایک اَور شہر پُر فضا و عمارات اُسکی دلکشا آباد کیا نام اُسکا کیلوگڑھی رکھا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی کی امیر خسرو نے قران السعدین مین تعریف کی ہی بعد ازان سلطان جلال الدین
خلجی نے شہر کوشک لعل اور سلطان علاء الدین نے کوشک سبز بسا کر اپنا اپنا ہر
ایک کو دار السلطنت کیا پھر سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے سن سات سو پچیس
ہجری مین شہر تغلق آباد کی تعمیر کی پھر اُسکے بیٹے سلطان محمد معزّ الدین جونان
نے ایک اَور ملک کی بنیاد ڈالی اور ہزار ستون کا ایک قصر بنایا سوائے اِسکے
اَور بھی مکانات سنگِ رخام کے پاکیزہ پر فضا بنائے پھر سلطان فیروز شاہ نے
سن سات سو پچپن ہجری مین شہر فیروز آباد نہایت وسعت وعظمت کے ساتھ
بسایا اور جمنا کو کاٹ کر اُسکے نیچے لایا ساتھ اِس کے تین کوس کے فاصلہ پر
ایک اَور محلّ مع منارۂ جہان نما بنایا چنانچہ وہ منارہ ابتک قائم ہی عوام الناس
اُسکو فیروز شاہ کی لاٹھ کہتے ہین بعد اُسکے سلطان مبارک شاہ نے مبارک آباد
آباد کیا اور نوسے اٹھتیس ہجری مین ہمایون بادشاہ نے قلعۂ اندر پرستھ کی مرمّت
وتعمیر کر کے دین پناہ نام رکھا اور اپنی تختگاہ مقرر کیا پھر شیر شاہ پٹھان نے
کوشک سبز کو اُجاڑ کر ایک اَور شہر بسایا اور اُسکے بیٹے سلیم شاہ نے سلیم گڑھ بنایا
ابتلک بھی وہ شاہجہان آباد مین جمنا کے اندر قلعۂ ارک کے سامنے موجود ہی
اگرچہ ہر ایک نے اُن بادشاہون مین سے ایک ایک شہر بسا کر اپنا دار السلطنت
مقرر کیا لیکن ہندوستان کے بادشاہون کی تختگاہ ملک بملک دلّی ہی مشہور
ہی پھر سن ایک ہزار اٹھتالیس ہجری مین مطابق بارھوین برس جلوسی کے
شاہجہان صاحب قران ثانی نے دلّی کے قریب ایک شہر بنیاد کیا اور شاہجہان آباد
اُسکا نام رکھا اُس کی خوش نیتی سے اِس ملک نے یہ رونق اور آبادی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پکڑی کہ جتنے ملک اگلے پادشاہون کے لکھنے مین آئے تھے گم نام ہوگئے فقط
اُسی کا نام رہ گیا جیسے سمندر مین بہتیرے بڑے بڑے دریاؤ ملے ہین پر نام
اُسکا ہی باجتا ہے۔ قلعہ بھی اُس کا سنگ سرخ کا اِس مضبوطی و خوش اُسلوبی
کے ساتھ بنا ہے کہ معمارِ قضا و قدر کی زبان اُسکے اوصاف مین لال ہے۔ پھر
ساخت تو اُسکی سی امر محال علاوہ اِسکے مکانات قسم قسم کے متعدد پاکیزہ خاصی
اور باغ بھی اُسکے گلشنِ جہان کے خلاصے۔ نہرین جاری جا بجا حوض ہر ایک
مکان مین کٹورا سا بھرا ہوا جدھر دیکھیے کیفیت نئی نظر آئے جسطرف نگاہ
پڑے وہین رہ جائے اگر رضوان وہان کی بہار دیکھتا تو روضۂ رضوان کی
دربانی سے ہاتھ اُٹھاتا ٭

جنان کا ہر مکان اُس کا نمونہ	خوش اُسلوبی مین بلکہ اُسسے دُونا
پھلین پھولین ہمیشہ وہان کی گلزار	خزان اُن تک نہین پاتی کبھو بار
نرالی جگ سے رنگ و بُو گلون کی	حلاوت اَور ہی کچھ ہے پھلون کی
وہان کے طائرونکا رنگ ہی اَور	ہے اُنکے زمزمونکا ڈھنگ ہی اَور
مین ہر ایک شے کو دون تشبیہ کس سے	کہ وہ ملتی نہین اِسسے اور اُسسے

گرد اُس قلعۂ مبارک کے ایک کھائی نہایت چوڑی چکلی گہری بھی ایسی کہ عمق
زمین اُسکے درے اور وہ اِسسے کہین پرے پانی اُسکا ایسا لطیف و شفاف اگر
ایک خشخاش کا دانہ بھی اُسکی تھاہ مین ہوئے تو اندھیری رات مین صاف
نظر آئے اور جو اندھا بھی اُس مین غوطہ لگا سکے تو بلاشبہ نکال لائے ٭

نظر آتی ہے اُسکی تہ مین رائی	کہان یہ آبِ گوہر مین صفائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر پڑجائے اُسکے بیچ ایک بال	تو یون آوے نظر موتی کا جون بال

جمنا بھی اُس قلعے کی تشنۂ دیدار ہو کر جانب شرقی سے آئی اور اُس کے تلے نہایت آب و تاب سے بہنے لگی پھر نواب علی مردان خان مرحوم دریاے مذکور کو کاٹ کر شاہ نہر سرمور پہاڑ کے اوپر سے لایا۔ کوچہ و بازار کی رونق زیادہ بڑھی اور شہر کی آبرو دونی ہوئی اکثر لوگون کی حویلیون مین بنبے[1] ٹھنڈے پانی سے معمور رہنے لگے اور حوض و تالاب بھی دولتخانۂ والا کے بھرپور۔ باغون مین دہان کے شادابی اکثر رہنے لگی اور چمنون مین طراوت بیشتر حقا کہ وہ بزرگ بہشتی تھا کہ اُسکی کمائی سے شاہ و گدا کو فیض ہوا ؛

رکھے حشر مین اُسکی حق آبرو	کہ فیض اُسکا جاری ہوا کو بکو

شہر پناہ اُسکی سنگین نہایت پختہ اور مضبوط عرض و طول بلندی و خوش اُسلوبی اُسکی عقل احاطہ نہین کر سکتی بلکہ ایک جہت کی پیمایش کا دھیان[2] نہین دھر سکتی اندر باہر اُسکے بستی حد سے باہر چپّے چپّے پر آبادی جدھر تدھر عمارتین انواع و اقسام کی خوب صورت کثرت سے۔ حویلیان طرح بطرح کی خوش اُسلوب بہایت سے باغون کی بہار بے خزان چمنون مین دایم طلسمات کا سا سامان[3] ہر ایک محلہ اُسکا اقلیم سے زیادہ پر فضا چھوٹے سے چھوٹا کوچہ اُسکا شہر سے بڑا ہجوم خلائق بر سر راہ۔ ہر ایک مقام ایک تماشا گاہ شہر شہر گانو گانو کے باشندون نے اپنی بہبودی اور آسایش جو دیکھی بود و باش وہین اختیار کی غرض ہر صنف کے

---

[1] بنبا ایک لفظ پیدا کیا ہی اور اسیطرح اسکا تلفظ صحیح ہی اور عجب نہین ہی کہ بنبع کا بگڑا ہوا ہو جو ایک عربی لفظ ہی

[2] دھیان خیال نظر نگاہ اور اور اسی قسم کے لفظونکو ساتھ فصحاے دہلی دھرنا نہین بولتے رکھنا بولتے ہین ۱۲

[3] سامان سنسکرت لفظ ہی اور حقیقت مین اُسکے آخر مین نون غنہ نہین ہی مگر کہین کہین قافیہ کی رعایت سے نون غنہ اُسکے تلفظ مین اور سے ہین ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انتخاص و ہر ملک کی اشیا جب چاہو کثرت سے دیکھ لو کسی چیز کی کمتی کسی وقت
ممکن نہین کہ ہو اگرچہ بازار سارا ہی اُسکا اپنے عالم مین اعلیٰ ہے پر چاندنی چوک
تمام شہر کا اُجالا ہے ہر دکان اُس کی بے مانند جس جنس کو دیکھو بادشاہ پسند
صحن یہ کشادہ کہ دل کھلجائے صاف ایسا کہ آدمی چانول بکھیر کر کھائے دلّال
اُس بازار کا سوداگرون کو آنکھ اُٹھا کر نہین دیکھتا بساطی وہان کا جوہریون کو
خاطر مین نہین لاتا دکان ایک بزّاز کی اسطنبول کے بزّازے برابر کوٹھی ایک صراف
کی تمام ایران کے صرافے برابر ۔

روپیے ہر اک دکان مین ہین کھنکتے	کٹورے رات بھر ہینگے چھنکتے
لگے ہین ہر طرف پھولون کے انبار	گلی کوچہ ہر ایک ہے رشکِ گلزار
فواکہ کا وفور اس درجہ ہے گا	ملے ہے تازہ میوہ اصفہان کا
طعام اقسام کا جو کوئی منگوائے	بقدر اک فوج کے بازار سے آئے
جو ٹھاٹ اک سلطنت کا ہوئے درکار	تو حاضر کردے دو ہین اک دکاندار
اگر اسباب چاہے ایک لشکر	تو ہے تھہ آجائے بس اک دن کے اندر
نہین ہے اہلِ حرفہ کوئی بے کار	ہے نت بیع و شرا کا گرم بازار
جو ادنیٰ وہان ہے دکّانِ جواہر	وہی ہے بیگمان کانِ جواہر
گر اک اقلیم کا آجائے وہان مال	تو لیلے اک مہاجن اُسکو فی الحال
کوئی بیپاری ہو کا ہے کو فکر ہی	کہ وہان ہر شے کی نت رہتی ہے بکری

فی الواقع اُس مقام فرحت انجام کو جنت سرا ہیے بجا ہے لیکن اُردو بے معلی کا
عالم ہی جدا ہے فضا اُسکی نہایت پاکیزہ و وسیع عمارات وہان کی بمرتبہ اُسلوبدار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درفیع صحن اُسکا رشک صحن گلزار دکان ہر ایک بازار کی بہار اہل حرفہ سبکی سب مرفہ احوال کوٹھے اُنکے نقد وجنس وجواہر سے مالا مال نہ کسی چیز کی وہان کمی نہ کوئی بشر اُس آبادی مین غمی ٭

ہی دروازہ اُسکا گلستان کا باب
بیاض جہان کا ہے وہ انتخاب

فضا اُسکی دیکھے اگر یک نظر
تو دل تنگ ہووے نہ پھر عمر بھر

بھلاتی ہی یک لخت غم اُس کی سیر
خوشی آتی ہی بس وہ مدام اُسکی سیر

ہمان وہانکا دیکھے اگر اِک ذرا
تو مانی نہ لے نام ارژنگ کا[۱]

بہت مینے یون اُسکی تعریف کی
ہے اُردو کی بولی کا ماخذ وہی

اور نخاس کے بازار کی طرز ہی جُدی۔ فضا اُسکی فضاے عالم سے بھی بڑی۔ صحن اُسکا اقسام کے چارپاؤن سے مالا مال زمین اُسکی نہایت صاف بٹا ڈھال ہر ایک طرف خلق کا ایک دنگل جا بجا چہل پہل۔ چابک سوار قسم قسم کے گھوڑون کو پھیر رہے ہین خریدار دلالون کو گھیر رہے ہین سودا وہانکا دست بدست ہر ایک دلال کوڑیالا مال مست کوئی گھوڑے کے مول تول کے لیے ہاتھ لاتا ہی کوئی کھڑا ٹٹو ہی چکاتا ہی۔ ایک طرف سپاہی پیشہ بھلے آدمی چبوترون پر اپنے اپنے زین پوش بچھائے حقے لگائے بیٹھے ہین کسی طرف بانکے ٹیڑے اپنی مجلس جمائے بیٹھے ہین ایک طرف کئی شہدے شکستے سلفے کے دم مارتے ہین کہین دو چار لنجے پنجے زیادہ گو اپنے اڑھائی چاول جُدے ہی بگھارتے ہین غرض میلے کی سی دھوم۔ اور چھڑیون کا سا ہجوم۔ ہر روز سواے جمعے کے

[۱] مانی ایک مشہور نقاش اور ارژنگ اُسکے نگارخانہ کا نام ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دوہیرڈھلے تلک رہتا ہی ٭

خلق کا رہتا ہی زبس از دحام
رہتی ہی نت میلے کی سی دھوم دھام

جنس ہر اک قسم کی وہان خوار ہی
گھوڑون کی یہ گرمی بازار ہے

اسپ ہر اک ملک کے ہین بیشمار
مانگو اگر ایک تو لادین ہزار

گو کہ یہ کثرت ہی پہ قیمت گران
سستا اگر چاہو تو پاؤ کہان

بس کہ وہان رہتی ہی نت لاؤ لاؤ
بڑھتا ہی چاہے سدا اُنکا بھاؤ

گھوڑی کا منت پوچھیے کچھ مول تول
ٹٹو ہی کنکائی کا تُرکی کے مول

گھوڑا ہر اک شخص کو درکار ہے
پیر و جوان جو ہی خریدار ہے

بلکہ یہ احوال ہے ہر طفل کا
دائی سے کہتا ہی کہ گھوڑا ہی لا

کوئی کھلونا اُسے کیسا ہی دے
گھوڑی سوا یہ نہین مکن کہ لے

دیکھا کمہارون نے جو یہ کچھ سبھاؤ
مٹی کے گھوڑی کیے نقری کے بھاؤ

الغرض اِس ملک مبارک بنیاد کا ہر ایک محلہ خوش سوا اور ہر مقام آباد۔ بنابر اِسکے مسجدین خانقاہین مدرسے پاکیزہ و دلچسپ کثرت سی ہین اور خانہ باغ بھی بہایت سی لیکن سن ایکہزار سات ہجری مین مطابق چوبیسوین سال شاہجہانی کے نافِ شہر مین ایک جامع مسجد سنگِ سُرخ کی ایسی بنی کہ اگلون نے نہ ویسی دیکھی نہ پچھلون نے سُنی نیو اُس کی تا بہ سمک بنا رہے اُس کے سر فلک گنبد چرخ بلاگردان اُس کے گنبدون کا عالمِ بالا تک جلوہ اُس کی بُرجیون کا زینہ اُسکے منبر کا پایہ عرش سے اونچا۔ ستونِ کہکشان اُسکے ستونِ در سے نیچا۔ محراب اُس کی محلِ اجابتِ دُعا۔ نمازی وہان کا مقبولِ درگاہِ کبریا۔ دیوارین سدِ سکندر سے بلند تر۔ صحن

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس کا صحنِ فردوس کے برابر ٭

حوض ہے اِک صحن مین اُسکے لطیف — پاتے ہین فیض اُسسے وضیع و شریف
سنگ ہر اِک اُسکا ہے ازیشم ہے — چشمۂ حیوان کا وہ ہم چشم ہے
جو کہ نماز ہی کرنے اُس سے وضو — حشر مین محشور ہو با آبرو
ایک بھی بوند اُس کی اگر جس نے پی — اُس کو ہوا تصفیۂ باطنی
اُس سے طہارت ہے سراپا نجات — ہے وہ گنہگارون کو آبِ حیات
جو کوئی ایک قطرہ بھی اُسکا پیے — پیاس نہو حشر مین بھی گر جیے
غُسل جو ایک بار بھی اُسمین کرے — سایہ سے پھر اُسکے جہنّم ڈرے

ہر چند مسجد و باغ اور مسافر خانے کی بنا سے بھی فائدہ لاکلام ہے کیونکہ بنانیوالے کا دنیا مین نام اور خلق کو بلاشبہ آرام ہے لیکن حمّام کی تعمیر ہر پیر و جوان کی راحت کا موجب ہوتی ہے اور ہر شخص کے دل کی کُلفت کھوتی ہے چنانچہ بادشاہی حمّام سے اِس شہر مین ایک فیض عام ہے کوئی بشر محروم نہین ساخت مین وہ فلاطون کے حمّام سے خوب تر در و دیوار اُسکے خوش اُسلوب سراسر سطح اُسکے گنبد کی کرۂ نار سے ملی ہوئی اور دیوارون کی نیو مرکزِ زمین سے لگی ہوئی جامہ خانہ اُسکا بہترین مکانات حوض وہان کا خشک مزاجون کے لیے آبِ حیات مَطبخ اُسکا مخزن آتشِ سوزان کا تمام آئینہ اُس کے تابدان کا حرارت اُسکی حرارتِ غریزی کو بھڑکائے اور رطوبت اُسکی رطوبتِ اصلی کو بڑھائے ٭

پاتے ہین یہان چین سبھی خاص و عام — بس یہی حمّام ہے خیرُ المقام
تیل ملے اُس مین گر ایک بار جو — اُس کو یبوست کا مَرض پھر نہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

میل جو کوئی چاہے کہ دل کی چھڑائے	حوض مین بس اُسکے وہ غوطہ لگائے
اُس مین نہاوے جو کوئی ایک دم	قلب پر اُسکے نہ رہے گرد غم
وصف کرے اُس کا سخندان اگر	پھر نہ کہے شعر بجز شعر تر
اُس کی جو تعریف مین کھولے دہن	گرم رہے اُسکا ہمیشہ سخن

القصہ اُس شہر کا ہر مکان لاثانی سا تھا اِسکے عمارت کی فراوانی پر بستی کے اندر جیسی مکانات کی کثرت ہے ویسی ہی باہر قبرون کی بہتایت اکثر پادشاہون وزیرون امیرون کے مقبرے اطراف مین ہین پر مشہور تر مقبرہ ہمایون پادشاہ کا کیقباد کی کیلوگڑھی مین جمنا کے کنارے پر ہے سوائے اِسکے وہ عُلما - فُضلا - فُقرا کہ اپنے عہد مین مشہور آفاق تھے اُن کے مزار بھی اِس کثرت سے ہین کہ ایک شہر خموشان بستا ہے - چنانچہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی بن خواجہ کمال الدین موسیٰ کی درگاہ شہر سے سات کوس پر ہے - وطن اُس بزرگ کا فرغانہ - جذبۂ الٰہی نے لڑکائی ہی مین اُسے اپنی طرف کھینچا اور حضرت خضر علیہ السلام کی ملاقات سے تصفیۂ باطنی حاصل ہوا پھر بارہ برس کی عمر مین خواب کے بیچ خواجہ معین الدین چشتی سے ارادت حاصل کرکے سفر کو نکلا جب بغداد مین پہنچا بہت ولیون سے فیضیاب ہوا وہان سے ملتان مین آیا اور مخدوم بہاء الدین زکریا سے بھی ملا - مابعد اسکے سلطان شمس الدین التمش کی سلطنت مین اپنے مُرشد کے دیدار کا مشتاق ہوکر دلّی کی طرف روانہ ہوا - اُس بزرگ نے بھی کشفِ قلب وصفائی باطن سے اُسکے ارادے کو پاکر اُسی دیار کی طرف کوچ کیا حاصل یہ ہے کہ دونو برگزیدۂ حق جیسے کہ ملاقات باطنی سے آپسمین شاد تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ویسے ہی وصالِ ظاہری سے بھی مسرور ہوئے اور چندے ایک جا رہے آخر
خواجہ مُعین الدین چند روز کے بعد اجمیر کو تشریف لے گئے اور یہ اسی شہر مین
مقیم ہوئے۔ اکثر اشخاص اُن کی بدولت فیض کو پہنچے۔ بعد ایک مُدت کے چودھوین
ربیع الاول کو سن چھ سو بیس ہجری مین دنیاے فانی کو چھوڑ کر عالمِ جاودانی مین
جا بسے۔ اور قریب اُسکے مزار سلطانِ مشائخ نظام الدین اولیا بن احمد بن
دانیال کا ہے۔ تولّد تو اُس بزرگوار کا سن چھ سو تیس ہجری مین غزنی کے بیچ
ہوا جب سنِ تمیز کو پُہنچا اتفاقات سے بدایُون مین آیا اور وہین علمِ ظاہری
سے فراغت حاصل کی۔ از بسکہ مُباحثے مین طالب علمون پر اکثر غالب ہوتا تھا
بسبب اِس کے نظامِ محفل شکن اُسکا نام ٹھیر گیا۔ بعد اِس کے بیس برس کی عمر
مین قصبۂ اجودھن مین پُہنچکر شیخ فریدالدین شکرگنج کا مُرید ہوا اور علمِ باطنی اُن سے
بخوبی سیکھا پھر رخصت ہو کر ہدایت خلق کے لیے دِلّی مین آیا۔ وہان بہت
سے طالبانِ حق نے اُس سے فیض پایا چنانچہ شیخ وَجیہُ الدین۔ یوسف
چندیری مین اور شیخ نصیرالدین چراغِ دہلی و امیر خسرو دِلّی مین اور شیخ علاءُالحق
و شیخ رُکنی سراج بنگالے مین اور شیخ یعقوب و شیخ کمال مالوے مین مولانا
مُغیث و مولا غیاث اُجین اور دھار مین شیخ حسام الدین گجرات کے بیچ
اور شیخ بُرہان الدین و خواجہ حسن دکھن مین سوای اِنکے اَور بھی خُلفا شیخ
ممدوح کے اکثر بلاد مین مشہور و معروف تھے غرض اورنگ زیب کے وقت
تلک اولاد اُس کی اور خُلفا اِنہین ملکون مین موجود تھے اور رہنمائی خلق مین
مشغول۔ اب کا احوال معلوم نہین لیکن صاحبِ تاریخ فرشتہ یون لکھتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ باپ اِس بزرگ کا غزنین سے ہندوستان مین آیا اور بلدۂ بداؤن مین مقیم ہوا
وہین یہ عارف باللہ چھ سو چونتیس ہجری مین ماہ صفر کے بیچ متولد ہوا جب
پانچ برس کی عُمر ہوئی تب اُسکے پدر عالیقدر نے رحلت کی پھر والدہ نے شیخ
مذکور کو پالا جب کہ سن تمیز کو پہنچا اپنی ماسمیت دلّی مین آیا اور علم رسمی وہین تحصیل کیا
آخر سن سات سو پچیس ہجری مین ربیع الاول کی اٹھارھوین کو بُدھ کے دن
وہ خدا کا پیارا جنّت کو سدھارا فی الجملہ ہندوستان مین جمیع اولیا سے اِس مرد
خدا کی شہرت رتبۂ ولایت مین بیشتر ہے سلسلہ اِسکی بیعت کا شیخ عبدالقادر جیلانی کو
پُہنچتا ہے اور شیخ ممدوح کی ارادت کا سررشتہ بعد چار واسطون کے شیخ شبلی سے
ملتا ہے وطن اُس بزرگ کا قریہ جیل بغداد کے قریب اور تولّد چار سو اکھتر ہجری
مین علم درسی و دینی مین بے مثل تھا پر خرقہ ولایت کا شیخ ابوسعید مُبارک
کے ہاتھ سے پہنا کیفیّتِ اُسکے حال قال کی اور حقیقتِ کرامات وکمالات کی
اظہر من الشمس ہے ایک عالم اُس کے دائرۂ بیعت اور احاطۂ عقیدت مین در آیا اور
ہزارون نے رتبۂ تصوّف اُس کی توجہ سے پایا بلکہ اب تلک بھی ایک خلق اُسکی ولایت
کی قائل ہے اور بدل اُسکی طرف مائل پر شیخ اُسکو بسبب علم وفضل کے کہتے ہین
والا قوم کا حسینی سیّد ہے نوّے برس اِس دار فنا مین رہا آخر سن پانسو اکھتر
ہجری مین دار البقا کا راہی ہوا ٭

سرکار نارنول ایک قدیم قصبہ ہے دہلی سے پچاس کوس کے فاصلہ پر آب وہوا وہان
کی نہایت خوب سواد اُسکا ہر ایک صاحب طبع کا مرغوب عمارتین اُس مین
اکثر پختہ وسنگین ہیندھی وہانکی پٹ رنگین کھیت اُسکے بستی کے قریب اکثر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوقات لڑکے وہان کے باشندون کے کھیلتے کھیلتے کھیتون پر جا نکلتے ہین اور
گھر کو آتے ہوئے میندھی کے پتّے اپنی جوتیون مین بھر لیتے ہین غرض گھر پہنچتے
پہنچتے پانو اُن کے لال عنابی ہو جاتے ہین شکار بھی ہر قسم کا بہتایت سے
چنانچہ چڑیا ر پیسے کے چار چار تیتر بیچ جاتے ہین۔ پھر گوشت اور ترکاری کسکو
غرض ہے کہ منگوائے اور کھائے مگر بضرورت یا بسببِ عادت سوائے اِسکے
پھول پھل ہر ایک موسم کے خوشبو خوش ذائقہ بافراط مُیسّر آتے ہین اور
خواہشمندون کے دل و دماغ کو راحت و آرام پہنچاتے ہین مُتوطّن وہان کے
نجبا شُرفا ہر قوم کے پر شیخ سیّد اکثر بلکہ فُضلا عُلما بھی محمّد شاہ فردوس آرامگاہ
کے وقت تلک شہر مذکور خوب آباد تھا اور عالمِ فاضل یہ غالب تھے کہ
ماہ رمضان مین مقدور نہ تھا کہ دوپہر ڈھلے تلک نان بائی یا بھٹیارا تنور گرم
کرے یا بھڑبھونجا بھاڑ جھونکے یا کوئی بازار مین دن دیے حقّا پیے۔ احیاناً اگر کسی سے
ایسی حرکت ہو جاتی تو محتسب کے ہاتھ سے اُسکی آبرو جاتی شہر کے اندر باہر درگاہین
اکثر کیونکہ ہزارون بُزرگ صاحب کمال اُس سرزمین مین آسودہ ہین لیکن صاحبِ
ولایت سیّد محمّد ترک مزار اُس بزرگ کا بستی کے اندر ہی سالہا سال گزرے
کہ کُفّار کے ہاتھ سے وہ بُزرگوار شہید ہوا عجیب و غریب حکایات و خرقِ عادات
اُسکے مزار سے وہان کے باشندے منسوب کرتے ہین اور بعض جُہلا اپنی مرادون کی
لیے جمعرات کو وہان جا کر چوکیان بھرتے ہین لیکن بتخانہ دیہرا اُسوقت تلک قصبۂ
مذکور کے اطراف مین کوئی ہندو بنا نسکا تھا چنانچہ ایک آیت نے نوّاب مُظفّر خانِ
خان دوران کے بھائی کو بہت سے روپے نذرانہ دیکر چاہا تھا کہ ایک بُتخانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہان بنائے- اور بنیادِ کفر کی قائم کرے- اتفاقاً اُسوقت نوّاب مرحوم کا قصبۂ مذکور
سے سات کوس کے فاصلے پر ڈیرا تھا علاوہ اِسکے سرکار مذکور اُسکی جاگیر بھی تھی
غرض اُس آتیت نے آبادی کے قریب بتخانہ کی نیو ڈالی بلکہ تھوڑی سی دیوار بھی
اُٹھائی کہ شاہ عبدالباقی پیرزادے کو یہ خبر پہنچی سُنتے ہی سوار ہوا اور سینکڑون
اشخاص خواص وعام سنے اُسکے ساتھ ہولیے- آخر آنکر ڈیرے کی بنیاد ڈھائی
اور آتیت کو خوب سزا دی- اُس نے جاکر نواب سے فریاد کی نہایت غصّہ ہوا
اور کئی سرداروں کو مع فوج بھیجا کہ پیرزادے کی حویلی ڈھادین اور گھر لوٹ لین
لیکن شیخ اپنے مکان مین باِستقلال یادِ الٰہی مین بیٹھا رہا مطلق نہ ڈرا یہانتک
کہ وہان کے لوگون کو منع کیا کہ کوئی میری مدد کو نہ آئے اور اپنی تئین اِس بلا
مین نہ پھنسائے کہ سوائے قادرِ لایزال اِسوقت کسی سے یاری ومددگاری منظور
نہین کیونکہ جنگ وجدل فقیرون کا دستور نہین- القصہ وہی[1] لوگ جو بارادۂ پرخاش
آئے تھے یہ سوچے کہ دنیا کے واسطے ایمان کھونا اور عاقبت سے ہاتھ دھونا بعث
ہی چار وناچار ہر ایک شیخ سے بارادت پیش آیا اور نقد اپنا دنیا کے لالچ پر کسی نے
نہ گنوایا- نوّاب نے بھی اِس ماجرے کو سُنکر انفعال کھینچا اور اُس کارنامۂ شایستہ
سے ہاتھ اُٹھایا- جب احمد شاہ کی پادشاہت[2] ہوئی مُلک ومعاش وہان کے مُنجمّا
کی گھٹنے لگی جماعت مین اُنکی تفرقے نے راہ پائی جس نے سُنہتا اپنا جدھر دیکھا

---

[1] فصحاے دہلی زبان اُردو مین ضمیر اور اشارہ کیواسطے صیغہ جمع کا استعمال غیر فصیح جانتے ہین اور وہانکے اہل بلاغت اشارۂ بعید مین وہ کتابین اور وہ لوگ بولتے ہین وہی کتابین اور وے لوگ نہین بولتے اِسیطرح اِشارۂ قریب مین یہ کا استعمال کرتے ہین یے نہین لکھتے ۱۲ [2] بعض آدمی شرافت کرامت وغیرہ عربی مصدرون پر قیاس کرکے فارسی مین بھی اِس قسم کے مصدرونکا استعمال کرتے ہین اور حقیقت مین یہ قیاس غلط ہے پادشاہت کی جگہہ پادشاہی بولنا چاہیے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُدھر کی راہ لی آخر شہر مذکور ویرانہ بنگیا اور جس نے چاہا وہان عمل کر لیا۔ اب تلک تو یہی حالت ہی آگے دیکھیے کیا ہو۔ اَلغَیب عند اللہ ٭

اور شاہجہان آباد سے تیس کوس کی مسافت پر پانی پت ایک قدیم قصبہ ہی۔ شیخ شرف بوعلی قلندر وہین پیدا ہوا اور چالیس برس کا ہو کے دِلّی مین آیا پھر خواجہ قطب الدین کی خدمت مین مشرف ہوا لیکن بیس برس تلک علوم ظاہری کی تحصیل مین رہا جب نورِ ربّانی کی تجلّی اُس کے آئینۂ باطن مین ہوئی ساری کتابین جمنا مین ڈبو دین اور مسافرت اختیار کی جسوقت روم مین پہنچا شمس تبریز و مولوی روم سے استفادہ اُٹھایا سوائے اِن کے بھی وہان کے اکثر اولیا سے بہت سا فائدہ پایا۔ ندان اپنے وطن کو پھرا جبکہ وہان پہنچا گنج عزلت مین بیٹھا یہان تلک کہ جہان سے اُٹھ گیا۔ اُس کے بھی کشف و کرامات کا ایک عالم گواہ ہے اور مزار ایک جہان کی زیارت گاہ ٭

سرہند قدیم شہر ہے سامانے کے متعلقات سے۔ فیروز شاہ نے اپنی سلطنت مین سن سات سو ساٹھ ہجری کے بیچ اُسے جُدا کر کے ایک علٰحدہ پرگنہ مقرر کیا آبادی و رونق اُسکی پھر دن بدن بڑھتی گئی اگرچہ وہان کی زمین مین بھی اکثر خدا رسیدہ سوتے ہین لیکن شاہجہان کے عہد مین شیخ فرید ثانی اور شیخ معصوم کابلی اپنے معاصرین مین نہایت غنیمت و صاحب کیفیّت تھے سیکڑون اُنکے مرید ہوئے اور ہزارون بھولے بھٹکے اُن کے وسیلے سے منزلِ مقصود کو پہنچے۔ وے بھی وہین آسودہ ہین اور ساڈھورے مین شاہ قمیص مدفون ہین۔ یہ بھی اپنے وقت کے فقرا مین نہایت صاحبِ رتبہ تھے اور شام مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیخ بنوئی کی درگاہ ہی۔ وہان بھی ایک خلق بھول ریوڑی چڑھاتی ہی اور جاہلون کی
گروہ اپنی اعتقاد مین مراد انہین کے وسیلے سے پاتی ہی اور ہانسی مین مزار شیخ جمال الدین
کا ہی یہ مردِ خدا۔ شیخ فرید شکر گنج کے خلفا سے ہے سوائے اِسکے صوبہ مذکور مین
اَور بھی صاحبان حال وقال کے مزار بیشمار ہین لیکن منظور اختصار تھا بنابر اسکی
احوال مُفصّل اُنکا نلکھا۔ اب تھوڑے سے مکان ہنود کی پرستش کے جو اِس صوبے
مین ہین اُنکا احوال لکھتا ہون ٭

سرہند سے بیس کوس کے فرق پر بھوانا گھاٹ ایک مَعبد ہی بیشتر لوگ اُس کو
مہادیو کہتے ہین ہندوؤن کی قدیم پرستش گاہ ہی لیکن فدائی خان کہ اُمرائے
عظام سے تھا اُس نے عالم گیر کے سن چار جلوسی مین وہین رہنا اختیار کیا نام
اُسکا بجنور رکھا۔ وہان کے راجا کو کہ کئی پُشت سے راج کرتا تھا حسب الحکم بادشاہ کی
نکال دیا اور ایک باغ نہایت مطبوع خوش قطع پانچ درجہ کا بنایا۔ عمارتین اُسکی
نپٹ انوٹھی اور بیٹھکین نہایت لگو نہین جی اگر کیسا ہی اُداس ہو تو وہان
لگجائے بلکہ دل پر اُداسی پھر کبھو نہ آئے سوائے مکانات کی صنعت کے یہ عجب
کام کیا کہ دامنِ کوہ کی آبجو کو اُس باغ مین اِس حکمت سے لایا کہ وہان جتنے حوض
اور نہرون مین فوارے تھے اُسکے پانی سے چھوٹنے لگے محتاج خزانے کے نرہے
اور گلاب بھی اِس کثرت سے اُس مین پھولتا ہی کہ موسم مین ہر روز انگنت
پھول خوش رنگ وپاکیزہ اُترتے ہین چنانچہ خلاصۃ التواریخ کا راقم لکھتا ہی کہ مین
موسم بہار مین جس دن اُس گلزار سراپا بہار کی سیر کو گیا تھا اُس دن چالیس من
گلاب کے پھول اس باغ سے اُتر کر گلاب خانے مین گئے تھے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

روش پر بھی اُسکے تھے پھولونکے ڈھیر	نہوتے تھے پر سیر سے اُس کی سیر

غرض سال بسال پھولون کی وہان ترقی اور بہار کی زیادتی تھی ۔ تھانیسر ایک پرانی بستی ہے سرہند سے تین کوس پر جنوب رو قریب اُس کے کورکھیت نام ایک بڑا تالاب ہے ہندی کتابون مین اُسکو نافِ زمین لکھا ہے اور پیدائش کی ابتدا بھی ہندوون کے نزدیک اُسی مکان مین ہوئی ہے حاصل یہ ہے کہ اُسکو بڑا تیرتھ جانتے ہین اور نہانا اُس مین ثوابِ عظیم خصوصاً سورج گہن مین کیونکہ اُس روز دُور دُور سے گروہ گروہ رنڈی مرد عام خاص بلکہ سب چھوٹے بڑے آنکر وہان جمع ہوتے ہین اور نقد و جنس انواع و اقسام کے ظاہر و مخفی خیرات کرتے ہین ہر چند کہ اُن مین کوئی کیسا ہی بخیل یا مُفلس ہو پر اپنی قدر و طاقت سے زیادہ دان پُن کرتا ہے بلکہ سوائے تالابِ مذکور کے اٹھالیس کوس تلک جتنی جھیلین تالاب حوض کنوین اطراف شہر کے اور وے مکانات جنکے نزدیک سُرستی ندی بہتی ہے بلکہ وے بیٹھکین بھی کہ اگلے مُنیون کے نام سے مشہور ہین اور قدیم کتابون مین مسطور اُن سب کو تیرتھ جانتے ہین ۔ اِسی سبب کہ پانڈو اور کورو کہ پیشوا ہندوؤن کے تھے آپس مین لڑکر وہین مارے گئے ۔ اور چالیس کوس دلّی سے پرے شمال رو سنبھل ایک قدیم شہر اُس مین ہر مندر ایک پرانی پرستشگاہ ہنود کی ہے ۔ کہتے ہین کہ دورِ آخری مین ایک اوتار وہین سے نکلے گا قریب اُسکے نانک متا بابا نانک کے چیلے اور سیوک وہان اکثر جمع ہوتے ہین اور جپ تپ مین مشغول رہتے ہین اُتر طرف اُس کی کماؤن کا پہاڑ سونے روپے تانبے سیسے لوہے گندک سہاگے کی کھان اُس مین ہے سوائے اِسکے بازشاہین اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنگل گیر پرندے وہین سے آتے ہین بلکہ سُرہ[۱] گاے مشک کے ہرن ریشم کے
کیڑے پہاڑیے ٹانگن اکثر وہین ہوتے ہین اور سفید شہد بھی بہایت سے وہین ملتا ہے
ازبسکہ بستی اُسکی محفوظ اور بے لگاؤ ہے بسبب اُس کے ارتلے کے زمیندار
وہان کے پادشاہون سے نہین دبتے ہمیشہ بغی رہتے ہین راقم ایک مرتبہ ہمراہ
نوّاب آصف الدّولہ مرحوم کے حسن رضا خان بہادر مغفور کی رفاقت مین نانک متی
تلک گیا ہے لیکن پہاڑ کی گھاٹی مین اتفاق جانے کا نہین ہوا بلکہ کوئی شخص لشکر
کا وہان نہین جا سکا فی الواقع راہ اُس پہاڑ کی نہایت سخت اور کٹھن ہے لیکن
پہاڑیے وہان کی جنس میوہ اکثر لاکر لشکر مین بیچ جاتے تھے خصوصاً اخروٹ بہایت
سے اور نہایت سستے ٭

الغرض اِس صوبے مین دو دریا بڑے ہین ایک جمنا کہ سرچشمہ اُسکا معلوم نہین
اکثر سیّاح جہان گرد خصوصاً وہ کہ چین سے پہاڑون کی راہ آتے جاتے ہین
اُنکی زبانی یون سُنا ہے کہ یہ دریا چین مین سے ہوکر پہاڑون کو کاٹتا ہوا شمیر
مین پہنچا ہے کہتے ہین کہ اِس ملک مین سونا بہت ہوتا ہے وجہ اِسکی یہ ہے کہ اکثر
سنگ ریزے وہان کے تاثیر پارس کی رکھتے ہین لوہا تانبا اُنکو لگ کر سونا ہوجاتا ہے
لیکن بیچنے نہین جاتے اِسواسطے وہان کے باشندے گھوڑے بیوگاے
بیل کے پانو مین نعل باندھ کر چرنے کو وہان کے پہاڑ پر چھوڑ دیتے ہین بسا اوقات
اُنکی نعل سونے کی بنجاتے ہین اور اُس ملک کے حاکم کے یہان نقارے بھی سونے کے ہین پھر اور
اشیا اور ظروف کا تو کیا شمار ہے القصہ دریاے مذکور اُس دیار مین سے ہوکر سرحد مین

[۱] سُرہ گاے ایک قسم کی گاے ہے جسپر بہت سی پشم ہوتی ہے اور اُسے سورا گاے بھی کہتے ہین اور اُسکی پشم کی
چونریان بنتی ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آیا ہی چنانچہ وہان کے زمیندار سلاطینِ ہند کو بلکہ وہانکی وزرا اُمرا تلک دریا کی راہ سے
برف کشتیون پر بھیجتی تھے اِسی سبب عوام النّاس وہانکی راجا کو برفی راجا کہتی تھے پھر
وہان سی پہاڑ پر ہو کر اُس زمین مسطح پر پہنچا ہی کہ شاہجہان نے وہین اُسکے کنارے پر
ایک قصرِ عالیشان بنایا ہی بلکہ ہر ایک امیر صاحب منزلت نے سوای اُنکے بعضے
بعضے اَور پادشاہی بندون نے بھی موافق اپنی قدر و حوصلے کے عمارتین ستھری
ستھری و دلچسپ بنائین[1] ہین۔ اِسی جہت سی وہان ایک معمورہ مختصر سا لگو نہا بن گیا
اور مخلص پور اُسکا نام ہوا چنانچہ پادشاہ اکثر اوقات وہان سیر کو جاتے تھے
اور ایک حظ اُٹھاتے تھے۔ اُسی مقام سے شاہ نہر کہ آدھی جمنا برابر ہے
شاہجہان آباد مین کاٹ کر لے گئے ہین اور دریا ی مذکور پہاڑ سے اُتر کر اکثر
محال کی تازگی کا باعث ہوا ہے چنانچہ قلعۂ ارک اور کتنے مکان پادشاہی
امیرون کے اُسی کے کنارے ہین۔ پھر وہان سی متھرا اور گوکل اور بندرابن
مین پہنچا لیے دارالخلافہ سے پندرہ فرسنج کا عرصہ رکھتے ہین پھر اکبر آباد کے
تلی گیا چنانچہ وہان بھی اکثر عمارات پادشاہی اور امیرون کی حویلیان لبِ
دریا ہین۔ بعد اِسکے اِٹاے کے شہر و قلعے کے نیچے جا نکلا۔ پھر کالپی کے
متّصل گیا اُسکے بعد اکبر پور مین چنانچہ عمارتین راجہ بیربل کی اُسی کے کنارے
پر ہین اور راجہ مذکور شہر مسطور ہی مین پیدا ہوا اور اُسی شہر کے تلی دریا ی
چنبل اور تیوہ اور استان سوا اِنکے اَور بھی دریا[2] و گوندوانے کی طرف سی

---

[1] اب ایسی فعلون مین پہلا جز بصیغۂ مفرد اور دوسرا بصیغۂ جمع لکھتے ہین صرف دوسری ہی جز کا جمع ہونا کُل لفظ
کی جمع مؤنث ہونی پر دلالت کرتا ہی اس صورت مین بنائین ہین کی جگہ بنائی ہین چاہیے ۱۲ [2] صحیح لفظ دریا ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جُدے جُدے آکر اُس مین ملے ہین پھر جمنا ملکو سے مین ہوکر الہ آباد کے قلعے
کے نیچے گنگا سے آملی ؛

اور دوسرا دریا گنگا اُسکے بھی سرچشمے سے کوئی واقف نہین لیکن ہندوؤن کے
عقیدے مین یون ہے کہ گنگا بیکُنٹھ سے اُتری شرح اِسکی ہنُود کی قدیم کتابون مین
ہی اور کیلاس پربت پر ہُوچین کے مُتصل جانکلی چنانچہ فردوسی کے شاہنامہ
مین ہے کہ پتھر کی عمارات سیاؤش بن شاہ کیکاؤس کی لبِ گنگ ہین پھر
وہان سے کوہستانِ بدری مین آئی وہین ایک احاطہ برف کا ہی کہ ہمانچل
اُسکو کہتے ہین ہندو اپنی کایا کو اُس مین گلانا باعث آخرت کی نجات کا جانتے
ہین چنانچہ پانڈون نے جاکر اپنے بدن اُس مین گلائے لیکن کنارے اُس
دریا کے اُس پہاڑ مین اِسقدر بلند ہین کہ پانی بہ دِقّت دکھائی دیتا ہی ناؤ پر
آدمی پار نہین جاسکتے اسواسطے گزارے کی جاگہ بڑے بڑے موٹے رَسّے دونو
کناروں کے درختون سے مضبوط باندھتے ہین اور چھینکون پر اُنکے سہارے سے
پار اُترتے ہین غرض بدری ناتھ کی پرستش کو خلائق شہر شہر سے آتی ہے لیکن
اِسطرح کا طور گزارے کا کسی آدمی نے نہین دیکھا بسبب اِسکے آتے جاتے اسپر
نہایت ڈرتے ہین بعد اُسکے دریاے مذکور بدری ناتھ کے پہاڑ سے بہتا ہوا سری نگر
تلے آیا اور وہان سے رکھی کیش مین جاکر ہردوار کے پہاڑ مین جانکلا ہی اگرچہ گنگا تا سر
ہندوؤن کے مذہب مین پوجنے کے قابل ہی علی الخصوص اُس مقام کے بیچ
چنانچہ ہر سال بیساکھی کے نہان کو ہر طرف سے ایک خلقت آکر وہان جمع ہوتی ہی

---

۱ اب جاگہ کی جگہ جگہ بولنا فصیح ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پرجس سال کہ مشتری دلو مین آتی ہی زبانِ ہندی مین اُسے کُنبھ کہتے ہین اُس
برس دُور دُور کے لوگ کثرت سے آتے ہین اور وہان نہاتے ہین حاصل یہ ہی
کہ وہان کا نہانا دان پُن اور ناخُن لینا سر مُنہہ کے بال منڈانا بڑا ثواب جانتے ہین
بلکہ مُردون کی ہڈیون کو بھی اُس جگہ گنگا مین ڈالنا وسیلہ نجات کا سمجھتے ہین اور
پانی وہان کا بطور تحفے کے بہنگیون مین مُلک مُلک پہنچاتے ہین لُطف یہ ہے کہ
مدتون پانی اُس دریا کا اگر باسنون مین رہے مُطلق نہین بگڑتا کیڑا اُس مین
کبھو نہین پڑتا ساتھ اِسکے میٹھا اور ہلکا سارے دریاؤن کے پانی سے ہے
اِس پر خوبی یہ کہ ہر ایک کے مزاج کو راس آتا ہی یہان تلک کہ بعضے بیمارون کو
شفا بلکہ کتنی مُزمن بیماریون کو فائدہ دوا کا بخشتا ہی باوجود اِسکے تندرستون کو
توانائی تازگی معدے کو صفائی قوتِ ہاضمہ کو ترقی دیتا ہی سوا ان باتون کے
رطوبتِ غریزی کو بڑھاتا ہے بھوک زیادہ لگاتا ہے رنگ لال کرتا ہی اور مزاج
بحال اِسیواسطے ہندوستان کے بادشاہ اور اکثر امرا کہین ہوئین پر اُسیکا پانی
پیتے ہین قصہ مختصر یہ دریا ہردوار سے ساداتِ بارہ کی بستی مین ہوتا ہوا ہستناپور
کے متصل جا پہنچا پھر وہان سے گڑھ مکتیسر وانوپ شہر و دکرساس وسورون
اوبداؤن کے قریب اور وہان سے قنوج کے متصل ندان شیوراج پور اور
کھجوتے و مانک پور و شہزادپور مین ہوتا ہوا قلعۂ الہ آباد کے تلے جا نکلا ہے وہین جمنا
بھی کئی دریاؤن سمیت اُس مین آملی پھر گنگا چنار گڑھ اور کئی محالون کے تلے
ہوتی ہوئی بنارس کے نیچے جا پہنچی غرض پٹنے کے تلے پہنچتے پہنچتے بہتّر دریاؤ
اُترا اور دکھن کے پہاڑون سے جُدے جُدے آکر اُس مین ملے ہین نام اُسیکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باقی رہا مگر پاٹ بہت بڑھ گیا کہ کنارہ وہان بدقت نظر آتا ہی اور برسات مین تو
دکھائی ہی نہین دیتا۔ پھر وہان سے راج محل و مرشد آباد و میرداد پور و ہجراہٹی مین
ہوتی ہوئی جہانگیر نگر کے تلے پہنچی ڈھاکا بھی اُسیکا نام ہے بعد اُس کے کئی
فرسخ جاکر دو حصّے ہوتے۔ ایک تو شرق رو جاکر چاٹگام مین شور دریا سے ملگیا
نام اُسکا پدماوتی ٹھیرا۔ دوسرا جنوب کی طرف بہ کر تین ٹکڑے ہوا ایک کو سرستی
کہتے ہین دوسرے کو جمنا تیسرے کو گنگا۔ پھر اُس کے چھوٹے چھوٹے ہزار
سُوتے ہوکر بندر چاٹگام کے نزدیک دریاے عُمّان مین ملگئے۔ بعد اِس کے
سرستی اور جمنا بھی اُس مین آملین۔ پر تحقیق یہ ہے کہ گنگا راج محل کے آگی بڑھ کر
مُتّصل قاضی ہٹے کے جب پہنچی نام اُس کا پدّا ہوا۔ وہین سے ایک سوتا جُدا
ہوکر مرشد آباد کی طرف گیا پھر ندیا مین پہنچ جلنگی سے مل کلکتے کے نیچے ہو
دریاے شور سے جا ملا اُسیکا نام بھاگی رہتی ہے۔ اور پدّا کہ اصل گنگا ہے وہ
چاٹگام مین جاکر سمندر سے ملی لیکن ڈھاکے سے یہ دریا وُتین کوس پر ہے
مُتّصل اُسکے بوڑھی گنگا۔ قصّہ کوتاہ چاٹگام کے دریا تلک پہنچتے پہنچتے گنگا۔ جمنا
سرستی کے ہزار سوتے ہو گئے اور اکثر سیّاحون کی زبانی سُننے مین یون
آیا ہی کہ گنگا کے کنارہ پر ابتدا سے انتہا تلک بیشتر مٹھ مرد چور مُفسد راہزن
بستے ہین وجہ اِس کی ایک لُطف سے صاحب خلاصۃ التواریخ نے یہ لکھی ہے
کہ از بسکہ اِس مین نہانے سے گناہ لوگون کے جسم سے دور ہوتے ہین
اغلب کہ وے ہی بطورِ تناسُخ پیکرِ انسانی مین جنم لیکر خلق کو یہان اذیت
دیتے ہین۔ فی الجملہ صوبۂ مذکور کی ہوا قریب اعتدال کے ہے اور زراعت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس مین بارانی و سیلابی اور کہین کہین کنوؤن سے سہ فصلہ ہوتی ہے میوہ
بھی ایران و توران تلک کا گوناگون کثرت سے اور پھول خوشبو و رنگین
طرح بطرح کے بہتایت سے ہر فصل مین ہوتے ہین عمارتین بھی بڑی بڑی
پختہ سنگین و خشتی افراط سے بنتی ہین صوبۂ اکبر آباد اُس کے مشرق کی طرف
صوبۂ لاہور مغرب کی طرف صوبۂ اجمیر جانبِ جنوب کماؤن کا پہاڑ جانبِ شمال
اور پلول سے اکبر آباد لیکر تا لودھیانہ کنارہ دریاے ستلج طول ایک سو ساٹھ
کوس کا اور سرکار ریواڑی سے کماؤن کے پہاڑ تلک عرض ایک سو چالیس
کوس غرض شاہجہان آباد و سرہند و حصار فیروزہ و بہاپنپور و سنبھل و بداؤن
و ریواڑی و نارنول آٹھ سرکارین متعلق اُنکے دو سو انتیس محال آمدنی اِس
صوبہ کی چوہتر کروڑ تریسٹھ لاکھ تیس ہزار دام اور یہ اصطلاح مین متصدیون کی
پچیسوان حصہ پیسے کا ہے ٭

صوبۂ مستقر الخلافت اکبر آباد

آگرہ ایک گانو پرگنہ بیانہ کے متعلقات سے تھا سلطان سکندر لودی نے
اُس مکان کو پُر فضا دیکھکر تختگاہ مقرر کیا اور ایک شہر نہایت خوب بسایا۔ اُسکے
بعد بادل گڑھ مشہور رہا پھر شاہ جلال الدین اکبر نے ممالک محروسہ کا بیچون بیچ
سمجھ کر ایک قلعہ نہایت مستحکم بنایا ساتھ اُسکے شہر بھی نہایت وسیع و خوش اُسلوب
پُر عمارات بسایا سچ تو یہ ہے کہ کسی جہاندیدہ نے قلعہ اِس متانت کا اور شہر
اِس وسعت کا نہین دیکھا جمنا چار کوس تلک شہر کے درمیان بہتی ہے
دونو طرف عمارتین عالیشان اور رنگ برنگ کے مکان خُدا کی قدرت کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تماشا دکھاتے ہین باوجود اسکے اشخاص ہر قوم کے اور باشندے ہر ملک کے
کثرت سے مجتمع علی ہذا القیاس اجناس واشیا بھی ہفت اقلیم کی جیسی چاہیے
ہر وقت بہتایت کے ساتھ موجود بھانت بھانت کے میوے ہر شہر و ولایت
کے اور رنگ برنگ کے پھول ہر فصل مین بخوبی ہم پہنچتے ہین پر وہان کے خاص
میوون مین خربوزہ[1] نہایت شیرین وخوش مزہ وخوش بو ہوتا ہے لیکن کچھ
چھوٹا اسیواسطے اکبر آباد کی جمالی مشہور ہے پان بھی وہان کا نازک تر
ساتھ عطریت کے سوائے اسکے اشیا بھی انواع واقسام کی لطیف واعلی
بنتی ہین کاریگر بھی اپنی اپنی صنعت مین کامل موجود خصوصا کارچوب یہان کا
سنہری رپہری نہایت چوکھا اور جگمگا ہوتا ہے بنابرا سکے اکثر سوداگر کارچوبی
تھان اور چیرے خرید کر ملک بملک لیجاتے ہین اور انتفاع اکثر اٹھاتے ہین
قصہ مختصر شہر مذکور نہایت آباد وبا رونق ہے مزار بھی اس مین علما واولیا کے
اکثر ہین اور مقبرہ محمد اکبر پادشاہ وشاہجہان کا قریب اسکے نہایت اسلوب
ونمود کے ساتھ ہے ٭

بیانا قدیم زمانے مین ایک بڑا شہر تھا اور قلعہ بھی اسکا نہایت مضبوط ومحفوظ اگلے
وقت مین گنہگار بندیوانون کو وہین رکھتے تھے میندھی وہان کی پیٹ رنگین
اور آم بھی بہت بڑا وزن مین قریب ایک سیر کے ٭
سیکری ایک گانو ہے اسی کے علاقہ کا اکبر آباد سے بارہ کوس پر اکبر پادشاہ نے

---

[1] صحیح لفظ خربزہ بفتح اول وضم سوم ہے اور یہ لفظ مرکب ہے خر اور بزہ سے خر کے معنی بڑا جیسا کہ خرمہرہ
اور خرسنگ اور خرمگس مین اور بزہ کے معنی میٹھا اور آبدار میوہ ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شیخ سلیم چشتی کے فرمانے سے وہان ایک قلعہ سنگین بنایا ساتھہ اِس کے
عمارتین اچھی اچھی خانقاہین خوب خوب مسجدین پاکیزہ پاکیزہ بنائین پھر فتح پور اُسکا
نام رکھکر دارالسلطنت مقرر کیا متصل اُسکے ایک بڑا تالاب ہے دو کوس کے
پھیر مین کنارے پر اُسکے ایک بڑا ایوان و ایک مینار[1] عالیشان علاوہ اِس کے
ایک مکان ہے تھی لڑانے کا بہت بڑا اور چوگانگاہ نپٹ پُرفضا قریب اُسکے
سنگِ سُرخ کی کھان چنانچہ ستون اور چٹانین سوائے اِنکے عمارات کے
لوازم جسقدر اور جتنے اندازے کے درکار ہون وہان سے نکل سکتے ہین ٭
گوالیار نامی ایک قلعہ ہے آب وہوا اُسکی نہایت خوب اُستواری مضبوطی بھی
نپٹ مشہور تا اُسلوبِ سلطنت جو زندانی قابل حفظ کے ہوتے تھے اُنکا
ٹھکانا وہین تھا باشندے وہان کے بمرتبہ زبان آور گوئیے نہایت بااثر
اور محبوب دلربائی مین خوب چالاک اور قیامت بیباک ہوتے ہین مزار شیخ
محمد غوث کا بھی وہین ہے کہتے ہین کہ شیخ مذکور اپنے عہد کے صاحب کمالون
مین ممتاز تھا اور تسخیر مریخ اُسکے عمل مین تھی ٭
کالپی ایک شہر ہے جمنا کے کنارے بہت سے صاحب کمال درویش اُس
سرزمین بھی آسودہ ہین ساتھ اِسکے مشہور ہے کہ بھیم کے تودے کے غار
مین وہان فیروزے اور مانیے کی کھان ہے لیکن مداخل ومخارج اُس کے
برابر ہین پر گرمی اپنے موسم مین وہان حد سے زیادہ پڑتی ہے یہان تک
کہ اُسکے اطراف مین بیشتر باد سموم چلتی ہے اکثر راہ رو اُسکی حدت سے

[1] صحیح لفظ منار اور منارہ بفتح میم ہے اور مینار بکسر میم اور اضافۂ یاے تحتانی محض غلط ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تونس کر اذیت پاتے ہین بلکہ بعضے تو مرہی جاتے ہین اِسی ڈر سے وہان کے
باشندے اِس رُت مین بیشتر گھرون مین بیٹھے رہتے ہین پھرتے چلتے
نہین مگر بضرورت گرمی کا وقت ٹال کر مصری بھی وہان کی بلادِ ہند مین
مشہور ہے ٭

متھرا قدیم بستی ہے اِسی دریا کے کنارے پر کنہیا کی پیدایش وہین ہوئی ہے
اور ہندوی کتابون مین بزرگی و برتری اُس طبقے کی بہت لکھی ہے فی الواقع
ہندوؤن کا بڑا تیرتھ ہے آغازِ آفرینش سے اُسکو پرستشگاہ جانتے ہین ٹھاکر
وہان کا عالمگیر کے وقت مین کیشو رائے تھا چنانچہ پادشاہ نے اُسکے مندر کو
توڑکر وہین ایک مسجد بنائی ہے اور عبدالنبی خان فوجدار نے وسط شہر مین
ایک مسجد عالی بناکر دنیا مین نام کیا اور عاقبت مین ثواب لیا سوا سے اِسکے
بسرانت مین دریا کے کنارے سے اندر تلک کئی سو سیڑھیان سنگین و پختہ بنائین چنانچہ
جیٹھ بیساکھ مین بھی کچھ اُوپر سو پانی مین ڈوبی رہتی ہین سبب اِس کے زینت
گھاٹ کی بڑھ گئی اور نہانے والون کو راحت حد سے زیادہ ہوئی حاصل یہ ہے کہ
ہندوؤن کو بھی راضی کیا اور شہر مذکور مین نیک نام ہوا ٭

قنوج قدیم شہر ہے گنگا کے کنارے پنٹ خوش آب و ہوا میوہ بھی وہان کا اکثر
خوب بامزہ ہوتا ہے بلہور کہ ایک پرگنہ سرکار مذکور کا ہے اُسکے تعلقے کا ایک
قصبہ مکن پور درگاہ سید بدیع الدین عرف شاہ مدار کی وہین ہے اکثر لوگ
اُسکو مانتے ہین خصوصاً عوام بیشتر اَرذال اور فقیر بھی اِس گھرانے کے ایسے ہی
کچھ اکثر جاہل سلسلہ اُنکا آزادون کے نزدیک درست نہین اور بانا اُس بزرگ کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنہین سیفیون نے سیہ مقرر کیا چنانچہ سُنہری علمون مین سیاہ پٹکہ باندھ کر دوم دوم
کرتے ہوئے گلی گلی لیے پھرتے ہین خصوصاً جمادی الاول مین تو نہایت شورش
مچاتے ہین سوائے اِسکے ہر سال دُور دُور کے لوگ زن و مرد کثرت سے لیکن
بیشتہ پاجی رذالے مداریے فقیرون سمیت ہاتھون مین اُنکے وہی علم ربابی
بجاتے ہوئے بڑی دھوم سے قصبۂ مذکور کو چلتے ہین اُسی مجمع کا نام چھڑی ہے
اور میدنی بھی اُسیکو کہتے ہین دُھر جائے یا نہ جائے قصہ کوتاہ ماہ مسطور مین
اُس بزرگ کے مزار پاس کئی دن جمع رہتے ہین قسم قسم کی نذرین نیازین چڑھاتے
ہین جب ستّرھوین تاریخ قُتل ہو چکتا ہے تب اپنے اپنے وطن کو روانہ ہوتے ہین
اور اِس اَمر کو حج و عُمرے[1] سے بہتر سمجھتے ہین ہر چند کہ یہ چلن ایک مُدّت سے
چلا آتا ہے پر بانی اِسکا سوائے بکھیڑے اور بھگدیے کے کوئی نہین ٹھیرتا ساتھ
اِسکے جاہل پاجی بھی وہ مقرر ہوگا آثار اِس دنگل کے اِس پر دال ہین قصبہ
مختصر اِس صوبے مین بھی دریا دو ہی نمود کے ہین ایک تو جمنا جس کا احوال
سابق لکھنے مین آیا دوسرا چنبل کہ اکبرآباد سے آٹھ کوس کے فرق سے ہوتا ہوا
بھدا اور دھرکار ایرج کے محال سے گزرتا ہوا اکبرپور کہ متعلق کالپی کا ہے وہان
پہنچ کر جمنا سے جا ملا لیکن دریاے مذکور کی برآمد کا مقام مالوے کے متعلقات
سے ہے یعنی خاص پور غرض گھاٹم پور اِس صوبے کے پورب طرف گنگا اُتر
رُخ چندیری دکھن طرف پلول پچھم رُخ طول صوبۂ مذکور کا گھاٹم پور الہ آباد کے

[1] عمرہ بالضم حج کہ تیوالونکی ایک عبادت ہے اور اُسکا مختصر بیان یہ ہے کہ حاجی لوگ مکہ سے احرام باندھکر موضع تنعیم مین
جو مکہ سے تھوڑی فاصلہ پر ہے جاتے ہین اور وہان کچھ نفل پڑھ کر مکہ مین آتے ہین اور خانۂ کعبہ کا طواف کرتے
ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

متعلق سے لیکر تا پلول کہ شاہجہان آباد کے عمل سے ہے ایک سو ستّر کوس اور عرض قنوج سے تا بہ چندیری کہ وہ مالوے کے مضافات سے ہے سو کوس القصہ سرکار اکبر آباد و باڑی و الور و تجارہ و ایرج و کالپی و سانوان و قنوج و کول و برودھ و منڈلا و رو و گوالیار وغیرہ چودہ سرکارین متعلق اُنسے دو سو اٹھ سٹھ محال آمدنی آٹھ کروڑ اٹھارہ لاکھ پینسٹھ ہزار آٹھ سو دام لیکن برسون سے سرکار قنوج صوبۂ اودھ مین داخل ہے ٭

ڈیگ کنبھیر۔ بھرت پور بھی گویا صوبۂ اکبر آباد کے متعلقات سے ہے اٹھارہ اٹھارہ یا اُنیس اُنیس کوس کا فاصلہ اُنسے اور شہر مذکور سے ہے۔ قلعے اُنکے نہایت مستحکم و محفوظ و کلان ساتھ اُسکے اسباب جنگی اور ذخیرے ہر ایک مین اس بہتایت کے ساتھ کہ سالہا سال قلعے والے محتاج اِن امور کے نہون خصوصاً بھرت پور مین بالفعل وہی رنجیت سنگھ کا مسکن ہے قلعۂ مذکور سب سے زیادہ مضبوط و محکم چنانچہ اُسکے گرد کی کھائی ایک چھوٹی سی ندی ہے کہ ناؤ اُس مین چلے سوائے اِسکے اور اسباب اور آثار حفاظت کے بہت سے ہین پر وسعت مین ڈیگ کا قلعہ اُس سے زیادہ ہے لیکن مستحکم و محفوظ ایسا نہین چنانچہ ذوالفقار الدولہ نجف خان میر بخشی نے بھی نول سنگھ کی لڑائی مار کر اُس کو چھین لیا تھا لیکن بھرت پور کا ارادہ نہ کیا بلکہ ٹالدیا بنا اُن کی راجا بدن سنگھ سورج مل جاٹ کے باپ سے شروع ہوئی اور اِس امر کی ترغیب راجا جے سنگھ جے پور والے نے اُسکو دی بلکہ موجب اُسکی ترقّی کا بھی کچھوا ہون ہین[۱] کا خاندان پڑا چنانچہ اسیری سنگھ نے

[۱] لفظ ہی مین جو حصر کے واسطے مستعمل ہے نون غنّہ نہین بولا جاتا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محمد شاہ فردوس آرام گاہ سے ایک لاکھ چالیس ہزار روپئے پر میوات کا بھی اجارہ
اُسکو کروا دیا سوائے اِسکے ملکی مالی ہر امر مین اِسکا مددگار تھا وجہ اُسکی یہ ہے
کہ جے نگر کے راجاؤن نے جاٹون کو اپنا سدِ رہ ٹھیرایا تھا تالیف قلوب کے
لیے آپ بھی اُنسے بسلوک پیش آتے تھے اور حضورِ اعلیٰ سے بھی رعایتین
کرواتے تھے پھر تو دولت اُنکی دن بدن بڑھنے لگی اور ریاست رونق پکڑنے
بدن سنگھ نے اپنے جیتے جی سورج مل کو مختار کیا اور آپ الگ ہو بیٹھا اِس نے
اُس سے زیادہ گڑھون کی تیاری کی اور شہرون کی آبادی کو ترقی بخشی سپاہ
کے احوال پر بہت مُتوجّہ ہوا ہر ایک رسالدار سردار سے بیشتر سلوک کیا بنا بر اِسکے
اکثر کارہائے عُمدہ اُسکے ہاتھ سے نکلے بلکہ بعضے بت[1] باہری کام اُس نے کیے چنانچہ
نواب ذوالفقار جنگ سیّد صلابت خان میر بخشی پر غالب ہوا اور نواب حکیم خان سا
بہادر اُس معرکے مین مارا گیا غرض اُنکی ریاست کو جو ایک مدت رہنا ہے بسبب اِسکے
سوائے راجا رتن سنگھ کے جو ہوا سو مُدبّر اور شجاع پر راجا مذکور کچھ بُود انتہا مگر
عیّاش و غافل۔ اِسی سبب سے روپا نند کیمیاگر کے ہاتھ سے کُشتہ ہوا قصّہ
مختصر شورشین اور شرارتین تو لیے اورنگ زیب کے وقت سے کرتے تھے
چنانچہ زور آور سنگھ اکبر آباد و شاہجہان آباد کے قافلے اکثر لوٹ لیجاتا تھا اور
مسافرون بیچارون کو اقسام کی ایذائین پہنچاتا تھا ساسنی کی نواح مین ایک گڑھی
بھی اُس نے اپنے حفظ کے لیے نہایت مستحکم بنائی تھی اُسکے ارتلے سے فوجِ
پادشاہی سے بھی کتنے دنون لڑا چنانچہ اکبر آباد کے ناظم نے ہر چند اُس کے لینے کا

[1] بت सत् سنسکرت مین طاقت اور قدرت کو کہتے ہین اور کل لفظ مرکب کے لفظی معنی یہ ہین قدرت سے باہر ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قصد کیا پر کچھ نہو سکا ناچار دست بردار ہوا آخر شاہزادۂ بیدار بخت نے آکر تین
مہینے تک اُسکا محاصرہ کیا جب ذخیرہ نبڑ چکا تب زور آور سنگھ شہزادے کی خدمت
مین دست بستہ حاضر ہوا بلکہ ہمراہ اُسکے دکھن گیا اور نگ زیب بسکہ اُسکی ہاتھہ
سے تنگ تھا توپ کے مُنہہ دھر کے اُڑا دیا۔ پھر جاٹون نے اپنا رئیس راجا رام کو
مقرر کیا قصبہ کوتاہ بُنیاد اِنکی عالمگیر کے وقت سے بندھی۔ پھر جون جون سلطنت
ضعیف ہوتی گئی یہ قوت پکڑتی گئی چنانچہ ابتلک کہ شاہ عالم کا اٹھتا لیسوان سن جلوسی
ہے راجا رنجیت سنگھ سورج مل کا بیٹا اُسی قوت و تسلط کے ساتھہ اپنے مُلکون پر
مُحیط ہے ۔

صوبۂ خوش سوادِ الہ آباد

ہندوی نام اُسکا پراگ ہے اکثر ہندو ترپنی بھی کہتے ہین جلال الدین محمد اکبر نے
گنگا جمنا کے بیچ ایک قلعۂ سنگین و محکم مکانات بھی اُس مین متعدد و دلچسپ و مستحکم
بناکر ایک شہر بھی خوش سواد وہان بسایا نام اُسکا الہ باش رکھا۔ پھر شاہجہان
نے مسمّی بہ الہ آباد کیا۔ اِن دونو دریاؤن نے قلعہ کی جانبِ شرقی کے مُتّصِل اِتّصال
پایا ہے اور ایک سوتا بھی قلعہ سے نکلکر اِن مین آملا ہے بنا بر اِس کے نام اِس مکان کا
ترپنی[۱] ٹھیرا اور اِس سوتے کو ہندو سرستی کہتے ہین لیکن کُتبِ ہندی مین یہ نہین
لکھا کہ سرستی یہان سے نکلی ہے سوا اِسکے قلعہ مین ایک درخت ہے اُس کو
اکھے بڑ کہتے ہین معنی اُسکے پائدار اور ہندی کتابون سے یہ بھی دریافت ہوتا ہے

---

[۱] ترپنی त्रिवेणी سنسکرت لفظ ہے اور مرکب ہے تر त्रि اور بینی वेणी سے تر کے معنی
تین اور بینی بالون کی گندھی ہوئی چوٹی کو کہتے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو قیام درخت مذکور کا قیامت تلک ہی چنانچہ نورالدین محمد جہانگیر نے اُسکو کٹوا کر
ایک توالو ہے کا بہت بھاری اُس مقام پر رکھوا دیا تھا چند روز کے بعد وہ درخت
پھر پھیلا اور اُس توے کو توڑکر باہر نکلا حاصل یہ ہی کہ ہندو اُسکو بڑا تیرتھ بلکہ
پرستنگاہون کا پادشاہ جانتے ہین جبکہ سورج مکر کا ہوتا ہی یعنی جدی مین آتا ہی
گروہ گروہ زن و مرد نزدیک و دور سے آکر وہان جمع ہوتے ہین ایک مہینہ تلک
روز نہاتے ہین اور اپنی ہوت کے مُوافق دان پُن کرتے ہین سوائے اِس کے
سرکارِ والا مین بھی ہر شخص کچھ روپئے داخل کرتا ہی علاوہ اِسکے ہنود ازبسکہ
وہان کے مرنے کو بہتر سمجھتے ہین اِسی سبب زمانۂ سابق مین بعضے تو نجاتِ آخرت
کے لیے۔ کتنے اس اُمید پر کہ کسی راجا راؤ کے یہان جنم لیوین جتیجی اپنی تئین
آرے سے چرواتے تھے شاہجہان صاحب قران ثانی کے وقت سی یہ عمل موقوف
ہوا لیکن قلعۂ شاہ عالم پادشاہ کے چوالیس سن جلوسی مین صاحبانِ انگریز نے
توڑکر اس اُسلوب کے ساتھ بنایا کہ اُسکا نقشہ ہی اَور ہوگیا سچ تو یہ ہی کہ آگے قابلِ رزم
تھا اب لائقِ رزم ہوا لیکن یہ معمورہ آگے نہایت آباد تھا چنانچہ اِس مین بارہ سرائین
اور بارہ دائرے تھے اب تلک بھی کئی موجود ہین لیکن وہ عالم کہان شرف المکان[1]
بالمکین اور دائرے وہان کے باشندے خانۂ فقرا کو کہتے ہین پر اُسکے محوطے مین
مکانات متعدد ہوتے ہین بلکہ بیشتر مسجد و خانقاہ بھی اُس مین دیکھی ہے چنانچہ
شاہ خوب اللہ کا دائرہ نہایت وسیع و کلان اور مشہور جہان تہان ہے پس
معلوم ہوا کہ عُلما و مشائخ بھی یہان مدت سے رہتے ہین لیکن خلاصۃ الہند کے

[1] یعنی مکان کی شان رہنے والے سے ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مؤلف نے جو احوال اُنکا قلم انداز کیا اور مطلق نہ لکھا - اغلب کہ اُسکو خبر نہوئی - کہ
یہان بھی اہل اللہ موجود ہین - کیونکہ اکثر صوبون کے فقرا و مشائخ کا احوال اُسنے
ثبت کیا ہی - پھر صوبۂ مذکور کے فقرائے مشاہیر کے حالات کی تحریر سے کیونکر ہاتھ
اُٹھاتا - چنانچہ حاوی فضائلِ صوری و معنوی شیخ محمد افضل الہ آبادی عباسی نقشبندی
کی وفات گیارہ سے چوبیس ہجری مین ہوئی اور تالیف اِس کتاب کی سن گیارہ سی
سات مین - قصہ مختصر شاہ صاحب مرحوم شیخ مغفور کا حقیقی بھتیجا اور داماد تھا - بعد
اُسکے سجّادہ نشین بھی ہوا - نہالِ استعداد تو اُسکا بارہ ہی برس کی عمر مین عمِ بزرگوار
کے آبِ تربیت سے سرسبز ہوچکا تھا اور بحثِ حال کافیہ سے اُس صاحبِ حال
نے رنگ کچھ اَور پکڑا تھا - غرض انتہائے تحصیل تلک شیخ کی خدمت مین رہا اور
اُسکی صحبت سے فائدہ اُٹھایا - آخر نعمتِ کثیر اُسکے ہاتھ آئی اور شانِ عظیم
بہم پہنچائی یہان تلک کہ لآلی پند و نصائح طالبون کو ہمیشہ عنایت کرنے لگا - اور
جواہرِ کلام سے دامن خواہشمندون کے مدام بھرنے لگا - اکثر علوم مین کتابین
اُس نے تصنیف کین اور بہت سی رسالے لکھی - طلبہ بھی اُنسے بہرہ مند ہوئی - آخر سن
گیارہ سی چوالیس ہجری مین اِس سرائے فانی کو تجا[1] - اور رستہ دارالبقا کا لیا - مدفون
بھی شہر مذکور کے بیچ چچا کے پہلو مین ہُوا - بعد اُسکے اَور بھی اشخاص اُس بزرگ کے
اَقربا اور فرزندونمین صاحبِ کمال - و علمِ ظاہری و باطنی سے مالامال ہوئی - چنانچہ خلاصۂ
محققین شاہ غلام قطب الدین جامع معقولات و منقولات تھا - بلکہ شاعر غرّا و سخندان بیہمتا
دیوانِ فارسی اُسکا نہایت مربوط و مضبوط ہی - ساتھ اِسکے کتنی مثنویان بھی علی ہذا القیاس

[1] یعنی چھوڑا اگرچہ اہلِ فصاحت لفظ تجنا اور اُسکے مشتق صیغون کا استعمال نہین کرتے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خصوصاً نان وحلوے کے جواب مین وہ مثنوی کہ مسمی بنان قلیہ ہی مزا اُسکا ذائقہ فہمید جنکا
درست ہی وہی جانتے ہین اور رتبہ بھی اُسکا وہی ہی پہچانتے ہین - فی الواقع جیسی نان وحلوی
کے اشعار سراسر شیرین ہین ویسی ہی اُسکی ابیات سرتاپا بامزہ ونمکین - قصہ مختصر یہ بزرگ
جن دنون شاہ عالم پادشاہ شہر مذکور مین رونق افزا تھا اُنہین دنون حج کو گیا - آخر
اماکن مشرفہ کے اہل قبور سے سن گیارہ سے ستاسی ہجری مین واصل ہوا - فقیر نے بھی
صغیر سن مین اُس بزرگ کو دیکھا ہی فی الواقع کہ جمیع صفات سے موصوف تھا - بلکہ اِس
خاندان مین اکثر اشخاص صاحب اخلاق وعلم وفضل مین برگزیدہ آفاق ہوئے -
چنانچہ اب زبدہ اہل اللہ کمل شاہ محمد اجمل سجادہ نشین ہی حق تعالیٰ اُسکو سلامت رکھے
کہ اہل کمال کا ہونا اِس عرصہ مین نہایت غنیمت ہی - اور طالب علمون کے لیے ایک نعمت -
غرض یہ ممدوح صاحب دیوان فارسی وہندی ہے - اور وہ دونو فصاحت کے
مخزن اور بلاغت کے معدن ہین - ہرچند کہ دیوان ریختہ چھوٹا ہے پر رتبہ مین
کہین بڑا - مؤلف کو اُس سراپا امتیاز کی خدمت مین ایام طفلی سے نیاز دلی
وسوخ قلبی ہے - اور وجہ معاش اُسکی وہی ہی جو اُسکے بزرگون کی گزران کیواسطے سلاطین
وحکام نے معین کی تھی - بلکہ بہت دنون سے کچھ کم ہوگئی - مگر صاحبان عالیشان
نے جتنی تھی اُسکو جاری رکھا ٭

غنیمت ہی جو کچھ اب بھی ہی دن گزری فراغت کے کروگے یاد ایک دن تم یہی ایام عسرت کے	

اور اُنہین مین سے ایک دائرہ سید شاہ ظہور محمد کا ہے ہرچند کہ محوط اور

ل صحیح لفظ فراغ ہی اُسپر بڑھاکر فراغت بولنے لگے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور مکانات اُسکے کچے ہین ساتھ اِسکے چھوٹا بھی ہے۔ لیکن وہ مرحوم اپنے کام کا
پکّا اور درویشی کے چلن مین بہت بڑا بلکہ یکتا تھا۔ ریاضت مین کامل۔ مدام شاغل
نمازِ مغکوس بھی اکثر پڑھا کرتا۔ سوائے اِس کے اَور بھی کڑی کڑی عبادتین
کیا کرتا۔ حقّا کہ اپنے معاصرین مین بے نظیر وہ صاحبِ تاثیر تھا۔ چنانچہ فقیر نے
بھی ایک نقل اُس کی کرامت کی اپنے والد سے سُنی اور وہ یہ ہے۔ کہ جب
نوّاب عمدۃ الملک امیر خان بہادر مرحوم کو محمد شاہ فردوس آرامگاہ نے صوبۂ
مذکور عنایت کیا اور وہ عالی منش بعد نادر شاہی کے دہان رونق افزا ہوا۔
تھوڑے دن گزرے تھے کہ نوّابِ مغفور کو مرض خناق کا عارض ہوا اور اُسنے
طول کھینچا۔ ساتھ اِسکے بلغم اِسقدر متعفّن دہن سے نکلنے لگا کہ دماغِ ہمنشینون کا
اُس کی باس سے پھٹنے اور جلنے لگا۔ بلکہ جس کپڑے یا رومال کو وہ لگ جاتا
تھا بعد دھونے کے بھی تعفّن اُس سے آتا تھا۔ حکماے حاذق معالج شام وسحر
تھے۔ پر مشوّش حد سے اُدھر تھے۔ کہ شاہ صاحب مرحوم کے کسی مُصاحب نے
حضور مین بہت تعریف و توصیف کی بلکہ ملاقات کی بھی تقریب۔ نوّاب صاحب کو نہایت
اشتیاق ہوا۔ یہانتک کہ بصد منّت و آرزو اُس بزرگ کو طلب کیا۔ آتے ہی اُس
عارف باللہ نے زبانِ مبارک سے فرمایا۔ دعاے فقیران رحم اللہ۔ قدم درویشان
رحمۃ بلا۔ دو ہین بیماری ضعیف ہوئی۔ اور نوّاب کو اُسی وقت سے تخفیف ہوئی۔ آخر
چند روز مین اُس بزرگ کی دعا سے شافی مطلق نے شفاے کلّی بخشی اور طبیعت
حالتِ اصلی پر آگئی ٭

یہ غلط ہے کہ فقط ہیکی دو امین تاثیر		اُسسے بہتر ہے دعاے فقرا مین تاثیر	

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھر تو عمدۃ الملک کو شاہ صاحب کی خدمت مین اعتقاد زیادہ ہوا اور اُن کی وجہِ معیشت پر کچھ اپنی طرف سے بھی بڑھا دیا - چنانچہ آجتک بھی اُنکی آل واولاد کو قدرے قلیل ملتا ہے - اور اُنکا خرچ[1] روزمرہ اُسی کے باعث چلتا ہے - سلسلہ اس بزرگ کا چشتیہ تھا - آبائے کرام بھی اُسکے اہلِ کمال تھے اور صاحبِ حال وقال خصوصاً سیّد شاہ فتح محمد علوم ظاہری و باطنی مین فی الواقع کہ یگانہ تھا - اور منجملۂ مشاہیرِ زمانہ - اکثر اشخاص اُسکی کرامت کے قائل - اور خرقِ عادت کے ناقل ہین - چنانچہ راقم نے بھی ایک آدنقل ایسی ہی اُس بزرگ کی شاہ ظہور محمدؐ کے خلف الرشید میان شاہ غلام رسول کی زبانی سُنی ہے - اغلب ہے کہ وہ صحیح ہو - کیونکہ وہ بزرگ بھی باخدا وصاحب صدق وصفا تھا - اِن دنون معلوم نہین کہ قیدِ حیات مین ہے یا اُس سے آزاد - اسواسطے کہ برسون سے اُسکے احوال کی اطلاع نہین - بلکہ یہ بھی دریافت نہین کہ اِس خاندان مین سجّادہ نشین اب کون ہے کیونکہ ایک شخص کا وجود وقیام دوام نہین ہمیشہ سے تبدّل اشخاص کا چلا آتا ہے - اور ایک کے بعد جاگہ اُسکی دوسرا پاتا ہے +

جُز اُسکی ذات اَوْر کیسکو نہین ثبات	ہے قابلِ ممات یہ جتنی ہے کائنات

لیکن اِن دونو خاندان سے بلکہ اکثر مشائخ سے قدامتِ بود و باش کی شہرِ مذکور مین شاہ منوّر صاحب کی ثابت ہے - کیونکہ بعضے ثقات سے سُنا ہے کہ وہ برگزیدۂ حق نہایت مُعمّر تھا - چنانچہ اُس وقت کے بُڈھے کہتے تھے کہ ہمارا تولّد اِس بزرگ کے روبرو ہوا ہے اور ہمنے ایسا ہی اِسکو دیکھا ہے - وہ بھی اپنی زبان سے

[1] اصل مین صحیح لفظ خرج بہ جیم عربی ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

فرماتا تھا۔ کہ اکثر پیرانِ کہن سال میرے سامنے کے لڑکے ہین میری تین سے برس کی عمر ہوئی ہی اور میرا سنِ تمیز تھا کہ اِس قلعے کی نیو پڑی۔ اکثر اشخاص اُس کو صادق جانتے تھے۔ اور اِس بات کو دل سے مانتے تھے۔ ہر چند کہ عقل سے باہر ہے۔ لیکن خدا قادر ہے۔ شاید ایسا ایک شخص نادر الوجود اُمتِ پیغمبر آخر الزمان مین بھی موجود۔ اُسنے کیا ہو۔ اور یہ سن و سال اُسکو دیا ہو۔ غرض عمدۃ الملک جن دنون صوبۂ مذکور مین تھا اُن دنون تلک وہ نیک ذات خرقۂ حیات پہنے تھے۔ چنانچہ راقم کے والد نے بھی اُسے دیکھا ہے۔ بلکہ بارہا اُسکی خدمت مین مُشرّف ہوا۔ سوائے اِسکے اُس حق پرست کی کرامت کا قائل اور اُسکے حرزون کی تاثیر کا اکثر ناقل تھا حاصل یہ ہی کہ وہ طالبِ مولیٰ کیفیت سے خالی نہ تھا۔ اور اُسکا خرقۂ فقر ہرگز خالی نہ تھا۔ آخر شہرِ مذکور ہی مین اُس نے رحلت کی اور اُسکی قبر وہین بنی ٭

نِت جگ مین کوئی کب رہا آخر فنا آخر فنا	
اِس زندگی سے فائدا آخر فنا آخر فنا	

لیکن اُس بزرگ کا مذہب و نسب و سلسلۂ بیعت نہ کسی سے سُنا اور نہ پوچھا والّا[1] لکھنے مین آتا ٭

اور تیس کوس صوبۂ مذکور سے پرے بنارس ہے۔ ہندی کتابون مین نام اُسکا بارانسی بھی لکھا ہے۔ اِسلیے کہ یہ بستی درمیان دریاے برنا اور اسی کے واقع ہے۔ کاشی بھی اِسی کو کہتے ہین اور مہادیو سے منسوب کرتے ہین۔ غرض شہر

[1] الّا اصل مین اِنْ لا ہی ادغام کے قاعدے سے اِلّا ہوگیا اور اُسکے معنی اگر نہ کے ہین۔ اس صورت مین لفظ نہ جو الّا کے آخر مین لکھا ہی محض زائد ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مذکور نہایت قدیم ہی - عمارت اُسکی سنگین و پختہ و بلند اکثر لبِ دریا - لیکن حویلیون
مین انگنائی ندارد - سوای اسکے اندر باہر بستی کے ہزارون بُتخانے - انگنت شوالے
سینکڑون کُنڈ - اور ٹھاکر یہان کا بشیشر ناتھ چنانچہ اُسکا بڑا مندر تھا - عالمگیر نے
تُڑوا کر وہان ایک مسجد بڑی عالیشان بنائی - شہر کے لوگ اُسکو بشیشر کی مسجد کہتے
ہین - سوای اسکے اَور بھی کئی نامی بُتخانے توڑے اور مسجدین اُنکی جاگہ بنا کین
قصہ کوتاہ شہر مذکور اب بھی آباد ہی لیکن کوچے اُسکے نہایت تنگ و تاریک و
بدبو بلکہ بعضی گلیون مین تو دُھوپ کا بھی گزر نہین ہوتا - اِسی باعث زمین
وہان کی بیشتر سیلی رہتی ہے پر دریا کنارے کی عمارتین سب کی سب دلچسپ
قابلِ سیر - اور باغات بھی شہر کے پچھم طرف نپٹ سُہاونے - لگو نہین کہ انسان کا وہان
کبھو جی اُداس نہو - ہرچند اُسکے کوئی پاس نہو - حُسن بھی وہان کا نہایت
چمک[1] تمک کے ساتھ اگر فرشتہ بھی دیکھے تو دیوانہ ہو جائے - پر نرا دلوکس شمار
وقطار مین - چنانچہ ایک دن کا ذکر ہے کہ راقم ساون مین ایک باغ بے در و دیوار
کے بیچ سرراہ ایک بلندی پر بیٹھا تھا اور میر چراغ علی مرحوم حیف تخلص بھی میرے
ساتھ تھے - دن اُسوقت دوپہر سے کچھ کم ہوگا کہ جُھنڈ کا جُھنڈ پریون کا اُس باغ
کے دہرے مین پرستش کر قضارا اُدھر آنکلا - اُن مین ایک کھترانی چینٹی رنگ
نہایت چالاکی و بیباکی سے پیش قدمی کرتی تھی - اور ایک انداز و ناز سے پانو
دھرتی تھی - سراپا اُسکا گویا سانچے مین ڈھلا تھا ہر ایک عضو حسن و ادا سے بھرا تھا ؛

ہلال ابرو منہ چاند جُثہ سِڈول	خوش اُسلوب چھپ پنڈلیان گول گول

[1] دہلی والے چمک دمک بولتے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مکھڑے کی رنگت کے آگے کندن زرد بلکہ پکھراج بھی کرد- سونا تو کیا مال ہی جو اُسکی
رُوپ کے مُنہہ چڑھ سکے- غرض تماشائیونکا دیکھتے ہی جی سنسنا گیا- اور آنکھون تلی
اندہیرا آگیا- میر مرحوم کے بھی دل پر دیر تلک اُسکا صدمہ رہا لیکن وہ چمکو جمکڑا دکھاتی
ہوئی نہ جانین کدھر گئی- پھر نہ پھری- تا شام راہ دیکھی- آخر ہر ایک نے گھر کی
راہ لی- غرض معمورۂ مذکور کیفیت سے خالی نہین دیدکے قابل ہے- ساتھ اِسکے
علم ہندی کا بھی گھر ہے کیونکہ بڑے بڑے پنڈت- اچھر اچھے برہمن بید کی پڑھانی
والے شاستر کے بھیدون کے جاننے والے اور جوتشی- نجومی گُنی ہر فن کے بکثرت
اُس شہر مین رہتے ہین- اسیواسطے برہمن- برہمن زادے دُور دُور سے
تحصیل کو آتے ہین مُدّتون پڑھتے پڑھاتے ہین چنانچہ ابتلک بھی مدرسہ ہندی کا
موجود ہے صاحبانِ عالیشان نے بھی اخراجات اُسکے بدستور جاری رکھے
ہین اور اکثر آزاد منش عبادتی تپسی اِس لحاظ پر کہ مرنا وہان کا باعث نجات کا
ہی اپنے وطن چھوڑ دُنیا سے ہاتھ اُٹھا- رام سے لو لگا- وہین رہنا اختیار
کرتے ہین- بہتیرے بوڑھے کہن سال- کتنے آزاری جینے سے مایوس ہوکر وہان
آتے ہین- اور دُنیا سے اُٹھ جاتے ہین- ازبسکہ لوگون کی آہر جا ہر ایک سمت
سی رہتی ہے اِسی سبب اُسکی آبادی کم نہین ہوتی- کپڑا بھی وہان ریشمی اور
رزبافی خوب بُنا جاتا ہی خصوصاً تاش بادلہ نہایت جگمگا اور مشروع و کمخاب[1]
تو واقعی بعد گجرات کے بنارس کے برابر ہند مین کہین نہین بنتا- اگرچہ مشروع
مُدّون مین اب تیار ہونے لگا ہے لیکن یہ تُماش و ملایمت کہان- پاجی اور

[1] خاب فارسی مین رویین کو کہتے ہین جو کہ کمخاب مین رُوان بہت کم ہوتا ہی اسواسطے اُسکا یہ نام رکھا گیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نجیب کا سا فرق ہے۔ پچھم طرف شہر کے اورنگ آباد کی سڑک پختہ اور نہایت کشادہ داہنی اُسکے پچاس موچن کا تالاب۔ اُس سے کچھ آگے بڑھکر بستی سے باہر قدم شریف اکثر دنیع و شریف پنجشنبے کے دن وہان جاتے ہین۔ شام تلک صحبت اور لوگونکی کثرت رہتی ہے۔ ہرچند کہ نشستگاہین اور خانقاہین کم ہین۔ لیکن سطف سے خالی نہین۔ علاوہ اِسکے اُس قطعے مین اکثر مسلمانون کی قبرین ہین۔ چنانچہ مزار شیخ محمد علی حزین گیلانی کا بھی وہین ہے۔ اُس مرحوم نے اپنی حین حیات مین اُسے بنوایا تھا۔ بلکہ کبھو کبھو پنجشنبے کو وہان جاکر بیٹھتا اور کچھ خیرات بھی کرتا۔

جو بقا اپنی فنا سمجھے وہ دکھ بھرتے نہین	مرمٹے جو زندگی مین وہ کبھو مرتے نہین

فی الواقع شیخ ممدوح علوم ظاہری و باطنی سے مالامال تھا۔ شعر و سخن تو اُسکا ایک ادنی کمال تھا۔ اُستادِ متاخرین۔ و افتخارِ متقدمین اُسے کیونکر نہ کہیئے کہ نظم و نثر اُسکی ظہوری نظیری کے برابر اور قصیدہ قصایدِ عُرفی سے بالاتر۔ ہندوستان کے بیچ محمد شاہ کے وقت مین آیا۔ کئی برس دلّی مین رہا۔ پھر بنارس مین آکر گوشہ نشین ہوا۔ کسی امیر فقیر کے گھر نہ گیا۔ اور کسی سے کچھ نہ لیا۔ بلکہ محتاجون کو موافقِ مقدور آپ ہی دیا کیا۔ گزران اِسکی ہمیشہ اُجلی رہی۔ احتیاج کسی امر کی بجز خالق کے نہوئی۔ کہتے ہین کہ تسخیر آفتاب اُسکے عمل مین تھی یا کوئی اَور دعوت۔ غرض کشف کرامت سے وہ روشن ضمیر خالی نہ تھا۔ مشہور ہے کہ نواب شجاع الدولہ بہادر کو لڑائی کا مشورہ مطلق نہ دیا بلکہ منع کیا۔ کہ بگاڑ صاحبان انگریز سے حد بُرا ہے اور مصالح[1] سرتاپا بھلا۔ زنہار اے فرزند سوائے صلح کے کچھ نہ کرنا اور لڑائی پر دھیان

[1] اِسکی جگہ یہ عبارت لکھنی مناسب تھی اور مصالحت سرتاپا بھلی ہے۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہرگز نہ دھرنا کیونکہ صُلح مین حصولِ مُراد ہے - اور جنگ مین فساد - غرض بعد ہنگامۂ
بکسروہ عارف بے ریا سنہ گیارہ سَو اَسّی ہجری مین بہشت نصیب ہوا ٭
چنارگڈھ ایک قلعہ ہی پہاڑ پر سنگین و بلند و محفوظ - لیکن نشیب و فراز اُسمین بہت ہی
گنگا اُسکے نیچے بہتی ہے - قریب اُسکے ایک قوم عالمگیر کے وقت تلک سروپا برہنہ
جنگل مین رہتی تھی - اور تیراندازی اور شمشیر زنی مین اپنی اوقات بسر کرتی تھی
یعنی کتنے صحرانشین یا پہاڑیے اُسوقت مین رہزنی کرتے تھے - لیکن بالفعل
بلکہ سالہا سال سے اُسکے متصل ایک معمورہ ہی کہ اکثر ہندو مُسلمان اُس مین
بستے ہین - اَشیا و اسباب بھی ضروری موافق اُنکے بہم پُہنچتے ہین اور قلعۂ مذکور
ہرچند آگے بھی بارونق تھا پر جب سے صاحبانِ عالیشان کے قبضہ مین آیا ہے
خوب تیار سجا سجایا رہتا ہے - قریب اُسکے قاسم سلیمانی کی درگاہ ہی نہایت
خوش عمارت پُرکیفیت - مکانات اُسمین سنگین و پُختہ و متعدد اپنی وضع کی اُسلوب دار
و باقرینہ - خصوصًا وسط مین ایک مسجد بہت بڑی پاکیزہ و استوار جیسے انگوٹھی مین نگینہ -
جنگلا بھی اُسکے اطراف کا نہایت سُہانا و ہرا - مَرَضِ خفقان کی دوا ٭

ہی شاداب و سرسبز وہان کی زمین	وہ جنگل ہے گلشن سے بہتر کہین

اور چنار سے دکھن طرف آٹھ کوس کے فاصلہ سے گنگا کے کنارے پر مرزاپور ہے
ہرچند کہ بستی اُسکی چھوٹی ہے لیکن خوب آباد - و خوش سَواد - عمارتین پکّی بیشتر لیکن
اکثر بیپاریون کے گھر سفید - پونڈا وہانکا مشہور ہے اگرچہ ہگلی کا بھی گنّا نپٹ
نرم اور میٹھا ہوتا ہے لیکن وہ ساتھ اِن خوبیون کے کلانی اور گُنڈ کی بھی رکھتا
ہی - گڑھ کا لنجر سنگین قلعہ ہے نپٹ بے لگاؤ ایک بڑے اونچے پہاڑ پر اُس کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ابتدا سے کوئی واقف نہین - چشمے اکثر اُسمین جوش کھاتے ہین اور تالاب بڑے بڑے آبِ زلال سے بھرے ہوئے ایک لطف دکھاتے ہین - بھیرون کا بتخانہ وہین ہی اور قریب اُسکے گھنے درختون کا ایک جنگل ہی - بیشتر اُسمین آبنوس کے پیڑ - لوگ وہان سی ہاتھی بھی پکڑ لاتے ہین - اور پاس اُسکے لوہی کی کھان - بلکہ بعضی بعضی جاگہ سے الماس کی ٹلپین[1] بھی ہاتھ لگتین ہین اور باشندے وہان کے سودمند ہوتے ہین ٭

جون پور بڑا شہر ہے - گومتی اُسکے اندر ہو کر نکلی ہے - فیروز شاہ نے اُسکو اپنے عہد سلطنت مین فخرالدین محمد جونان کہ اُسکا چچا تھا اُسی کے نام پر آباد کیا - ازبسکہ شہر مذکور شورپشتون اور مٹھ مردون مین واقع ہوا تھا فوجدار اُس کے بیشتر خون ریزی وسفاکی مین مشغول رہتے تھے لیکن آب و ہوا اُس کی باشندون مسافرون کے مزاج سے موافق فضا اُسکی فضاے گلزار سے فائق - حویلیان اُسمین اکثر پختہ وسنگین - چھپر کے مکان کہین کہین - اگرچہ آبادی اُس کی اب ویسی نہین لیکن غنیمت ہی کیونکہ باغ خزان رسیدہ کا ایک آدچمن دید کے قابل رہ جاتا ہی اور اہل نظر کو ایک لطف دکھاتا ہے خصوصًا جامع مسجد وہان کی اپنی ساخت مین لاثانی ہے - فی الواقع پختہ کارون کی ایک نشانی ہے عمارت اُسکی تمام وکمال سنگین - اینٹ گارے کا اُس مین نام بھی نہین ٭

بناوے کوئی ایسی اب کیا مجال		مرمّت بھی ہے اُسکی امرِ محال

تعمیر اُس کی سلطان شرق ابراہیم شرقی نے آٹھ سو باون ہجری مین کی اور

[1] ٹلپ ہندی مین ٹکڑے اور پرزے کو کہتے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دارین مین نیکنامی لی تاریخ اُسکی بنا کی مسجد جامع الشرق ہے پُل بھی وہان کا اقلیم ہند مین بے مانند ہے۔ دیر پائی اور پختگی اُس کی اظہر من الشمس سینکڑون برس گزرے ہین لیکن معلوم یہ ہوتا ہے کہ آج بنا اور ابھی تیار ہوچکا ہے۔ بنا اُس کی منعم خانِ خانخانان نے اکبر پادشاہ کی سلطنت مین کی۔ اور مہتمم اُسکا نواب مرحوم کا مہیم غلام تھا۔ قطعہ اُسکی تاریخ کا یہ ہے ؎

خانخانان خانِ منعم اقتدار		بستہ این پُل را بتوفیقِ کریم	
نامِ او منعم ازان آمد کہ ہست		بر خلائق ہم رحیم و ہم کریم	
رہ بتاریخش بری گر افگنی		لفظِ بد را از صراط المستقیم	

حق تو یہ ہے کہ یہ تاریخ اُس کی بجا ہوئی۔ کہنے والے کی طبیعت خوب لگی خدا اُس کے تعمیر کنندے کو مستغرقِ دریاے مغفرت کرے اور پُلصراط پر اُسکی دستگیری و معاونت

ہے دریا دلی کا یہ اُس کے نشان		خدا اِسکو قائم رکھے جاودان

سرائین بھی کئی تھین لیکن بالفعل ایک پختہ پُل کے جنوب رُخ اور دو کچّی شمال رو لیکن کچھ ایک فاصلے سے پُھلیل و عطر بھی وہان کا نہایت خوشبو ہوتا ہے چنانچہ اکثر بلاد مین بطریقِ تحائف بھجواتے ہین۔ اور خوشبوئی ساز سودا گر بھی اطراف مین اِسکو لیجاتے ہین۔ غرض سگندرا[۵۱] اور بیلی کا تیل نو وہان کا ساکین[۵۲] نہوتا گلاب خجالت سے اُسکے آگے پانی ہوجائے۔ اور سُہاگ کے عطر کی باس بھی اُسکے ہوتے خوش نہ آئے ؎

بدن مین ملے اُسکو جو مرد و زن		تو بنجائے ہر ایک دولھا دُلہن

۵۱ سگندرا ایک پھول کا نام ہے ۱۲ ۵۲ یہان کہین نہوتا کی جگہ کہین نہین ہوتا چاہیے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چنبیلی کا بھی علیٰ ہذا القیاس - لیکن مشہور یون ہی کہ چنبیلی باڑہ کی اور بیلا جو پنور کا پرا پنے تئین اِس مین شک ہی اور وہان کے سُنجَبا اکثر ذہین وصاحب علم ودانشمند ہوتے ہین چنانچہ متقدمین مین مُلّا محمود کیسا ایک صاحب کمال فاضل گزرا ہی کہ اپنے وقت مین یکتائے عصر تھا - اِس زمانہ مین تو اُس سا ہونا معلوم شمس بازغہ اُن نے علم حکمت مین ایسا لکھا ہی کہ اُسفار اربع اُسکی فصاحت وبلاغت کو نہین پہنچتی - اور شفا اُسکی عبارت کی خوبی کو نہین لگتی - باوجود اِسکے مسائل حکمیہ کا بھی جامہ بالفعل کُتب درسیہ سے ہی - فُضلا اُس مین جون جون خوض کرتے ہین کیفیتین پاتے ہین - اور طَلبہ درس سے فائدے اُٹھاتے ہین - اور متاخرین مین بھی مولوی میر عسکری ومولوی ابوالفضل ومولوی ابوالخیر واقعی کہ ہر ایک اِن نررگوارون مین علم وفضل مین یگانہ - وافتخار زمانہ تھا پر طریقہ سیّد مرحوم کا اِثنا عشری[1] اور نسب اُس بزرگ کا حُسینی اولاد زید شہید علیہ الرحمۃ کی کہتے ہین کہ ظاہر اُس عالی نژاد کا رندانہ تھا - اور باطن عارفانہ - بہتیرے طَلبہ اُسکی بدولت فاضل ہوئے اور انمر فُضلا اُسکے فیضِ صحبت سے کامل - آخر سن گیارہ سَے نوّے ہجری مین دار البقا کا راہی ہوا اور اپنے اَجدادِ کرام کا قدمبوس حاصل کیا - مزار اُسکا شہر ند کو رمین اب تلک برقرار ہی - اور بعد مُردن یادگار ؎

قبر بھی ہے چند روزہ نیست کہان	ایک دِن مٹجائیگا یہ بھی نشان

تاریخ اُسکی وفات کی بَرد اللہ مضجعہ[2] سے نکلتی ہے اور وے دونو مغفور

[1] عربی مین اِثنا عشر کا اطلاق بارہ کے عدد پر آتا ہی اِسیواسطے فرقہ شیعہ کو جو بارہ امام کی طرف منسوب ہین اِثنا عشری بولتے ہین ۱۲ [2] خدا اُسکی خواب گاہ ٹھنڈی رکھے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نسب مین شیخ فاروقی اور مذہب مین حنفی حقا کہ دونو صاحب کمال اور دولتِ
علم سے مالامال تھے - خصوصاً علوم ادبیہ مین تو ہر ایک بے نظیر وعدیل اور اپنے
وقت مین ممتاز مثل سیبویہ وخلیل اُنسے بھی سررشتہ تحصیل کا ایک مدت جاری رہا
اور سینکڑون اشخاص نے رتبہ فضیلت کا حاصل کیا - آخر بحکم آیۂ کُلُّ مَنْ
عَلَیْهَا فَانٍ[1] ہر ایک نے لباسِ فنا پہنا اور دار البقا کا رستہ لیا لیکن مولوی
ابو الخیر صاحب جس برس کہ نواب علی ابراہیم خان مرحوم کو بنارس کی عدالت
ہوئی تھی قیدِ حیات مین تھے چنانچہ گورنر ہیسٹنگز بہادر نے چاہا کہ عدالت کے
سررشتے مین روزگار اختیار کرین لیکن اُنہون نے نہ مانا - اور دلپر یہی ٹھانا -
کہ دولتِ دُنیا سے مُنہ موڑ لیے - اور گنجِ قناعت کو ہرگز نچھوڑ لیے - غرض جو ارادہ
کیا تھا اُس سے نہ پھرے - یہانتک کہ دنیا سے اُٹھ گئے - وفات اُنہون نے
سن گیارہ سَے اٹھانوے مین پائی - اور نعمتِ عقبیٰ کی لذت بخوبی اُٹھائی -
حاصل یہ ہے کہ شہرِ مذکور بھی ایک دار العلم ہے اِس گئی گزری پن پر بھی سررشتہ
علم کا کچھ نہ کچھ چلا جاتا ہے اب بھی ایک آدھ فاضل مستعد نظر آجاتا ہے چنانچہ مجمع
فضائلِ خفی وجلی مولوی روشن علی - آرایش دودمانِ شریعت - وضیاے محفلِ
فضیلت - بالفعل وہان کے سکنہ مین موجود ہے - اکثر طلبہ اُسکی بدولت فیض پاتے
ہین - اور درجۂ فضیلت کو پہنچ جاتے ہین - نسب اُس بزرگ کا بھی فاروقی مذہب حنفی
ہے اور مولوی ابو الخیر مرحوم سے نسبت خویشی فی الواقع کہ اکثر علوم مین مہارتِ کُلّی
اور دستگاہِ کما ینبغی رکھتا ہے خصوصاً علمِ ادب وریاضی مین تو اب جونپور مین

[1] جو زمین پر ہین سب فنا ہونیوالے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایسا شخص دوسرا معلوم بلکہ اکثر بلاد مین ثانی اُسکا معدوم ہے - غرض جب سے مدرسہ صاحبانِ کمپنی کا کلکتے مین بنا تب سے یہ بزرگ بھی عربی کے سررشتے مین میر منشی گری کی خدمت پر سرفراز ہوا حق تعالیٰ اِسکو اور جتنے اہل کمال کہ اِس وقت مین ہین اُنکو سلامت باکرامت رکھے - اور قدردانون کو باقبال وحشمت - قصہ کوتاہ صوبۂ مذکور کی آب وہوا نہایت خوب ہے میوے بھی اقسام کے ہوتے ہین خصوصاً انگور نہایت رسیلا خوش مزہ میٹھا - بڑا - بکثرت بکتا ہے - اور پھول بھی ہر فصل مین دیکھنے سونگھنے کے بہایت کے ساتھ - خصوصاً موگرا بہت بڑا اور گندہ پٹ خوشبو ہوتا ہے ایک پھول اُسکا حکم عطردان کا رکھتا ہے - زراعت بھی بہایت کے ساتھ ہوتی ہے لیکن موٹ کمیاب - جوار - باجرہ کتر - اور کپڑے کے اقسام سے جھونا اور مُہر گل خوب بُنا جاتا ہے - اور دریاؤن مین بڑے دریاؤ اِس صوبے مین گنگا - جمنا - سرجو طول اِسکا منجھولی جونپور سے لیکر اُتر کے پہاڑ تلک ایکسو ساٹھ کوس اور عرض چونسا جو گنگا کا ایک گزر ہے اُس سے گھاتم پور تلک ایکسو تیس کوس صوبۂ بہار اِسکے پورب طرف - اکبر آباد - پچھم رُخ صوبۂ اودھ - اُتر طرف تا دھوگڑھ - دکھن طرف الہ آباد - غازی پور - بنارس - جونپور - چنار - کا لنجر - کڑا - مانک پور وغیرہ سولہ سرکارین متعلقات اُنکے دوسو ستالیس محال - اور آمدنی سات کروڑ ساٹھ لاکھ اکسٹھ ہزار دام ٭

صوبۂ اودھ

ہندی کتابون مین نام اِسکا اُجدھیا راجا رام چند کا مولد و تخت گاہ ہے اِسی جہت سے ہندو اِسکو بڑا معبد جانتے ہین کیونکہ راجا مذکور عالی نژاد و نیک نہاد تھا ساتھ اِسکے دولتِ ظاہری و باطنی سے مالامال عجائب و غرائب افعال اُس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وقوع مین آئے اور بہت سی امورِ نادر اُس نے دکھائے چنانچہ شور دریا پر پُل باندھا
اور انگنت بندر ریچھ کی فوج لیکر لنکا پر چڑھ گیا پھر راون کو مار کر اپنی جورو کو قید سے
چھڑا لایا - اِسی قبیل سے اکثر حالات اُسکے رامایں مین لکھے ہین - غرض شہر مذکور
ایکسو اٹھتالیس کوس کے طول اور چھتیس کوس کے عرض مین بستا تھا - اور اُسکے
سواد مین جو کوئی خاک چھانتا سونا پاتا - ایک کوس پرے اُسکی گھاگرا سرجو سے مِلکر
قلعے کے تلے جا نکلی ہے - اور قریب شہر کے دو بڑی بڑی قبرین ہین طول اُنکا
سات سات آٹھ آٹھ گز سے کم نہین - عوام اُنکو حضرت شیث اور ایوب سے منسوب
کرتے ہین بنا بر اِسکے پنجشنبے کو اکثر لوگ وہان جا کر فاتحہ پڑھتے ہین اور بعضون کے
نزدیک رتن پور مین کبیر جُلاہے کی قبر ہے شخصِ مذکور سلطان لودھی کے وقت مین
تھا بنارس کے بیچ مدتون جپ تپ کرتا رہا فقرا کے نزدیک بڑا مُوحّد و صاحبِ کمال
تھا - چنانچہ اُسکے طبعزاد اکثر دوہرے اہلِ مذاق کے وردِ زبان ہین سچ ہے
کہ محبّت و معرفت اُنسے ٹپکی پڑتی ہے ٭

فیض آباد عرف بنگلہ تین کوس اودھ سے مغرب رُخ ایک آبادی نواحداث ہے
نہایت پُرفضا و دلکشا سرزمین وہان کی نپٹ خوب و مرطوب - میندھی بھی وہان
کی قیامت رنگین جیجُبی انگور بیدانہ شہتوت اور سوائے اُنکے اَور بھی بعضے میوے
ترکاریان پھول خوشبو رنگین افراط سے ہوتے ہین خصوصاً چنبیلی و لالہ - پر خربوزہ
حد بڑا اور پھیکا صورت حرام - وجہ اُسکی بنیاد کی یہ ہے کہ جب صوبہ داری مُلکِ
مذکور کی انتقال پاکر محمد شاہ فردوس آرامگاہ کی سلطنت مین نواب بُرہان الملک
سعادت خان بہادر کے نصیب ہوئی بعد اُنکی وفات کے قائم مقام اُنکا داماد

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نواب وزیر الممالک ابو المنصور خان صفدر جنگ بہادر مغفور ہوا کیونکہ فرزند نرینہ
اُنکے نہ تھا اُسی بزرگ نے بنیاد اِسکی ڈالی لیکن بطور چھاونی کے جب نواب
شجاع الدولہ بہادر ابن صفدر جنگ وزیر الممالک کو ریاست پہنچی بعد ہنگامہ بکسر
کے مزاج اُسکا اِسکی آبادی پر آیا چنانچہ کتنے محل اور باغ پاکیزہ وخوش عمارت
اُس نے لبِ دریا بنائے اور ایک ترپولیا بھی نہایت بلند و دلکشا متصل قلعہ
اور چوک کے قریب بنایا بلکہ اپنی بود و باش بھی وہین مقرر کی بسبب اِس کے
اکثر سردارون۔ مُصاحبون نے عمارتین تعمیر کین۔ یہان تلک کہ ہر ایک چھوٹے
بڑے نے موافق اپنے مقدور کے حویلی بنائی چنانچہ ایک معمورہ معقول ہوگیا
پر کھپریلین اکثر تھین اور پُختہ عمارتین کم لیکن معمارِ قدرت کے ارادے مین جو
اُسکی آبادی کو پائداری نہ تھی بلکہ خرابی منظور تھی کہ سن گیارہ سے اٹھاسی
مین بعد نواب حافظ الملک حافظ رحمت خان کی شکست کے نوّابِ موصوف کا
واقعہ ہوا اور مقبرہ اُسکا وہین بنا۔ پھر مسندِ حکومت پر اُس کا خلف الصّدق
نوّاب آصف الدّولہ بہادر وزیر ابنِ وزیر بیٹھا اُسنے دار الحکومت لکھنؤ کو بدستورِ
سابق مقرر کیا۔ بلکہ عمارات و باغ بھی خوش قطع و دلچسپ وہان بنائے۔ آخر
اُسکی آبادی بمرتبہ گھٹی اور اِسکی بستی نہایت بڑھی چنانچہ بالفعل کہ سن بارہ سی
بیس ہجری ہین۔ اور نواب سعادت علیخان بہادر وزیر ابن وزیر دام اقبالہ کی حکومت
کا آٹھوان سال دونو شہر اِسی نہج پر ہین ٭

پھر ایچ ایک قدیم شہر ہے سرجو کے کنارے نہایت وسعت و کیفیت کے ساتھ
اَمریان اُسکی گرد نواح مین اکثر اور پھلواڑیان جا بجا بیشتر۔ تُربت رجب سالار کی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور درگاہ سالار مسعود غازی کی وہین ہے سُنتے ہین کہ رجب سالار تغلق شاہ
کا بھائی تھا اور سالار مسعود غازی کے احوال مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین
قوم کا سیّد لیکن سلطان محمود غزنوی سے بھی قرابتِ قریب رکھتا تھا اور بعضونکا
قول یہ ہی کہ ایک پٹھان تھا لیکن شہید ہوا - غرض درگاہ اُس کی ایک عالم کی
زیارتگاہ ہی سال مین ایک بار دُور دُور سے لوگ میدنی کے ہمراہ چلتے ہین - کتنے
سیاح اکثر بیپاری پرپنچ قوم لال لال نیزون سمیت ہزارون ڈفالی گاتے بجاتے
ساتھ لیکر اپنی اپنی بستیون سے نکلتے ہین - غرض جیٹھ کا پہلا اتوار اُس کے عُرس
کا دن ہے یہ اُس سے دو تین دن پہلے وہان آپہنچتے ہین اور اعتقاد اِنکا یہ ہی
کہ وہی اُس کے بیاہ کا روز تھا چنانچہ شہانے کپڑے اُس کے گلی مین تھے کہ
مارا گیا اِسی جہت سے ایک تیلی ردولی کا ساکن پلنگ پیڑھا کچھ اسبابِ
عروسی سمیت اُسکے مزار پر بھیجتا ہے - اپنی زعم مین ہر برس اُسکا بیاہ کرتا ہے
برسون سے یہ رسم اُسکے خاندان مین چلی آئی ہے بلکہ ابتلک بھی جاری ہی - غرض
رذالے کے اعتقاد سے بھی خدا پناہ مین رکھے کہ رسوائی سے خالی نہین اور گرد و
پیش اُسکے گنبد کے جتنے درخت ہین اُنمین رسّیان ڈالکر کوئی اپنا ہاتھ باندھتا
ہی کوئی پانو کوئی گلا - القصّہ انواع و اقسام کے سانگ لاتے ہین اور اپنے
گمان مین اُسی سبب سے مرادین پاتے ہین - سوائے اِسکے کوئی رذالا اُس
بزرگ کو گاجنا دولھا کہتا ہے اور کوئی رذالی سالار چھنلا - وجہ اِس کی یہ ہے
کہ جو رنڈی اُسکے گنبد مین جاتی ہے - بدحال ہوکر آتی ہے - پر وہ مُردار یہ سمجھتی ہے
صاحبِ قبر نے مجھے چُوس لیا - اور یہ احوال کردیا - تُف اُسکی سمجھ پر - اور لعنت اُسکی بوجھ پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حقیقت اِسکی یہ ہی کہ کنبذ اُسکا نہایت چھوٹا اور دروازہ نہیٹ تنگ۔ تس پر لوگون
کی آمد و شد متصل۔ علاوہ اِسکے ایک بہت بڑا چراغ قبر کے سرہانے جلتا ہی سبب
اِسکے ایسی گرمی اُس مین ہوتی ہی کہ آدمی کی چربی پگلتی ہے۔ مرد بھی وہان سے
جو نکلتا ہی سو عرقناک۔ پھر عورت تو نازک ہوتی ہے وہ پسینے مین ڈوبی ہوئی حالت
غش مین نکلتی ہی۔ سوائے اِسکے کذب و افترا پر یہ سچ ہی کہ اگر مدار سالار دنیا
مین پیدا نہوتے تو رذالون کے یہان مال خوب جمع ہوتا بلکہ ایک ایک کنجھڑا
قصائی لکھپتی بنجاتا ۔

دیوکن مدت سی پیسون کی ٹکسال ہی۔ اُتر کے پہاڑ ونسی سونا۔ روپا۔ تانبا۔ سُرب۔ سُہاگا۔
شہد۔ چُوک۔ کچُور۔ سونٹھ۔ پیپل۔ باوبرنگ۔ لون۔ ہینگ۔ موم۔ پشمینہ۔ ٹانگن۔ باز۔
جُرہ۔ شاہین وغیرہ سوائے اِسکے اَور بہت سی چیزین پہاڑ کی پہاڑیے لاتے ہین
اور بیچ جاتے ہین بسبب اِسکے لوگون کا ہجوم اور خرید فروخت کی دُھوم
وہان رہتی ہے ۔

نیمکھار مصرک ایک نامی جگہ اور ہندوؤن کی بڑی پرستگاہ ہے۔ گومتی اُسکے
قلعے کے تلے جا نکلی ہے۔ نزدیک اُسکے ایک حوض ہی برمہا ورت کُنڈ اُسکو
کہتے ہین۔ پانی اُسکا اندر ہی اندر جوش کھاتا ہے ساتھ اِسکے ایسا چکّر مارتا ہی
کہ آدمی کی قُدرت نہین جو اُسمین غوطہ لگا سکے بلکہ جو چیز کہ اُس مین گرے
فی الفور نکل پڑے۔ ہنود کے نزدیک بڑا تیرتھ ہی۔ مشہور ہی کہ جتنی کتابین
ہندی کہ گردشِ فلکی سے اور انقلابِ دہری سے گم ہوئی تھین تپسّیون اور
مُنیون نے اپنی طبیعت کی جودت اور ذہن کی حدّت سے اُسکے کنارے پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نئے سر سے اُنہین درست کیا اور لکھا - ہر ایک اُنکے مطالب سے فیضیاب ہوا - قریب
اُس سے ایک سرچشمہ چھوٹی سی ندی کا ہے کہ وہ گومتی مین ملی ہے - ایک گز کا چوڑا
چار اُنگل گھرا جب اُسکے کنارے برہمن بیدخوان منتر پڑھتے ہین اور وقتِ پرستش
جسقدر چانول وغیرہ اُسمین ڈالتے ہین پھر اُنکا نشان بھی نہین پاتے *
لکھنؤ بہت بڑا شہر ہے گومتی کے کنارے - آگے بھی دارالحکومت تھا لیکن نواب
شجاع الدولہ بہادر مرحوم نے بعد بکسر کے ہنگامے کے یہ رتبہ فیض آباد کو بخشا چنانچہ
انتقال بھی اِس سرائے فانی سے وہین کیا - پھر نواب آصف الدولہ بہادر مغفور نے
اُسیکو نوازا اور دارالامارت ٹھیرایا - آبادی اُسکی بہت بڑھ گئی - کہین سے کہین
جا پہنچی - اب بھی بدستور حاکم نشین یہی ہے لیکن بیٹر پر جو بستا ہے اُس سے نہایت
نشیب و فراز اُس مین واقع ہے *

کسیکا گھر ہے ٹیلے پر ہوا مین	کسیکا جھونپڑا تحت الثریٰ مین

غرض شہر مذکور مین کئی سرائین اور بہت سے کٹڑے ٹولے محلے آباد ہین جس
محلے مین شیخ مینا کی درگاہ ہے اُسے مینانگری کہتے ہین اکثر لوگ پنجشنبہ کو فاتحہ
کیواسطے وہان جاتے ہین - اور بیشتر عوام النّاس فاتحہ اُنکی گڑ پینے پر دلاتے
ہین - اور بیرونِ شہر شرق کیطرف لکھ پیڑے کے قریب مزار پیر جلیل کا ہے لیکن
اُسکی قبر کا چبوترہ قدِ آدم بلند و بے زینہ ہے اِس باعث کوئی متصل اُس کے
جا نہین سکتا دُور ہی سے فاتحہ پڑھ جاتا ہے - ہر جمعے کو وہان اکثر تماش بین
جوان برائے سیر اور اکثر جُہلا پواج[۵۱] عقیدے سے جاتے ہیں اور ماش کی کچھڑی

[۵۱] واہ عربی کے قاعدے سے پاجی کی جمع پواج خوب بنائی ہے ایسا تصرف بالکل بیجا ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور کڑوا تیل چڑھاتے ہین- گستاخی معاف سوائے کشف و کرامت کے یے دونو
بزرگ خوش ذائقہ بھی کتنے تھے کہ بعد رحلت ایسی نذر قبول کی اور کس چیز پر
روح کو اُنکی رغبت ہوئی- شہر کے اُتر رخ گومتی کے کنارے شاہ پیر محمد کا ٹیلا ہی
آگے وہی دار العلم تھا- اکثر طلبا و علما وہان پڑھتے پڑھاتے تھے- اور اپنی اوقات
بسر لیجاتے تھے- سُنا ہی کہ شیخ موصوف کو سوائے نعمت فقر کے دولتِ علم بھی
تھی- فی الجملہ مرد صاحبِ کمال و صاحبِ حال و قال تھا- زندگی مین وہ مقام اُسکا
مسکن تھا بعدِ مرگ مدفن ہوا- اور مسجد بھی اُس پر ایک نہایت عالیشان و
وسیع- گنبد اُسکے بمرتبہ بلند و رفیع- اور مینار اُسکے گومتی کے اُس پار پچھم اور
اُتر کے آنے والون کو تین چار کوس سے نظر آتے ہین- کلس اُنکے ابتلک
ویسے ہی جگمگاتے ہین- اور قریب اس سے پورب طرف پنج محلہ ہی- کثرت استعمال سے
نون اُسکا حذف ہوگیا ہی اور جیم چے سے عوض- چنانچہ اکثر لوگ پچ محلہ کہتے ہین-
مکانِ مذکور نواب ابو المکارم خان کا دیوانخانہ تھا- اور یہ بزرگ لکھنؤ کے شیخون سے
ہی- مگر امیر تھا- اور وجہ تسمیہ مکانِ مسطور کی یہ ہے کہ زمانہ سابق مین یہان دو منزلے
مکان کو دو محلہ اور سہ منزلے کو سہ محلہ کہتے تھے- شاید یہ پنج منزلہ تھا اِس سبب
نام اِسکا پنج محلہ ہوا- قصہ مختصر جب نواب برہان الملک سعادت خان مرحوم قبائل
سمیت اِس شہر مین رونق افزا ہوئے اِس مکان کو پانسو روپے کرائے کو
لیا- چنانچہ کرایہ نامہ اُسکا نواب مرحوم کی مُہر سے آج تلک اُنکی اولاد کے پاس
موجود ہی لیکن کرایہ چند روز ہی دیکر موقوف کر دیا تھا اور اُسکے بدلے کوئی
گانو یا جاگیر بھی مرحمت نکی- غرض نواب وزیر الممالک صفدر جنگ ابو المنصور خان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہادر مرحوم کے عہدِ حکومت تلک بنا اُسکی جون کی تون رہی جسوقت نواب وزیر اعظم شجاع الدولہ بہادر مغفور مسندِ ریاست پر بیٹھے تب مکانات اور شیخ زادون کے بھی لیکر اس مکان کے شامل کیے - بلکہ ایک آدبارہ دری اور بنوائی - پھر عوض اُسکے اور وے مکان جو آپ لیے تھے دوگوان گانو مالکون کی جاگیر کردیا چند روز کے بعد وہ بھی سرکار مین ضبط ہوگیا لیکن لیے شیخ زادے نواب ابو المکارم خانِ مرحوم سے نسبت قرابت کی نر کھتے تھے مگر ہمو طنی کی - پھر نواب وزیر ابن الوزیر آصف الدولہ بہادر خلد مکان کا جب دور آیا اُنھون نے مکانِ مسطور نئے سر سے تعمیر کیا - نقشہ ہی اور کردیا بلکہ بہت سی حویلیان لوگون کی جو اُسکے اطراف وجوانب مین تھین شیخ گا دروازے سمیت دے گرو ادین اور اُنکی جاگہ عمارتین نئی نئی وضع کی خوش قطع ودلچسپ بنوائین - چنانچہ سنگین بارہ دری اور باولی والا مکان اُنھین مین سے ہے - سوائے اِنکے بھی بہت سے مکانات وباغات بنائے کہ ہر ایک اپنی وضع مین بے نظیر - اور نقش ونگار وصفائی مین بہ از صفحۂ تصویر ہے - خصوصاً دولتخانہ کہ اُشرف المکانات ہی اسواسطے اُس جنّت مکان کی اکثر آرامگاہ وہی تھا - تاریخ اُسکی بنا کی دولتخانہ عالی مؤلف کے نتائج طبع سے ہے لیکن خیر العمارات امام باڑہ ہی - واقعی کہ ایسا استوار وپائدار کوئی مکان نہین - اور کسی عمارت مین اِس شان کا دالان نہین ؎

حضیض اُس کی اوج فلک سے بلند		نہ پہنچے جہان وہم کی بھی کمند

مسجد بھی دہان کی تمام شہر مین نمودار - عمارت اُسکی نہایت استوار - ہر ایک بُرج اُسکا وسعت مین مسجد جامع کی برابر اور رفعت مین بُرجِ فلک سے ہمسر ؎

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ملائک زمین پر ہون ساکن اگر	عبادت کرین بس وہین بیٹھکر

اب نواب آصف الدولہ بہادر مغفور کے بعد نواب یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر وزیر ابن وزیر نے جو مسند حکومت پر اجلاس فرمایا اور افضال الٰہی سے ملک موروثی اپنا پایا۔ علی ہذا القیاس متوجہ تعمیر پر ہوا۔ چنانچہ کیا کیا مکان عالیشان دلکشا بلکہ ایک زمنا بھی نہایت پُر فضا بنایا۔ اور جتنے باغ تھے اُنکی رونق کو دونا کر دکھایا خصوصاً وزیر باغ اور موسیٰ باغ مین ایسی عمارت انگریزی دلچسپ بنائی کہ بہار وہان سے کبھو نہین جاتی۔ اور خزان ہرگز آنے نہین پاتی ٭

طلسمات کا سا ہے اُس مین سمان	کوئی جا کے وہان پھیر جاوے کہان

فی الواقع ہر ایک عمارت قابل تعریف و لائق توصیف ہے لیکن بہترین عمارت بنائے مکان علم مجازی حضرت عباس علیہ السلام ہے کہ نواب رفع المکان نے خلوص عقیدت سے سن بارہ سے ستّرہ مین از سر نو کس خوبی سے اُسکو بنوایا۔ اور ہزارہا روپیہ اُسکی تعمیر مین اُٹھایا۔ تاریخ اُسکی بنا کی مرزا قتیل شاعر کے اِس مصرعہ سے نکلتی ہے ٭

این گنبد جدید بنائے سعادت ست

الٰہی اُسکے بنانے والے کی بنیاد دولت کو مستحکم رکھیو اور توفیقات نیک کو اُس کی زیادہ کیجو۔ پچھم طرف پائین اُسکے لب دریا مرزا ابو طالب خان کا امام باڑا ہے بنا اُسکی تمام شہر کے امام باڑون سے مقدم ہے چنانچہ اُسکی بنیاد کو ساٹھ برس تخمیناً گزرے ریاست اُسوقت نواب صفدر جنگ بہادر مرحوم کی تھی لیکن مکان مذکور کے مالک پہلے کلب علیخان مرحوم تھے خان مغفور نواب سرفراز الدولہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حسن رضاخان مرحوم کا نانا تھا - غرض اُس بزرگ نے اُس مکان کو اپنے اقربا کے
مدفن کے لیے بنا کیا تھا چنانچہ اُسکی حینِ حیات مین ایک آدھ قبر بھی وہان بن چکی
تھی - بعد اُسکے مرزا علی مرزا ابو طالب کے باپ نے تھوڑی سی زمین اُس مرحوم سے
امام باڑے کے واسطے مانگی اُس بزرگوار نے سعادتِ دارین جانکر نذر کی بلکہ
جس مکان مین وہ قبر ہے مجاوری بھی وہان کی اُسکو دی کیونکہ وہ بیچارہ مرد
غریب وگمنام تھا پر جبتلک جیتا رہا مکانِ مذکور اُسکے قبضہ مین رہا اور دالان
امام باڑے کا بنایا ہوا اُسی کا ہے - بعد اُسکی وفات کے مرزا ابو طالب خان
سپوت نہوا اُس نے نام ونشان روزگار مین پیدا کیا اِسواسطے امام باڑا اُسی کے
نام سے مشہور ہوا تین گانو بھی اُسکے اخراجات کے لیے نواب شجاع الدولہ بہادر
مرحوم کی عہدِ حکومت سے معین ہوئے تھے - لیکن نواب آصف الدولہ کے دور مین
نصفی ہوگئی تھی - بالفعل نواب یمین الدولہ سعادت علیخان بہادر دام اقبالہ کے
وقت مین وہ بھی ضبط ہوئی پر مرزا مہدی علیخان بہادر دام شوکتہ سال بسال
وہان کے اخراجات کے لیے قدرے قلیل اپنی طرف سے گزرانتے ہین فی الحقیقت
یہ بھی وزیر ہی کی سرکار سے ملتا ہے کیونکہ خانِ موصوف بھی اُس سرکار کا ایک
ملازم مُقرّب ہے حق تعالی توفیقات کو اُسکی زیادہ کرے اور نواب وزیر کے
دربار مین بعزت وآبرو رکھے - بعد اِسکے نواب وزیر الممالک شجاع الدولہ بہادر کے
عہدِ دولت مین جوہری محلّے کے مُتصل باقر خان نے ایک امام باڑا بنایا اور دونو
جہان مین فائدہ اُٹھایا خانِ مرحوم مغل ولایت زاعمدۂ روزگار تھا کئی سے سوار
مُغل وغیرہ اُسکے رسالہ مین تھے - اب آغا فتح علی خلف الصدق اُسکا قید حیات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین ہی لیکن محض بیکار و تکالیف مین گرفتار۔ پر مکانِ مسطور پر قابض ہے ایک
گانو بھی اُس مبارک بنیاد کے اخراجات کے لیے آصف الدولہ بہادر نے دیا تھا
لیکن دو برس کے بعد اہلکارون نے کسی حیلہ سے ضبط کر لیا۔ غرض یہ خجستہ بنا
فی الواقع محلِّ قبولیت و مقام تعزیت ہی۔ مجلس مین یہان کی شائبہ ریا کا نہین
سوائے گریہ وزاری اہلِ مجلس کو کام دوسرا نہین ٭

غلط ہی خلق کی کثرت کہین نہین ہوتی	ولے بکا کی یہ شدت کہین نہین ہوتی

خوشا حال اُسکے بنانے والے کا کہ دُنیا مین نام کیا اور عقبیٰ مین ثواب لیا۔ قبر بھی
اُس مرحوم کی اُسی مین ہے بلکہ اکثر مومنین اَغنیا و مساکین اُس کے مکانات
وصحن مین آسودہ ہین ٭

اِلٰہی قبر مین ہر ایک سووی چین کے ساتھ	بروزِ حشر ہو محشور پھر حسین کے ساتھ

اور سال اُسکی بھی تعمیر کا از روے تاریخ نظم و نثر دیکھنے مین نہین آیا۔ مگر بعضے
اکابر و آغا فتح علی کی زبانی معلوم ہوا کہ اِسکی بنیاد کو اکتالیس یا پینتالیس برس
گزرے ہین العلم عند اللہ۔ اور چوک سے متصل دکھن طرف فرنگی محل۔ وجہ تسمیہ اُسکی
یہ ہی کہ اکبر بادشاہ کے عہدِ سلطنت مین اِس مکان کے بیچ ایک فرانسیس سوداگر
اُترا تھا جو کہ بے اذنِ حضور اعلیٰ کے یہ امر وقوع مین آیا ملازمانِ حضور کو گوارا نہوا
آخر اُسکو اخراج کیا۔ پھر اورنگ زیب کے وقت مین حسبِ حکم بادشاہی مکان
مسطور ملا قطب الدین شہید کے فرزندونکو ملا چنانچہ اب تک بھی اُن کی آل اولاد
کی سکونت وہین ہے لیکن وجہِ معاش جو اُنکی بند ہو گئی یہ صرف تصور طالع کا ہے
ورنہ آج تو اب وزیر کی سرکار سے ہزارون پرورش پاتے ہین وارد صادر یہانسے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہتیرا کچھ لیجاتے ہین پھر یہ تو استحقاق زیادہ رکھتے ہین کیونکہ آباؤ اجداد سے اس خاندانِ عالی کے نمک خوار و شکر گزار ہین جسوقت مزاج جنابعالی کا ٹک ایک متوجہ ہوا یہ قلیل تو کیا چیز ہے ماورا اِسکے نعمار کثیر پائین گے۔ اور مدت العمر کو بے نیاز ہو جائین گے لیکن کُلُّ اَمْرٍ مَرْهُوْنٌ بِاَوْقَاتِهَا[1]

تا در نرسد وعدۂ ہر کار کہ ہست	سودے نکند یاریِ ہر یار کہ ہست

حاصل یہ ہی کہ مکانِ مذکور قدیم مدرسہ ہی بڑے بڑے فاضل مُدرّس وہان گزرے ہین بلکہ ابتلک بھی سررشتہ درس و تدریس کا جاری ہے چنانچہ سوای شہر کے طلبہ اطراف واکناف سے وہان تحصیل کے واسطے آتے ہین۔ اور فیض اُن سے اُٹھاتے ہین۔ حق تو یہ ہے کہ اِس شہر مین چرچا علم و فضل کا بہ نسبت اور بلاد کے زیادہ ہے کیونکہ فریقین کے فاضل یہان موجود ہین لیکن سنّیون کے فرقے مین مستثنیٰ مولوی مبین صاحب اور فرقۂ امامیہ مین مولانا سید ولدار علی سلمہ اللہ تعالیٰ وحیدِ عصر ہے تبحّر اُس بزرگ کا اُسکی تحریر سے ہویدا ہی۔ اور خوش بیانی اُسکی تقریر سے پیدا۔ مذہبِ امامیہ کو ترقی کامل اُس نے بخشی اور ہندوستان مین نمازِ جمعہ و جماعت اِس مذہب کے لوگون مین اُسی نے کی شعرا بھی جتنے اُس شہر مین ہین کیا فارسی گو کیا ریختہ گو کہین نہین وجہ اِسکی یہ ہی کہ بعد برہم ہونے شاہجہان آباد کے اکثر غریب امیر میرزایان ہندوستان سے نواب صفدر جنگ و شجاع الدولہ بہادر کے عہد مین آکر اِس شہر مین بسکونتِ دائمی ساکن ہوئے پس شہر تو عبارت اشخاص سے ہے یہی دلّی ہو گیا اور باشندے بھی اُسکے

[1] ہر کام اپنے وقت پر موقوف ہی ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بسبب کثرتِ صحبت و تتبع زبان تلفظ صحیح کرنے لگے یہان تاںک کہ جنکی طبع موزون
تھی شاعر ہو گئے باوجود اِسکے بھی لہجے مین تفاوت بہت رہ گیا لیکن محاورے
مین کم کہ زبان دان ہی اُسکو سمجھے اور اُسی کی طبیعت اُس پر لگے بتخانے بھی
اندرون و بیرون شہر کے ہین لیکن نعل دروازے کے پچھم طرف کالکا کا بتخانہ قدیم
ہی ہر پیر کو وہان ہنود جمع ہوتے ہین اور اُس کی پرستش کرتے ہین پرہولی کے
بعد کئی دن رات کو روشنی افراط سے وہان رہتی ہے اور دکھن طرف شہر
کے باہر بھوانی کا مٹھ ہی وہان بھی اٹھواڑے مین ایک مرتبہ ہندو پوجا کو
جاتے ہین - اور پکوان وغیرہ بھی چڑھاتے ہین - مگر ہولی کے آٹھوین دن
بڑا میلا ہوتا ہی تمام شہر کے ہندو بلکہ مسلمانان تماش بین اور رنڈیان بھی اُسی
قبیل کی ہزارون جاتی ہین اور جھمکڑے اپنے خواہشمندونکو دکھاتی ہین تاشام
اُسکے مندر کے گرد و پیش ایک دنگل جمع رہتا ہے بلکہ اُسکے قریب جتنے باغ
ہین وے بھی آدمیون سے معمور رہتے ہین - غرض اسطرح کا میلا شہر مذکور مین
دوسرا نہین ہوتا نام اُسکا آٹھون ہے سورج کُنڈ ایک تالاب ہی شہر سے چار کوس
پچھم دکھن کے درمیان وہان بھی ہر برس برسات کے اخیر ہندو زن و مرد لاکھون
نہانے جاتے ہین بلکہ دور دور کے باشندے بھی وہان اپنے تئین پہنچاتے ہین
ساتھ اِسکے مسلمان بھی ہزارون نظر باز سجے سجائے اِدھر اُدھر اور کسبیان بھی
تمام شہر کی اپنے تئین بنائے چنائے جدھر تدھر جلوہ گر غرض تاشام وہان
بھیڑ بھاڑ رہتی ہے ٭

بلگرام ایک بڑا قصبہ ہی اکثر وہان کے لوگ قابل و شاعر و صاحبِ طبع ہوتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قصبۂ مذکور مین ایک کنوان ہے جو کوئی چالیس دن متصل اُسکا پانی پیے خوب گانے لگے - سوائے اِسکے اکثر اہلِ کمال یہان گزرے ہین چنانچہ سیّد جلیلُ القدر عبدالجلیل بلگرامی بڑا شاعر علمِ عربی و فارسی مین خوب ماہر فرخ سیر کے وقت مین گزرا ہے بلکہ سندھ کی وقایع نگاری بھی اُسکو حضورِ اعلیٰ سے مقرر تھی - اتفاقاً سرکارِ مذکور مین ایکبار اُسی عہدِ فرّخ مین مینھہ کے ساتھ مصری برسی تھی اُس بزرگوار نے اس خبرِ نادرِ روزگار کو بھی حضورِ پُرنور مین لکھ بھیجا - حضرت اِس خبر کو خلافِ قیاس سمجھکر نہایت برہم ہوئے کہ افترا کرنا اور پادشاہون کے حضور لکھنا وقایع نگار کو ہرگز نہ چاہیے - یہ شخص لائق اِس امر کے نہین - غرض خدمت سے اُس بیچارے کو تغیّر کیا روزگار اُسکا ناحق جاتا رہا تب میر مذکور خبرِ مسطور کی صداقت کے لیے وہان کے قاضی مفتی بلکہ اکثر اشراف ثقات کی مہرون سے ایک محضر کرواکر حضور مین لے آیا اور مورِدِ الطاف ہوکر اُسی خدمت پر پھر سرفراز ہوا یہ رباعی حسبِ حال اُسکی طبع زاد ہے * رباعی

فرّخ سیر آن پادشہِ با برکات	چرخ از ادبِ او شدہ شیرین حرکات
در سندھ ز یُمنِ عہدِ دولتمندش	باران بارید ریزۂ قند و نبات

بعد اُس بزرگ کے میر غلام علی آزاد بھی شعر و سخن و علم و فضل مین اپنے معاصرین کے بیچ لاثانی تھا بلکہ اشعارِ عربی تو اُس فصاحت و بلاغت و نہایت کے ساتھ کہ اہلِ ہند مین کسی نے اُس سے آگے کبھی نہین کہی - قصائد اِسکے اس بات پر دال ہین اور اِسکی تعریف مین فصیحانِ عرب کی زبانین لال - پیدایش اُسکی گیارہ سو چودہ ہجری مین اور وفات اُس کی سن بارہ سے دو مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پوتا بھی اُسکا مفتی امیر حیدر اِسوقت مین مُغتنم زمانہ اور اپنے معاصرین مین یگانہ تھا۔
علوم عربیہ مین مہارتِ تمام۔ اور فنونِ فارسی مین دستگاہِ مالا کلام اُسکو
تھی۔ نثر کی جمیع اقسام پر قادر تھا۔ اور نظم کے تمام اسرارون سے ماہر۔ صاحبانِ
کمپنی دام ظِلّہم کی سرکار مین مفتی گری کی خدمت پر برسون سرفراز رہا۔ اور صاحبانِ
عالیشان کے نزدیک اپنے ہمچشمون مین ہمیشہ مُمتاز۔ اتفاقاً سن بارہ سَے
ستّرہ مین قبائل اُسکے بلگرام کو روانہ ہوئے میر موصوف اُن کے پہنچانے
کے لیے آپ بھی تا عظیم آباد ساتھ ہوا مُرشد آباد تلک پہنچا تھا کہ مرض الموت
نے آگھیرا آخر منزلِ مقصود تلک جانے نہ دیا مگر اول منزل پہنچایا۔ حاصل یہ ہی
کہ یہان کی زمین قابل خیز ہے ایک نہ ایک صاحبِ کمال یہان پیدا ہوتا رہتا
ہی۔ قصہ مختصر صوبۂ مذکور کی آب وہوا نہایت خوب ہے اور اناج اکثر قسم کا
یہان پیدا ہوتا ہے خصوصاً استھالی اور جھجھنوان چانول نہایت خوش ذائقہ
وسفید وپاکیزہ وخوشبو ہوتے ہین اور ہندوستان کے اکثر متعلقات سی اِس
صوبے کے کتنے ہی محالون مین کھیتیان تین مہینے پہلے بوئی جاتی ہین اور بعضے
مقامون مین دریا جیٹھ کے مہینے مین چڑھتے ہین اکثر قطعے زمین کے پانی مین
ڈوب جاتے ہین پر جون جون پانی زیادتی کرتا ہے دھان زیادہ پھبکتا ہی اور بڑھتا ہے
اگر بال لگنے سی پہلے پانی کی طغیانی ہو جائے تو وہان اُس کھیت کے بال نہین لاتے
اور جنگلون مین یہانکے اَرنے بشیر کثرت سی ہوتے ہین خصوصاً گورکھپور بھڑایچ کی اَطراف مین سوای
اُنکے ہرن۔ پاڑی وغیرہ جانور صحرائی بافراط نظر آتے ہین اگرچہ دریا اُس صوبے مین
بہت ہین لیکن بڑے تین گھاگرا سرجو ڈاسنی طول اُسکا سرکار گورکھپور سی قنوج

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تلک ایک سو تیس کوس اور عرض کوہ شمالی سے تا سدھورتا بع الہ آباد ایکسو پندرہ کوس
شرق کی جانب اُسکی پہار شمال کی طرف پہاڑ جنوب کی سمت مانک پور مغرب کی
طرف قنوج + اودھ - بھڑایچ - خیر آباد - لکھنؤ - گورکھپور پانچ سرکارین متعلق اُنکے ایکسو
ستانوے محال آمدنی چھ کروڑ پانچ لاکھ چالیس ہزار دام +

صوبۂ سراپا بہار بہار

دارالحکومت اُسکا عظیم آباد عرف پٹنہ ہے نہایت خوش سواد و خوش آب و ہوا گنگا
کے کنارے - اور اُس مقام مین اِس دریاؤ کو اٹھارہ گنڈی ندی بھی کہتے ہین
طول آبادی کا بہت بڑا اور عرض چھوٹا عمارتین سابق مین کھپریل کی بیشتر تھین
اب پختہ بھی ہین کیونکہ آبادی و رونق شہر مذکور کی صاحبانِ انگریز کی ریاست مین
بڑھ گئی ہے چنانچہ باقی پورتین کوس شہر سے پرے پچھم طرف اور اُس سے تین کوس
آگے داناپور یہ دونو معمورے معقول آباد ہوئے ہین اکثر صاحبون کی کوٹھیان جو یلیان
باغ وہان ساتھ ایک لطف و قرینے کے ہین - غرض شہر سے تا باقی پورا اور وہان سے
داناپور تلک بستی ہی بستی ہے فاصلہ نہین شہر پناہ اُسکی خام مگر دریا کی طرف کی النگ
خشتی ہے اور قلعہ وہان بنام ہے فی الحقیقت ایک عمارت کلان خشتی ہے لیکن اب
پُرانی ہوگئی - مکانات اُسمین متعدد ہین اور قریب اُسکے پچھم کی طرف ایک مسجد و
مدرسہ نہایت کشادہ و خوش عمارت - اگرچہ عمارت اُسکی اب پُرانی ہوگئی ہے لیکن شہر مذکور
مین لاثانی ہے گو کہ مسجدین کُہنہ و نو بہت سی ہین یون سُنا ہے کہ بنا اُسکی نواب سیف خان
مرحوم نے ڈالی تھی پر تعمیر نواب ہیبت جنگ نے کی - بالفعل نواب سراج الدولہ کی نواسیونکے قبضے
مین ہے - پورب دروازے کے آگے ایک مسافتِ بعید پر جعفر خان کا باغ ہے اور پچھم دروازے سے ایک کوس کے فاصلے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

شاہ ارزان کی درگاہ سیواد اُسکا سہاونا ہر ایک مکان لگونہا - ہر پنجشنبہ شہر کے لوگ بکثرت
وہان جمع ہوتے ہین اور کنچنیان - کسبیان بھی تمام شہر کی جاتیان ہین ناچ کی
صحبت تا شام بلکہ کچھ ایک رات گئی تلک رہتی ہی لیکن صاحبانِ عالیشان کی ریاست سی پہلے
ازدحام خلائق کا بکثرت ہوتا تھا اب اُسقدر نہین پر تھوڑا بہت مجمع ہو ہی رہتا ہے
کیونکہ کوئی مزاحم و مانع نہین جسکا جی چاہا گیا جسکا جی نہ چاہا نہ گیا دکھن رخ اُس درگاہ
کے ایک امام باڑا ہی جلّے کے کنارہی تعزیے تمام شہر کے عاشوری کے دن وہین دفن
ہوتے ہین صحن اُسکا پٹ کشادہ اور مُصفّا اور ہوا نہایت خوش آیندہ و پاکیزہ خصوصاً
برسات مین جو کوئی وہان جائے - نہایت حظّ اُٹھائے ٭

جو چاہی کہ کھولے دل تنگ کو	کرے دید وہان کے ذرا رنگ کو

غلہ بھی اقسام کا بکثرت ہوتا ہی - بیشتر ارزانی رہتی ہے اور دُود نہایت گاڑھا چکنا دہی بھی
نپٹ خوش ذائقہ چکّا بہایت سی بہم پہنچتا ہی اور ترکاریان ہر قسم کی بافراط اور سستی
لیکن ترمیوے بعضے بعضے خوب ہوتے ہین خصوصاً انار نہایت خوش مزا بہت بڑا
دانہ بھی اُسکا گندہ نپٹ رسیلا اگرچہ ولایت کا سا تو نہین لیکن ہندوستان کے اکثر بلاد
کے انارون پر شرف رکھتا ہی - غرض جلال آباد کے انار سی کلانی و خوبی مین کچھ کم نہین
کپڑا بھی اقسام کا خوش قماش اِس صوبے مین بُنا جاتا ہی خصوصاً ململ شیخ پوری کی مشہور
لیکن مُحقّے اور بعضے ظروف شیشے کے عظیم آباد سی بہتر کہین نہین بنتے - طوطا بھی امرت بھیلا
اور مکھلا کثرت سے ہوتا ہی اگر کوئی اُسکو پالے اور پڑھائے تو جلد بولے اور بخوبی پڑھے
تیس کوس شہر مذکور سے جنوب کیطرف دامن کوہ مین گیا ایک بڑا معبد ہنود کا ہی دُور دُور
سی ہندو وہان آکر اپنے جدّ و آبا کی ارواح کے لیے دان پُن کرتے ہین خصوصاً چلّے کے جاڑے مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب آفتاب قوس مین آتا ہی ہزارون اشخاص مرد وزن اُس مکان مین نزدیک دُور
سے آکر جمع ہوتے ہین پھر منتر پڑھہ پڑھہ ترپن سراد ھہ سے اپنے مُردون کی روح کو
مسرور کرتے ہین اور اُس عمل کو اُنکی نجات کا موجب اور اپنی بہترین عبادت
جانتے ہین قریب اُسکے سنگ مرمر کی کھان ہی بیشتر وہان ظرف وزیور سنگ مذکور کا
بناتے ہین اور اپنی دستکاری کی خوبیان دکھاتے ہین کاغذ بھی اوّل اور بہار مین
بہتر سے بہتر بنتا ہی سرکار منگیر خلاصۃ التواریخ کی رو سے معلوم ہوتا ہی کہ عالمگیر کے
عہد مین یا اُس سے سابق ایک دیوار سنگین گنگا سے پہاڑ تلک بنا کر صوبۂ بہار کی
انتہا اُسکو مقرر کیا تھا لیکن سالہا سال سے الی الآن کہ سن اٹھتالیس جلوسی شاہ عالم
کے ہین اُسکا نشان بھی سُننے دیکھنے مین نہین آیا خدا جانے تھی یا نہ تھی دریا کنارے
ایک قلعہ پختہ البتہ تعمیر ہوا تھا بالفعل بھی موجود ہی لیکن عمارت اُسکی جا بجا ہی گری پڑی
ہے اندر اُسکے صاحبان انگریز نے بنگلے اور بعضے مکان پختہ بھی بنائے ہین اور
چھاڑ کھنڈ کے پہاڑ تلے بیجنا تھ ایک معبد ہی اُسکو مہادیو کا مکان کہتے ہین وہان
پیپل کا ایک درخت ہی کہ اُسکے اُگنے کا آغاز کیسکو معلوم نہین وہان کے مجاور و نمین
جسکو احتیاج خرچ ضروری کی ہوتی ہے وہ کھانا پینا چھوڑ کر اُسکے نیچے آبیٹھتا ہی
اور مہادیو سے التجا کرتا ہے دو تین دن کے بعد ایک پتا لکھا ہوا قلم غیب سے
بخط ہندی اُسکے پاس آن پڑتا ہی اُس سے روپیے جتنے کہ اُسکی قسمت مین تھے
اور نام دینے والے بلکہ اُسکے باپ دادا - زن - و فرزند کا بھی مع مُلک و سمت ہر چند
کہ پانسو کوس پر کیون نہو ظاہر ہوتا ہی تب وہ اُسکو اپنے سردار پاس لیجاتا ہے وہ
مطابق اُسکے ایک کاغذ لکھدیتا ہے اُسیکو ہنڈوی بیجنا تھ کہتے ہین پھر طالب

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکو لیکر اُس شخص کے پاس جاتا ہی فی الفور وہ زرِ مسطور حامل کاغذ کے حوالے کرتا ہے چنانچہ خلاصۃ الہند کے مؤلف نے لکھا ہی کہ ایک بامن وہانکا میرے نام پر بھی لایا تھا مین نے سعادت جانکر زرِ معلوم آدا کیا نادر تر اُس سے یہ ہی کہ اُس معبد مین ایک غار ہی کہ مجاور وہانکا رئیس سال مین ایک بار شیوبرت کے دن اُس غار مین جاکر خاک اُٹھا لاتا ہی اور ہر ایک مجاور کو اُس مین سے دیتا ہے بقدر اُسکے نصیب کے وہ خاک سونا ہو جاتی ہے ٭

ترہُت قدیم سے دارالعلم ہندی ہی آب وہوا وہان کی نہایت خوب - وہی وہانکا چکا اور نہایت خوش مزہ بہت تحفہ بلکہ خلاصۃ التواریخ کے مصنف نے لکھا ہے کہ ایک برس تلک نہین بگڑتا - اغلب کہ یہ مبالغہ ہو کیونکہ عقل ونقل کے خلاف ہی اور دودھ بھی علیٰ ہذا القیاس کہتے ہین کہ اہیر اگر پانی اُس مین ملا دیوی تو غیب سے اُسے ایک صدمہ پہنچے - اور بھینس بھی اُس بستی مین اتنی بڑی اور قوی ہوتی ہی کہ شیر اُسکو شکار نہین کر سکتا - علاوہ اُسکے برسات مین ہرن - بارہ سنگے - شیر بکثرت اکٹھے ہو کر بستی مین آتے ہین اور باشندے وہان کے حظ اُن کے شکار سے اُٹھاتے ہین ٭

سرکار چنپارن کی زمینِ قابل مین اگر ماش بکھیر دیوین تو بے رنج کشتکاری اُگ اُٹھین اور اُسکے جنگل مین پیپلین بہت پیدا ہوتی ہین ٭

رہتاس قلعہ ہے ایک بلند پہاڑ دشوار گزار پر چودہ کوس کے پھیر مین - کھیتیان اُسمین اکثر ہوتی ہین چشمے بھی بہت سے جوش مارتے ہین اور جس جگہ وہان چار گز کھودے پانی نکل آئے - آبشارین بیشتر - تالاب برسات مین دو سو سے کچھ اُوپر القصہ اِس

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

صوبے مین گرمی بشدّت - جاڑا معتدل دو مہینے سے زیادہ لباس پنبی کی احتیاج نہین
ہوتی مینھ چھ مہینے آگے برستا تھا اب بھی پانچ مہینے سے کچھ کم وزیادہ برس
رہتا ہی - زمین یہان کی تمام سال دریاؤن کی بہتایت سے شاداب رہتی ہے - باؤ
بشدّت نہین چلتی - گرد بھی نہین اُڑتی - کشتکاری جیسی چاہیے ویسی ہوتی ہی خصوصًا
دھان یہان کے نہایت پاکیزہ اور چُنندہ[1] پرکھساری ایک اناج کثرت سے ہوتا ہی
نپٹ سستا بدمزہ مٹر کی مانند مفلس تہیدست یا کمینے اُسے کھاتے ہین گو کہ وہ سبب
بعضے امراض کا بھی ہوتا ہی - اگرچہ دریا اِس صوبے مین بہت ہین پر گنگا سون گنڈک کلانتر
لیکن سون جبالِ جنوبی سے آکر منیر کے نزدیک گنگا سے ملی کہتے ہین کہ نربدا اور وہ
ایک چشمے سے نکلی ہین اور گنڈک شمال کی جانب سے آ حاجی پور کے قریب کرم ناسا
ایک دکھن کے پہاڑ سے نکلکر چونسا گزر مین اور پُن پُن جنوب کی طرف سے آ قنوج کی
آبادی سے گزر عظیم آباد کے نزدیک غرض بہتّر دریا ایسے کہ جن مین ناؤ چلے اور چھوٹے
انگنت گنگا سے شہر مذکور تک پہنچتے پہنچتے ملے - اکثر ہندو خاص کرم ناسا کو اُترتے ہوئے
یہ احتیاط کرتے ہین کہ ایک قطرہ اُنکے بدن تک نہین پہنچتا نہانے کا تو کیا ذکر ہے
پر خلاصۃ التواریخ کے مؤلف نے لکھا ہی کہ جس مقام مین گنڈک گنگا سے ملی ہے جو
کوئی وہان کا پانی پیئے اُسکے گلے مین کھینگا نکلے رفتہ رفتہ نارجیل کے برابر ہو جاتے
اور سیر المتاخرین والا یہ لکھتا ہی کہ حاجی پور کی آب وہوا کی یہ خاصیت ہی اکثر وہانکے
لوگ اِس مرض مین گرفتار رہتے ہین اور کھینگے اُنکے گلون کے ہار - لیکن واقع مین اُسکے
خلاف ہی شاید چالیس پچاس برس آگے یہ بات ہو تو ہو اب تو نہین وہان بعضے بعضے

[1] یہان بجاے صیغۂ فاعل کے صیغۂ مفعول یعنی لفظ چیدہ لکھنا چاہیے *

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اشخاص کے گلون مین البتہ سیو یہ کہان نہین اور پانی دریا ہی مذکور کا بشراکت گنگا بلکہ
نرا ہزارون آدمیون نے پیا اب تلک بھی پیتے ہین لیکن گلا کسی کا سوجتا بھی نہین
کھینگے کا تو کیا ذکر ہی مگر ایک بوڑھی گنڈک مظفر پور کے تلی بہتی ہی اُسکے پانی کا یہ اثر مقرر ہی
بلکہ مبالغہ یہانتک کرتے ہین کہ چرند پرند جو اُسکا پانی پیے یہ بیماری اُسکے گلے پڑے چنانچہ
مظفر پور کے اکثر حیوان وانسان اِس بلا مین مبتلا رہتے ہین - وہ جو سُنا تھا کہ ایک
سرزمین کی چڑیا کوّے کے بھی گلے مین کھینگا ہوتا ہی وہ یہی ہے اور سالگرام ایک
پتھر حاجی پور کی اطراف مین ہوتا ہی رنگ اُسکا سیاہ مقدار مین چھوٹا گول
روغنی - فارسی مین سنگِ محک اُسے کہتے ہین ٭

راقم خلاصۃ التواریخ کا یہانتک لکھتا ہے کہ چالیس کوس کے عرصہ تلک قصبۂ مذکور
کی نواح سے نکلتا ہی - ہندو اُسکو بھی ایک مظہر الٰہی سمجھکر پرستش کرتے ہین بلکہ
برہمنون کا عقیدہ یہ ہی جو بُت کہ ٹوٹ جائے قابل پوجنے کے نہین مگر یہ پتھر قصہ
کوتاہ طول اِس صوبے کا تیلیا گڑھی سے لیکر رُہتاس تلک ایکسو بیس کوس اور
عرض تر ہُت سے کوہ شمالی تلک ایک سو دس کوس - شرق رو اِسکی بنگالہ - غرب
رُخ الٰہ آباد - جانب شمال اودھ - جنوب کی طرف ایک بڑا پہاڑ حاجی پور مُنگیر چنپارن
سارن تر ہُت پٹنہ بہار - آٹھ سرکارین متعلق اُنسے دوسو چالیس سرکار - محال -
آمدنی اٹھائیس کروڑ سات لاکھ تینتیس ہزار دام ٭

آرایشِ محفل کا انتخاب ختم ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

گنج خوبی کا انتخاب

پندرھوان باب عدالت مین

عدل ایسا حاکم ہے کہ ملک کو آباد کرتا ہے۔ اور ایسا نور ہی کہ تاریکی کو برباد کرتا ہی۔ خدائے پاک اور برتر اپنے بندون کو قرآن شریف مین فرماتا ہے جسکا یہ ترجمہ ہے کہ تحقیق اللہ حکم کرتا ہے تمہین واسطے عدل اور احسان کے۔ پس عدل کے یہ معنی ہین کہ داد مظلومون کی دیوے۔ اور احسان اُسے کہتے ہین کہ مرہم آرام کا گھاؤ پر ظلم کے گھائلون کے رکھے۔ حکم ہے کہ ایک ساعت کا عدل پادشاہ کا طاعت کی ترازو کے پلڑے مین بہت بھاری ہے۔ ساٹھ برس کی عبادت سی اسواسطے کہ ثواب عبادت کا سوائے عابد کے دوسرے کو نہین ملتا۔ اور فائدہ عدل کا خاص و عام اور چھوٹے بڑے کو پہنچتا ہے۔ اور مخلصی صاحب دین و دولت کی۔ اور بھلائی ملک و ملت والون کی اُسی کی برکت سے قائم اور آراستہ ہوتی ہے اور عوض عدل کا حساب کی حد سے زیادہ ہی اور قیاس کے اندازی سے بہت **حکایت** کہتے ہین کہ کسو پادشاہ کو یہ آرزو ہوئی کہ حج ادا کرون۔ اور نہایت ادب سے خدا کے گھر کے گرد پھرون۔ اور طواف بجا لاؤن

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور اِس نیت درست کے بر آنے کے باعث اور اِس خواہش کے قبول ہونے کے
سبب اَور پادشاہون اور ہمسرون سے آبرو پاؤن - اور سربلند ہو جاؤن - اسلئے کہ بیت

خدا کے گھر کا جو کوئی حج بجا لاوے	وہ دو جہان مین بزرگی کا مرتبہ پاوے

امیرون اور ارکانِ دولت نے اور اشرافون اور عالمون نے اور قاضی اور مفتی
نے عرض کی کہ قبلۂ عالم حج ادا کرنے کے واسطے امنیت راہ کی شرط ہے اور
پادشاہون کے دشمن بہت ہوتے ہین اگر لشکر اور اسباب ساتھ لیکر ارادہ کیجیے گا
تو بناہ اُنکا اِس بڑے لمبے سفر مین سخت مشکل ہے اور اگر تھوڑے ملازمون سے
قصد فرمائیے تو راہ مین بہت سے خطرونکا وسواس دلمین آتا ہی - علاوہ پادشاہ
اپنی ملک مین ایسا ہی جیسے بدن مین جان اور تن مین روح - پس جسوقت سایہ آپکے
دامنِ دولت کا رعیت کے سر سے علیحدہ ہووے بڑا خلل پیدا ہو اور تمام کام
خاص و عام کے بے بند و بست ہو جاوین اور سلطنت کے کاروبار مین ہرج مرج
آجاوے - یہ سُنکر سلطان نے فرمایا کہ اگر سفر کرنے کا اتفاق نہو سکے تو کیا تدبیر کرون
جو ثواب حج کا پاؤن - اور برکت سے اُس طاعت کی بہرہ مند ہو جاؤن - سب
نے التماس کیا کہ اِس ملک مین ایک درویش ہے کہ مُدّت تلک کعبہ شریف مین
رہا ہی اور سات حج باشرائط بجا لایا ہے - اب وہ ایک گوشے مین بیٹھ رہا ہے
اور دروازہ خلق کی آمد و رفت کا بند کر لیا ہے بیت

خلق کی صحبت سے دامن اپنا جھاڑ	پابدامن اب وہ ہے جیسے پہاڑ

شاید کہ ثواب حج کا اُس سے خرید کرکے اُسکے باعث اِس نعمتِ عظمیٰ سے مشرف
ہو سکیے پادشاہ از بس کہ پورا اعتقاد اہل اللہ کی خدمت مین رکھتا تھا اُس درویش

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پاس گیا اور باتون کے درمیان یہ بھی ذکر کیا کہ خود بخود میرے دلمین آرزو حج کی پیدا ہوئی
ہی اور امرا اور مشایخ صلاح دیتے ہین کہ اِس ارادہ کو موقوف کرون سو سُننے مین آیا ہی
کہ تم نے حج بہت کیے ہین کیا ہو جو ایک حج کا ثواب میرے ہاتھ بیچو تو تم بھی دولتمند
ہو جاؤ اور مین بھی اُس ثواب سے محروم نرہون درویش نے کہا کہ مین سب حجونکا ثواب
تمہارے ہاتھ بیچتا ہون پادشاہ نے پوچھا کہ ہر حج کا ہدیہ کیا مقرر فرماتی ہو۔ جواب دیا کہ
ہر ایک حج کرنے مین جو قدم مینے رکھا ہی ہر ایک قدم کی تمام دنیا اور جو کچھ اِس دُنیا
مین ہی قیمت کرتا ہون۔ سلطان نے فرمایا کہ اِس دنیا سے اور اسباب دنیا سے تھوڑا سا
میری تصرّف مین ہی سو اتنا تو تمہارے ایک قدم کا مول نہین ہو سکتا۔ پس ایک حج کو کیونکر
خرید کر سکونگا اور اِس صورت مین ہدیہ سب حج کا کس طرح خیال مین لاؤن۔ درویش نے
کہا اگر تم چاہو تو سارے حج لے سکتے ہو اور قیمت دے سکتے ہو۔ پادشاہ نے خوش ہو کر کہا کیونکر۔ جواب
دیا کہ ایک مظلوم کے قضیے مین جو تم نے انصاف کیا ہو اور ایکدم کسو فریادی کے کام مین مشغول
ہوئے ہو تم اُسکا ثواب مجھے بخشو تو مین ثواب ساتون حج کا تمہارے ہاتھ بیچون تب بھی
مین ہی گویا بڑا نفع کماؤن۔ اور مین ہی اِس سودے مین سُود پاؤن۔ پس اِس سُوال و جواب
سے معلوم ہوتا ہے کہ پادشاہ کو بعد ادا کرنے فرض اور سُنت کے کوئی بندگی اِس شغل سے
جسمین بھلائی خدا کے بندون کی ہو بہت واجب نہین اور انصاف کی صفت سے
زندگی کرنی اور عدالت اور حمایت کی نظر سے رعیّت کی طرف دیکھنا کوئی کام اِس سے
بہتر نہین کیونکہ اگر حمایت عدالت کی نہووے تو صاحبِ قوت اور زور آور ضعیفون اور
کم زورون کو پیس ڈالین۔ پس جسوقت غریب ہلاک ہو جاوین تو طالع مند بھی برجا
نرہین اِسلیے کہ زندگانی تمام خلقت کی آپس مین ایک دوسرے سے وابستہ ہی اور

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آراستگی آدمیون کے احوال کے کام گی سوائے عدل کے ہرگز ممکن نہین قطعہ

عدل یک نور ہی جس سی ہی جہان سب روشن
اور مہک اُسکی سے خوشبو ہی یہ دنیا کا چمن
کام جو کچھ ہی غریبونکا سو انصاف سے کر
تو تیرے کام بھی جو چاہی سو سب جاوین بن

اور عدالت کی تعریف اور بڑائی مین یہی نکتہ کفایت کرتا ہی کہ عادل خدا کا دوست اور تمام عالم کا پیارا ہی اگرچہ اُس کے عدل سے فائدہ اُنکو نہ پہنچا ہو۔ اور ظالم دشمن خدا کا اور سب خلق اللہ کا مردود ہے گو کہ اُسکے ظلم سے نقصان اُنکا نہوا ہو اور دلیل اس سخن کی اور شاہد اِس بات کا قصہ نوشیروان عادل کا اور حجّاج ظالم کا ہی۔ باوجودیکہ کسریٰ کافر اور آتش پرست تھا اور حجّاج مسلمان تھا اور پیغمبر کے اصحابونکو اُسنے دیکھا تھا۔ تپسر بھی جب نوشیروان کا نام کوئی لیگا تو اُسپر رحمت کہینگے۔ اور انصاف کے باعث اُسکی تعریف کرینگے۔ اور جسوقت حجّاج کا ذکر آویگا اُسکے ظلم کے سبب سی اُسپر لعنت کرینگے ابیات

پادشاہت کا عدالت ہی سنگار
مردم آزاری نہ کر اے شہریار
سلطنت کو عدل رکھے پائدار
کام تیرا عدل سے پکڑے قرار
جسکی خُو دُنیا مین عدل و داد ہی
عاقبت مین اُسکا گھر آباد ہے

حکایت عبداللہ طاہر نے ایک روز اپنے بیٹے کو کہا کا شکے دولت ہماری گھرانے مین جون کی تون رہتی لڑکے نے جواب دیا کہ جبتک فرش عدل کا اور بچھونا انصاف کا اِس محل مین بچھا رہیگا وہ بھی اپنا گھر جانکر بسے گی قطعہ

جو پادشاہ تختِ عدالت پہ ہو چڑھا
سجتا ہی اُسکے سر پہ چھتر شان و فخر کا
انصاف کا لباس اُتاری بدلسی جب
لعنت کا طوق اُسکے گلے مین لگے بھلا

حکایت تواریخ مین لکھا ہی کہ پادشاہ عادل زمین پر گویا خدا کے لطف کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سایہ ہی کہ اسمین ہر ایک مظلوم پناہ پاوے ہے اور یہ بات مقرر ہی کہ جس کسو کی سورج
کی دھوپ سے دُکھہ پہنچتا ہے آرام کے لیے چھانون مین جا گھستا ہی تو رنج
اُسکا راحت سے بدل جاوے اور سکھہ پاوے - اِسی طرح مظلوم بھی جب ستم
کے آفتاب کی تابش سے اور ظلم کی آگ کی گرمی سے گھبراتا ہے عاجز ہو کر خدا
کے سایہ کی پناہ مین کہ وہ عبارت پادشاہ سے ہی آوے ہی تو ظالمون کے ظلم کے
رنج کی دھوپ سی اُس ٹھنڈی چھانو مین آرام و چین پاوے ہے **ابیات**

خدا کی مہربانی ہی اگر سلطان عادل ہے	کہ لطفِ حق ہمیشہ عدل مین شاہونکی شامل ہی
خدا کے بندونکو سایہ مین اپنی چین سی رکھکر	بزرگی سے تو اپنی پانو رکھہ گردون کے سر پر

حکیمون کا قول ہی کہ عدل کے معنی یہ ہین - کہ سب خلق اللہ کو برابر رکھے یعنی ایک
گروہ کو ایک گروہ پر زبردست نہ کرے اور ہر طائفے کو موافق اُسکے مرتبہ کے
درجے دے اور خدمت کرنیوالے پادشاہون کے فی الحقیقت چار فرقے ہین
پہلے صاحبِ شمشیر جیسے اُمرا اور سپاہی یہ خواص آگ کا رکھتے ہین - دوسرے
اہلِ قلم مانند وزیر اور متصدی کی یہ مثال ہوا کی ہین تیسرے اہلِ معاملہ چنانچہ سوداگر
اور دُکاندار یہ بجاے پانی کے ہین - چوتھے رعیّت جو کھیتی کرتے ہین یہ برابر
خاک کے ہین - پس جس طرح کہ ایک عُنصر چارون عُنصر مین سی دوسری پر غالب ہوتا
ہی اور مزاج انسان کا خراب ہوجاتا ہی ویسے ہی ایک گروہ کے غالب ہونے سے
اِن چارون گروہ مین سے طبیعت ملک کی بگڑجاتی ہی یعنی اُجاڑ ہوجاتا ہے
آراستگی عالم کی اور بند و بست خلق اللہ کا خراب اور ناآراستہ رہتا ہی **قطعہ**

خلق مین ہی ہر ایک کا یک درجہ	اِس جہانکی قدیم سی ہی یہ چال

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی حد سے جو کوئی زیادہ بڑھے		قدرتی ہر طرف سے اُٹھین فی الحال	
ہر کسیکو تو مرتبے پر رکھ		پھر تو اپنی جگہ پہ رہ خوشحال	

اور ایک فضیلت عدل کی یہ ہی کہتے ہین کہ سلطانِ عادل کے اعضا کو قبر کی خاک بعد مرنے کے خراب نہین کرتی اور اثر کرنے نہین پاتی **حکایت** لکھتے ہین کہ ایک عالم نے مامون پادشاہ کی مجلس مین یہ حدیث پڑھی کہ بدن عادل پادشاہون کا گور مین نہین بگڑتا اور بند بند اُسکے ایک دوسرے سے جدا نہین ہوتے۔ پادشاہ نے کہا مجھکو پیغمبرِ خدا کی حدیث کے سچ ہونے مین شک وشبہ نہین لیکن یہ ارادہ رکھتا ہون کہ نوشیروان کو دیکھون کہ وہ فی الواقع عادل تھا کیونکہ زبانِ مبارک سے حضرت رسالت پناہ نے صلوٰۃ اور سلام ہو جیو خدا کا اُنپر اور اُنکی آل پر فرمایا ہے کہ مین پیدا ہوا ہون پادشاہ عادل کے وقت مین۔ آخر پادشاہ نے قصد مدائن کا کیا۔ جب وہان پہنچا حکم کیا۔ کہ خانہ نوشیروان کا کھولین۔ آپ جاکر دیکھا تو صحیح سلامت خاک مین سوتا ہے جیسے کوئی شخص خواب مین ہوتا ہے۔ اور تین انگوٹھیان اُسکی چھنگلیا مین ہین۔ ہر ایک کے نگینے پر ایک نکتہ پند کا لکھا ہی۔ ایک پر یہ کھدا تھا کہ دوست اور دشمن کے ساتھ مہربانی کرے۔ دوسرے پر یہ نقش تھا کہ کوئی کام بغیر دانا ؤن کی مصلحت کے شروع نہ کرے۔ تیسرے پر یہ لکھا تھا کہ رعایت رعیت کی منظور رکھے۔ اور ایک روایت مین لکھا ہی کہ تختی سونے کی اُسکے سرہانے لٹکی تھی۔ اُسپر بھی لکھا تھا کہ جو کوئی چاہے کہ خدائے تعالیٰ ملک کو اُسکے زیادہ کرے تو اپنے عصر کے عالمون کا ادب کرے اور اگر پادشاہ چاہے کہ ملک اُسکا بہت ہو لازم ہے کہ اپنی ذات مین صفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عدل کی بڑھاوے مامون نے فرمایا کہ اِن نصیحتون کو لکھ لین اور اُسکی قبر کی خاک کو عِطر اور گلاب سے خوشبو کر کے بند کر دین - اور نقل ہے کہ اُس تہ خانے مین ایک مصاحب نے پروانگی بولنے کی مانگی - بعد اجازت کے بولا کہ عدل کی خاصیت یہ ہی کہ بعد مرنے کے عادل سی اگرچہ کافر ہو ضرر خاک کا بازر کھے ہے - پس اگر عادل سعادتِ اسلام سے نیکبخت ہو تو کیا تعجب ہی کہ قیامت مین آفت آتشِ دوزخ کی اُس سے بازر کھے - پادشاہ کو یہ نکتہ پسند آیا - فرمایا کہ نیچے اُن وصیتون کے اِسکو بھی لکھ لین ٭

ابیات

انصاف سے نیکنامی دنیا مین ملے	محشر مین بھی عاقبت کا سب خوف ٹلی
دنیا مین بڑا سب سی بناوے تجھ کو	اور حشر کی پرسش سی چھڑاوے تجھ کو

اور ستون عدل کا یہ ہی کہ فریادیون کی فریاد سُنے یعنی مظلومون کی بات پر کان رکھے اور شفقت سے مُنہہ اُن کے کام بنانے کی طرف لاوی - اور اگر اپنا احوال بہت کہین اُگتا نہ جاوے - کیونکہ پادشاہ بمنزلہ طبیب کے ہی - اور مظلوم مانند بیمار کے اور مریض یہ چاہتا ہے کہ اپنا تمام احوال حکیم سے کہے - پس حکیم اگر ساری کیفیت کاہلی کی نہ سُنے تو اُسکی بیماری کی حقیقت سے کس طرح واقف ہو - اور بغیر دریافت کرنے آزار کے اور بدون سمجھنے مرض کے علاج کیونکر کر سکے

بیت

تو حکیم اور مین بیمار ترا	دل کا احوال رکھون کیونکہ چھپا

نقل ایک روز کوئی شخص کسو بزرگ سے اپنا احوال کہتا تھا - اُسنے گوش نہ کیا - پھر کہنے لگا - دھیان نہ دیا - تیسری بار شور سے اچھی طرح کہنے لگا - اُنہون نے جُھنجلا کے کہا کیون میرا سر دُکھاوے ہے - یہ بولا تم سر ہو مین درد - کہان

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لیجاؤن اُس غریب کو یہ بات خوش آئی وہین اُسکا کام کردیا **بیت**

نام دولت سے کیا پیدا تو کر لطف و کرم	دی تجھے قدرت خدا نے تو گرونکو تھا نب لے

نقل کسو پادشاہ نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ کہتے ہین ہر چیز کی زکوٰۃ ہے بھلا فرماؤ تو سلطنت کی کیا زکوٰۃ ہے۔ جواب دیا کہ زکوٰۃ پادشاہی اور جہانداری کی یہ ہے کہ اگر کوئی مظلوم انصاف چاہے اور محتاج اپنی احتیاج اُس کے پاس لاوے تو خوب طرح سنے اور نرمی اور ملایمت سے پوچھے اور جواب درشت نہ دیوے۔ اور غریبون اور فقیرون سے بات کہنے مین غرور و غیرت نہ کرے کہ چھوٹون سے ہم کلام ہونا خصلت بزرگون کی ہے جیسے حضرت سلیمان درود خدا کا اُن پر باوجودیکہ مرتبہ نبوّت کا رکھتے تھے اور ظاہر مین پادشاہ جن و انس کے تھے پر ایک ادنیٰ چیونٹی کی بات سُنتے تھے **بیت**

فقیرون پر نظر کرنی بڑھاوی ہے بڑاپے کو	سلیمان اُس حکومت پر تھے کرتی چیونٹی کی خاطر

حکایت کہتے ہین کہ دار الملک چین مین ایک پادشاہ تھا عدل کے زیور سے آراستہ۔ اور درخت اُسکی زندگی کا انصاف کے میوے سے پھلا ہوا **بیت**

عدالت سے اُس کے ستم ناپدید	خدا خوش رعیت کے تھی گھر مین عید

اتفاقاً ایکبار گی کچھ آفت اُنکی سماعت مین آئی اور گرانی کانون مین پیدا ہوئی سلطنت کے کاریاریون کو اور امیرونکو حضور مین جمع کیا اور آپ ایسا زار زار روے کہ جتنے روبرو حاضر تھے اُنکا کلیجہ پھٹنے لگا اور پادشاہ کا یہ احوال دیکھ کر رونے لگے اور اُنکی تسلّی کے لیے تدبیر کرنے لگے۔ پادشاہ نے فرمایا کہ شاید تم یہ گمان کرتے ہو کہ مین اپنے کان بہرے ہونے کے سبب روتا ہون سو غلط ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسواسطے کہ مجھے یقین ہے کہ آخر حواسون کی قوت مین خلل اور نقصان آویگا پس اُن سب مین سے ایک چیز کے کم ہونے سے عقلمند آدمی کس خاطر غمگین ہووے بلکہ رونا میرا اسواسطے ہے کہ اگر کوئی مظلوم فریادی دروازہ پر بارگاہ کے دُہائی دیوے اور آواز اُسکی فریاد کی میرے کان مین نہ آوے وہ یونہین محروم پھر جاوے تو مین خدا کے نزدیک پکڑا جاؤن - پھر اُسوقت کیا عذر لاؤن - اب اِس بات کی مین نے ایک فکر کی ہے ڈھنڈورا پھروادو کہ آج سے کوئی شخص سوائے فریادی کے سُرخ پوشاک نہ پہنے تو مین اِس نشان سے مظلومون کو پہچان لیا کرون - اور انصاف اُنکا دیا کرون **بیت**

داد مظلومون کی دے مطلب غیبونکا نکال	دین و دنیا کو اسی داد و دہش سے تو سنبھال

اور اکثر ہُوا ہے کہ ایک داد دینے سے اور مظلوم کی فریاد سُننے سے عاقبت کے عذاب سے نجات پائی ہے چنانچہ تواریخ مین یہ **حکایت** لکھی ہے کہ سلطان ملک سلجوقی ایک روز کنارے پر پرندہ رود کے شکار کھیلتا تھا - آرام کی خاطر کسو باغ مین اُترا اُسکے ملازمون مین سے ایک چیلا کہ عرض بیگی اُس کا تھا ایک گانو مین گھسا ایک گاے موٹی تازی دیکھی کہ ندی کے کنارے پر چر رہی ہے - حکم کیا کہ اُسکو پکڑ لاؤ آخر حلال کیا اور اُسکا تھوڑا سا گوشت لیکر بھس تکے لگائے - مالک اُس گاے کی کوئی بُڑھیا تھی کہ وہ معیشت اُسکی چار یتیمون سمیت اُسکے دُودھ سے ہوتی تھی وہ جب اس احوال سے خبردار ہوئی بیحواس ہوگئی اور لاٹھی ٹیکتی ہوئی چلی اور پُل پر کہ پادشاہ کی سواری آنے کی وہی راہ تھی منتظر بیٹھی ایکبارگی پادشاہ کی جلو کے لوگ نمودہوئے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور خود بھی آن پہنچے - بڑھیا نے اُٹھکر جھپ دیسی سلطان کے گھوڑے کی باگ پکڑ لی - وہی غلام روبرو تھا اُس نے کوڑا اُٹھایا اور چاہا کہ اُس پیرزن کو مارے اور ڈانٹے - پادشاہ نے کہا چھوڑ دے کہ بیچاری ظلم رسیدہ معلوم ہوتی ہے دیکھون کہ فریاد اُسکی کیا ہے اور کسکے ہاتھ سے فریادی ہے پھر پیرزن کی طرف متوجہ ہوا اور کہا کہ اپنا احوال کہہ - اُس بڑھیا نے بموجب اِسکے کہ دانا کہہ گئے ہین مصرعہ مظلوم دلیر ہوتا ہے اور شوخ زبان زبان کھولی اور بولی کہ اے پسر الپ ارسلان کے اگر انصاف میرا اِس زندہ رود کے پُل پر نہ دیگا قسم خدائے واحد کی بزرگی کی قیامت مین پُل صراط کے سرے پر جب تلک اپنی داد نہ لونگی دعوی کا ہاتھ تیرے دامن سے کوتاہ نکرونگی اب خوب اپنے دلمین غور کرکہ ان دونو پُل مین کونسا پُل اچھا معلوم ہوتا ہے بیت

آج تو انصاف اپنا اور میری دادوے	ہے یہی بہتر نہین تو کل کو تجھ سے لیوینگے

سلطان اِس سخن کی ہیبت سے پیادہ ہوا اور بولا اے مامین ہرگز طاقت تیرے جواب کی اُس پُل پر نہین رکھتا کہ تجھ پر کس نے ستم کیا ہے جو تیرا انصاف اُس سے ابھی دلوا دون - عجوزہ بولی اے مَلِک یہی غلام جو تیرے حضور مین تازیانہ عذاب کا مجھ پر کھینچتا تھا اِسی نے میری زندگانی تلخ کردی ہے جس گاے کے شیر سے گزران میری اور میرے بچونکی ہوتی تھی اور مین خاطر جمع سے خدا کی بندگی کرتی تھی اُس کو مار کر کباب کیے - ملک شاہ نے فرمایا کہ اُس غلام کو سیاست کرین اور عوض ایک مادہ گاؤ کی ستر گائین جو وجہ حلال سے خرید کی تھین اُسکو دین - بعد کتنی مدت کے سلطان نے وفات پائی اور بڑھیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب تلک جیتی تھی ایک روز آدھی رات کو پادشاہ کی قبر پر گئی اور نہایت عاجزی سے ماتھا اپنا قبلہ کی طرف زمین پر رگڑا اور دعا مانگی کہ یا الٰہی یہ بندہ تیرا جو اس خاک کے نیچے دبا پڑا ہے۔ ایک وقت مین عاجز و ناچار ہوئی تھی اُس نے باوجود عاجزی کے کہ مخلوق تھا مجھ پر رحم کیا۔ اِس دم یہ تیری درگاہ مین عاجز ہے۔ تو اپنی قوّت سے کہ خالق ہے اِسکو بخشدے۔ اُنہین دنون ایک مردِ عابد نے ملک شاہ کو خواب مین دیکھا اور پوچھا کہ خدا سے تمہین کیسی بنی۔ اُس نے جواب دیا کہ اگر دعا اُس پیرزن دادخواہ کی میری فریاد کو نہ پہنچتی تو عذاب کے عُقاب کے چنگل سے بچاؤ کسو طرح نظر نہ آتا تھا

ابیات

کہا کہ راہ مین وہ پیرزن کھڑی ہو کر	اگر دعا کے سبب سے نہ لیتی ہاتھ پکڑ
نہ کرتا مجھ پہ خدا گر کرم سے نیک نظر	تو حال مجھ سے گنہگار کا تھا سب سے بتر
دُعا دی اُس نے میرا عدل اُسکو یاد آیا	دُعا نے اُسکی درِ فیض مجھ پہ کھلوایا

اور دوسرا کھم عدل کا یہ ہے کہ خدا کی متابعت کرے یعنی جو انصاف کرے اور داد دیوے۔ لازم ہے کہ موافق حکم شریعت کے ہو اور خوشی کے وقت اور غُصّے کی حالت مین حق کی بات کو نہ بھولے کیونکہ خدا کا حکم سب کے حکمون پر غالب ہے۔ جو کوئی خدا کی فرمانبرداری نہ چھوڑے گا۔ کوئی اُس کے امر سے گردن نہ موڑے گا ٭

بیت

سردار جس جگہ ہے وہ یا پادشاہ ہے	دروازے کا خدا کے وہ محکوم ہے بنا

نقل ہے کہ مامون کے عصر مین کسو نے کچھ گناہ کیا اور بھاگ گیا۔ اُسکے بدلے اُسکے بھائی کو پکڑ کے خلیفہ کے روبرو حاضر کیا۔ حکم ہوا کہ اگر اپنے بھائی کو

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاضر کرے تو چھوڑ دو نہین تو اِس کو قتل کرو - اُس شخص نے عرض کی اے ملک اگر آپ کا عامل چاہے کہ مجھے مار ڈالے اور تم اُسکو فرمان لکھو کہ فلانے کو چھوڑ دے بھلا وہ عامل چھوڑ دے یا مارے - پادشاہ نے کہا - یہ کیا معنی البتہ مخلصی کر دے - یہ سُن کر اُس نے کہا مین بھی حکم اُس پادشاہ کا لایا ہون جسکی عنایت سے تم پادشاہ ہوئے اور اُسکا یہ حکم ہے کہ مجھے چھوڑ دو - پوچھا تیرا حکمنامہ کہان ہے - بولا کہ میرے پاس یہ فرمان ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ ایک شخص کو دوسرے کے گناہ کے عوض مت گرفتار کرو - مامون سُنکر کانپا اور رو دیا اور حکم کیا اِسکو چھوڑ دو کہ حُکم مُحکم اور فرمان گاڑھا لایا ہے جِسکا یہ ترجمہ ہے کہ خبردار حُکم مُحکم خدا کا ہے اور وہ سب حاکمون مین نیک حاکم ہے ٭

رباعی

جو حکم خدا کا ہے وہ ہے سب سے بڑا	مقدور نہین کسو کو دم مارنے کا
وُہ حکم جو اُترا ہو خدا کے یہان سے	برعکس کرے اُسکے ہے کسکا پتّا

حکایت کہتے ہین کہ عمر ولیث نے کسو بے گناہ کو ایک غرض گو کے کہنے سے قید کیا - اُسکی ماما ایک عرضی لکھوا کر سر راہ آ کر کھڑی ہوئی - جونہی پادشاہ وہان پہنچا - اُس پیرزن نے جلدی سے کاغذ کھولا تو اُس کے ہاتھ مین دیوے - پادشاہ کی رانون تلے گھوڑا جلد تھا اُسکی کھڑکھڑاہٹ سے بھڑکا - عمر ولیث خفا ہوا - فرمایا کہ اِسکو ہانک دو اور آپ بڑھ گیا جب سواری پھری اُس نے دُہائی تہائی مچائی - پادشاہ نے پوچھا یہ ماما کون ہے - لوگون نے کہا کہ فلانے قیدی کی ماما ہے - عمرو نے غُصّہ ہو کر مُنہہ پھیر لیا اُسکی طرف دھیان نہ کیا - اُس بڑھیا نے کہا اے ملک تیرا حکم میرے بے تقصیر پوت کے حق مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیا ہوا ہی۔ جھنجلا کر بولا کہ سو چھڑیان مار کر اُسکا مُنہہ کالا کر گدھے پر سوار کر کے
گرد شہر کے پھراوین اور منادی کرین کہ جو کوئی پادشاہی گنہگار ہو اُسکی یہی سزا
ہی۔ وہ عورت بولی یہ حکم تو کرتا ہے۔ کہا ہان مین یہ حکم کرتا ہون۔ اُس نے کہا
پس حکم خدا کا کہان گیا کہ جو کچھہ تو حکم چاہے سو کرے خدا سے نہین ڈرتا۔ اِس
بات کی ہیبت سے عمرو کانپنے لگا۔ اور بیہوش ہو گیا بعد ایک دم کے سُرت مین
آیا اور فرمایا۔ مجبوس کو پنڈت خانہ سے نکال لاؤ جب وہ حضور مین آیا۔ اپنی بدنکی
خلعت پہنوائی اور اپنے خاصے گھوڑے پر سوار کروایا۔ اور حکم دیا کہ تمام بازار اور
شہر مین پھراوین اور ڈھنڈورا دین اور پکارین کہ جو کچھہ حکم خدا فرماوے عمرو لیث
کون بلا ہے کہ برعکس اُسکے خیال مین لاوے۔ **بیت**

وہ حاکم ہی اور ہم سب ہین اُسکے حکم کے بندے	ہمارا کیا بھروسا ہی جو کچھہ ہی حکم اُسکا ہے

تیسرا تھم عدل کا یہ ہے کہ اپنی نیت کو رعیت کے حق مین صاف کرے اور اُن کی
خیر خواہی کی طرف دل کو مائل کرے۔ اسواسطے کہ نیتِ پادشاہ ہر ایک بات مین
بڑا اثر رکھتی ہے۔ اگر عدل کی نیت کرے تو برکت اور آبادی کا پھل ملے۔ اور
اگر خدانخواستہ برخلاف اُسکے پادشاہ کے دل مین آوے۔ تو برکت ساری محصولون
سے اُٹھ جاوے۔ اِس سبب سے رعیت ویران ہو جاوی۔ شیخ مُصلح الدین سعدی
شیرازی نے خدا اُنکو بخشے اِس مضمون کو نظم کیا ہے۔ **ابیات**

گر قصد کہ ہو تیری یہ نیت	جبین رہی چین سے رعیت
گر شاہ کے دلمین ٹک بدی آئے	تو کام جہان کا بگڑ جائے

حکایت کہتے ہین کہ قباد پادشاہ ایک روز شکار کو سوار ہوا تھا اتفاقاً اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لشکر سے جُدا ہوگیا ٹھیک دوپہر ہوئی - اور دھوپ کڑی پڑنے لگی پیاس سے
گھبرایا اور چارون طرف دیکھنے لگا کہ کہین چھانو یا کنوان - تالاب ملے تو دم لون - اور
پانی پیون - ایکبارگی دُور سے کچھ گھر سا نظر آیا - بے اختیار اُدھر گھوڑے کو دوڑایا -
جب پاس جا پہنچا ایک خیمہ پُرانا دیکھا کہ کفِ دست میدان مین کھڑا ہی اور ایک
پیر زال اور اُسکی بیٹی اُسکے سائے مین بیٹھی ہے - جب بادشاہ کو دیکھا وہ عورت
پال سے باہر نکل آئی اور گھوڑے کی باگ پکڑکے کہنے لگی کہ پُوت ٹک دم لے لے
یہ اُترا اور اُس ڈیرے مین جاکر بیٹھا وہین ہاتھ مُنہہ دھولا کر جو کچھ اُس کے گھر مین
موجود تھا دسترخوان بچھاکر آگے دھر دیا - قبادنے ایک نوالہ کھانا کھایا - اور پانی پیا -
شکر خدا کا کیا - جب پیٹ بھر انیند آگئی آرام فرمایا - بعد دیر کے جب چونکا اور آنکھ
کھُلی - دیکھے تو دن تھوڑا رہ گیا ہے - رات کو بھی وہین رہ گیا - مغرب کے وقت ایک
گاے میدان سے آئی - اُس بڑھیا کی لڑکی نے اُسکو دوہا بہت سا دُودھ ہوا - بادشاہ
دیکھکر حیران ہورہا - اور اپنے دل مین خیال کرکے کہنے لگا کہ اہا یہ لوگ صحرا مین اِسی
واسطے رہتے ہین اور بستی مین نہین بستے کہ کوئی اُنکے بھید سے واقف اور مُطّلع
نہووے - اتنا شیر ہر روز اِنکو ایک مادہ گاؤ سے حاصل ہوتا ہی اگر ہفتہ مین ایک
روز بطریق خراج کے سرکار مین دیوین تو اُنکے مال مین کچھ خلل اور نقصان نہ
آوے اور بادشاہی خزانہ مین زیادتی ہو - آج سے یہ نیت کرتا ہون کہ جب شہر مین
جاؤن یہ حکم سب پر جاری کرون اور دسوان حصہ انسے مقرر کرون - رات کو کھاپکر
سورہا - جب صبح ہوئی وہی پیر زال کی بیٹی گاے کو دوہنے کو گئی - تھوڑا سا
دُودھ باسن مین ہوا لڑکی دیکھکر گھبرائی اور ماں کے پاس دوڑی آئی کہ اماجلدی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدا سے دعا مانگ کہ ہمارے پادشاہ نے اپنی نیت ظلم پر رکھی - قباد سنکر متحیر ہوا اور دلمین دھیان کیا کہ ان نے یہ بات کیونکر معلوم کی - آخر لڑکی سے پوچھا کہ پادشاہ کی بُری نیت کو تو نے کیونکر دریافت کیا - جواب دیا کہ ہماری گائے ہمیشہ فجر کو ڈھیر دودھ دیتی تھی آج اتنا ہی سا ہوا ہے اسواسطے مین نے سمجھا کہ جب مقرر پادشاہ وقت کی نیت تبدیل ہوتی ہے حق تعالی برکت اُٹھا لیتا ہے - قباد نے کہا سچ کہتی ہے اور وہ نیتِ بد اپنے دل سے دور کرکے کہا کہ اب جا - پھر وہ لڑکی گئی اور دوھنے لگی بہت سا دودھ ہوا تب ماں کے نزدیک خوشی سے دوڑی آئی اور بولی - شکر خدا کا پادشاہ کی نیت درست ہوئی دودھ آج اَور دنون سے زیادہ ہوا - سچ ہی دانا کہ گئے ہین کہ پادشاہِ عادل برسنے والے بادل سے اور آفتابِ روشن سے بہتر ہے چنانچہ شاہنامہ والا کہتا ہے ٭

ابیات

جو دُنیا مین ہے ابر سے فیض عام	سو شاہون کے منصوبہ پر ہے تمام
جو نیت بُری ہووے سلطان کی	تو عادت بگڑ جاوے باران کی
جو سلطان عادل ہے تو غم نہ کھا	کہ عدل اُسکا ہیگا سمین سے بھلا

اور ایسی ہی دوسری حکایت بہرام گور کی ہے **حکایت** ایک روز بہرام گور گرمی کے دنون مین کہ نہایت لُوہ چل رہی تھی اور زمین و آسمان تپتا تھا - اکیلا کسو باغ کے دروازے پر پہنچا - ایک پیر مرد جو وہان کا مالی تھا بیٹھا تھا - بہرام نے کہا اے بوڑھے تیرے باغ مین انار ہے - بولا ہان ہے کہا ایک پیالہ اُسکے شربت کا پیا چاہتا ہون - وہ باغ مین گھسا اور شتابی ایک قدح

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مُنہا مُنہہ بھر کر لے آیا بہرام نے پی لیا اور پوچھا کہ اِس باغ سے تمام سال مین
تجھے کیا حاصل ہوتا ہی۔ اُس نے جواب دیا کہ تین سو دینار مجھے مل رہتے ہین تب
پُوچھا کہ پادشاہ کے یہان کیا مالگزاری کرتا ہی۔ بولا کہ پادشاہ میوہ وار درختون کا
محصول ہم سے کچھ نہین لیتا مگر جو زمین جوتتے بوتے ہین اُس مین سے عُشر سرکار مین
داخل کرتے ہین۔ بہرام نے دلمین کہا اور سوچ کیا کہ ہمارے ملک مین ایسے بہت
باغ ہین اور ہر باڑی مین درخت بے شمار۔ اگر باغون کے پھلون سے بھی دہ یکی
مقرر کردون تو بہت روپے خزانہ مین داخل ہوا کرین اور رعیت پر چند ان
ظلم و نقصان نہو۔ آج کے دن سے مقرر باغون کا بھی محصول مقرر کردون گا۔ یہ
نیت دلمین پختہ کی۔ پھر باغبان سے کہا کہ میری پیاس خوب نہین بجھی ایک جام
اَور بھی آبِ انار کا دے۔ وہ باغبان گیا اور بڑی دیر مین ایک کٹورا لے کر آیا۔
بہرام نے پوچھا کہ اے پُرانے پہلی بار تو گیا اور تُرت لے آیا ابکی بار اِتنی دیر
کیون لگائی اور پیالہ بھی خالی ہے ویسا بھر پُور نہین لایا۔ اُس باغ والے نے
نہ پہچانا کہ یہی بادشاہ ہے کہنے لگا کہ اے جوان اِس مین میرا گناہ نہین
پادشاہ کی تقصیر ہے کہ اُس نے اِسوقت اپنی نیت تبدیل کر کے ظلم کا خیال
کیا ہی البتہ برکت جاتی رہی اُس بار ایک انار سے اتنا عرق نکلا کہ کنارون تلک
جام معمور ہو گیا تھا۔ اِس مرتبہ دس انار اچھے اچھے چُن چُن کر مین نے نچوڑے
ہین پر اتنا ہی ہوا جو تو دیکھتا ہے۔ اِس بات کے سُننے سے بہرام کو نہایت
خوف خدا کا ہوا اور وہ خیال زیادہ طلبی کا جو دلمین کیا تھا استغفار پڑھ کر
دُور کیا اور باغبان سے کہا کہ تھوڑا سا اَور لے آ تو خوب طرح پیون اور تشنگی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رفع کرون - وہ تیسری بار پھر باغ مین گھسا اور جلدی خوش و خرم باہر نکلا
اور کٹورا چھلکتا ہوا آب انار کا لایا اور بہرام کے ہاتھ مین دیا اور کہنے لگا
اے سپاہی عجب صورت ہی کہ خدا کے فضل سے ہمارے پادشاہ نے نیت ظلم کی
جو کی تھی اُس سے باز آیا - دیکھ لے کہ اُسکی برکت فی الحال ظاہر ہوئی کہ پھر
ایک انار سے اتنا عرق نکلا - بہرام نے سُنکر اُس شخص سے کہا کہ مین ہی پادشاہ
ہون فی الواقع مین نے نیت بدلی تھی لیکن اب توبہ کرتا ہون پھر ایسا خیال
ہرگز جی مین کبھو نہ لاؤنگا - اے یارون اب دیکھو تو نہ وہ باغ ہی نہ بہرام ہی -
مگر اُس پادشاہ عادل کا نام ہے - کہ آجتک یادگار رہ گیا ہی اسلیے جو پادشاہ
ہوئے جاوین - اس نقل کو بجاے نصیحت کے سمجھین - اور نیت رعیت کی
بہتری اور آبادی پر درست رکھین ٭

بیت

نیت کو درست اپنی جو شاہ کرے	کام اُسکے جو کچھ چاہے سو اللہ کرے

پند دانا کہتے ہین کہ عدالت کی بزرگی سب سے زیادہ ہی اور ظلم کی بدی سب سے
بدتر - عدل کا فائدہ یہ ہی کہ ملک پر زوال نہین آتا بلکہ روز بروز آباد ہوتا جاتا ہی
اور اُسکی برکت سے خدا اور ملکون کو بھی اُسی کے حکم کے تابع کر دیتا ہے اور
خزانہ وافر ہوتا ہے اور شہر اور گاؤن بستے ہین اور برعکس اُسکے ظلم کا یہ پھل ملتا ہی
کہ مُلک قبضے سے نکل جاتا ہی اور اگر قدر قلیل رہ بھی جاتا ہے سو ویران ہوتا ہی
اور خزانہ خالی ہو جاتا ہے **نقل** ہوشنگ جو بیٹا سیامک کا تھا اُس نے اپنے فرزند کو
اتنی وصیتین کین کہ اے نورچشم ظلم کے جھنڈے اور ستم کے نشان کو ہمیشہ
سرنگون رکھیو اور مظلوم کی آدھی رات کی آہ کی تیر ہی اور غریب کی صبح کے نالے کے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نیزہ سے ڈرتا رہیو کہ بزرگون نے کہا ہی **بیت**

صبح بڑھیا کرے جو آہ کا وار	نہ کرے لاکھ تیر اور تلوار

ظلم اور ستم کا نتیجہ آخر دولت اور نعمت کو برباد کرتا ہے اور روپیہ کے واسطے کہ کسو سے اُس نے وفا نہین کی اور مرنے کے وقت کسو کے ساتھ نہین گیا۔ رعیت کو خفا اور بیزار نہ کیجیو کیونکہ اسمین ہرگز کچھ شبہ نہین کہ جس پادشاہ نے مال کی خاطر رعیت کے ساتھ بدسلوکی کی گویا اپنی سلطنت کی دیوار کی نیو کھودی۔ **بیت**

جو کوئی نگاہ رکھے رعیت کے مال پر	وہ چھت بناوے گویا کہ دیوارین کھود کر

دانا یہ باتین واسطے پند و نصیحت کے لکھتے ہین اور نادان کہانی سمجھتے ہین۔

حکایت ایک روز سلطان محمود نے اپنے ارکانِ دولت سے کہا کہ کوئی سخت احمق اور بڑا بیوقوف تمام ملک مین سے تلاش کر کے میرے روبرو لاؤ۔ امیر رخصت ہو کر باہر نکلے اور دانا ؤن اور خوش طبعونکو چارون طرف رخصت کیا اور کہہ دیا کہ ایسا آدمی ڈھونڈھ کر کہین سے پیدا کرو۔ وے ہر ایک ملک اور شہر مین کھنڈ گئے اور اِس بات کی سعی مین لگے رہے اور ہر کسو سے پوچھنے لگے۔ اِس کھوج مین تھے کہ کسو درخت پر ایک آدمی نظر پڑا کہ جس شاخ پر بیٹھا ہے اُسی ڈال کو جڑ سے کاٹ رہا ہی اور کلہاڑی مار رہا ہے اور یہ بات نادان کے بھی خیال مین آتی ہے کہ اگر وہ ٹھنا کٹ کر گرے تو وہ شیخ چلی اُسی کے ساتھ ٹپخنی کھاوے۔ اور اُسی دم دَم نکلجاوے۔ اُسے اُس کام مین دیکھ کر سبون نے متفق ہو کر ٹھیرایا کہ اس شخص سے زیادہ احمق جہان مین ملنا مشکل ہے اِسی کیونکر پکڑ کر بادشاہ کے پاس لے چلنا چاہیے۔ آخر اُسکی حماقت کا جو کچھ احوال دیکھا تھا حضور مین بیان کیا۔ سلطان نے فرمایا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ اِس سے زیادہ بھی احمق دنیا مین ہوتا ہی - سبون نے التماس کیا کہ آپ زبانِ مبارک سے فرمایئے تو ہم کو یقین آوے - سلطان محمود نے فرمایا کہ جو پادشاہ یا حاکم ظلم وستم سے اپنی رعیت کو حیران وپریشان کرکے ویران کرہی مقرر ہی کہ وہ خود بھی ایسی حرکت کے سبب سے خراب وتباہ ہوگا پس وہ اس سے بڑا احمق ہے ٭

ابیات

رعیت گویا جڑ ہی سلطان شجر	شجر جڑ کے باعث ہی ہے بار ور
تبر جڑ پہ اُس پیڑ کے مت لگا	کہ ٹہنی پہ جسکی تو ہیگا چڑھا
کہ جب سست ہو جاوی بیخ درخت	اُکھڑ جاوی جڑ جب چلی باد سخت
کرے ظلم جو کوئی رعیت اوپر	وہ بے شبہ کھودی ہی اپنی ہی جڑ

امانی مین خواجہ امام کی کہ اُسکو خطیب مَدَنی کہتے تھے مذکور ہے یہ نقل کہ سمرقند کے شہر مین ایک ظالم حاکم تھا کہ تمام خلق اُسکے ظلم سے عذاب مین اور اُسکی بے انصافی سے پیچ وتاب مین تھی - جب نالش اُسکے جور وجفا کی خدا کی درگاہ مین بہت ہوئی اور کشتی اُسکے اعمالِ بد سے بھر گئی ایک دن آدھی رات کو اپنے محل مین تخت پر سوتا تھا ایک تیر آسمانی غیب سے آیا اور اُسکے سینے پر ایسا لگا کہ دوسار ہوکر پیٹھ کی طرف سے نکلا اور اُسکی جان ہوا ہوگئی - جب صبح ہوئی خواصون نے دیکھا تیر کو کھینچ کر نکالا دیکھین تو اُس پر لکھا ہے زبانِ عربی مین جسکے اِس بیت مین معنی ہین

بیت

ہین ظالمونکی لیے یہان دھری غضب کے تیر	سوئی کی طرح لگین ہین جگر مین جلد کو چیر

اور کسو بزرگ نے اِس کے مضمون کو فارسی مین نظم کیا ہے جسکا یہ مدعا ہے **قطعہ**

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تونے کمانِ ظلم مین تیرِ جفا رکھا	ڈرنا دونسے اُنکی جو ہین بیٹھے گھات مین
گو تیر تیرا پھوڑی ہے فولاد کا نہ	پیکانِ آہ توڑے پہاڑ ایک بات مین

اور حکیم خاقانی نے بھی کیا خوب کہا ہے جسکا یہ ترجمہ ہے قطعہ

ڈر اُس مظلوم سے جو جاگتا ہی اور روتا ہے	تو غافل سوتا ہی سرہانے پہنچا آنسو کا نالا
ڈر اُن بیچارون سے جو رات چھوڑین تیر آہونکی	کہ دُکھیا کا کری ہے کام زیادہ تیر اور بھالا

شکر خدا کا کہ ذات شاہزادہ صاحب اقبال کی جو پسند کیا ہو اور گاہ ذوالجلال کا ہے اِس لائق ہے کہ خلق اللہ اِترادے اور شہر کے مرد بلکہ رہنے والے تمام خراسان کے کمال خوشی و خرمی سے فخر کرین کہ شور اُنکے عدل کا اور آوازہ اُنکی بزرگی اور عقل کا تمام جہان مین پہنچا ہے اور شفقت اور مرحمت نے اُنکی تمام عالم کو گھیر لیا ہی جو دانا اور خیر خواہ ہین سو اُنکی سلطنتِ پائدار سے خوشحال اور مالامال ہین اور جو نادان اور بدخواہ ہین وہ دبدبے سے اُنکی شمشیر آبدار کے نڈھال اور پائمال ہین قطعہ

ابوالمحسن شہنشہ سے مدد ہی دین و دولت کو	کہ جھنڈا مرتبہ کا اُسکے بالائے فلک پہنچا
زمین ہی عدل سے آباد دنیا فیض سے ہی خوش	رعیت شاد مُلک آباد خلق آسودہ ہی ہر جا
عجب وہ شاہِ دین پرور ہی جو فرمانِ طالع پر	لکھا ہی کاتبِ قدرت نے طغرا اُسکی رفعت کا
ہمیشہ جبتلک گردون رہی گردان زمانہ مین	رہے گردون تیرے تابع زمانہ ہو تیرا بردا

سولھوان باب عفو مین

یعنی قدرت اور قابو پاکر گنہگارون کا گناہ معاف کرے اور اِس خصلت کی خوبی اور بزرگی ساری نیک خصلتون سے زیادہ ہی چنانچہ خدائے پاک اور برتر اپنے دوست کو فرماتا ہے کہ اے محمدؐ گناہ بخشنے کی خصلت پکڑ اور اسپر عمل کر جو شخص تیرا گناہ کرے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو درگزر کر- اور اُسکے عوض کا قصد مت کر- حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے جس روز فتح مکہ کی کی جتنے سردار قریش کے تھے اور اُنہون نے ہزارون طرح کی ایذائین حضرت کو پہنچائین تھین سب دل مین ڈرے کہ اب دیکھیے محمد ہم سے کیا سلوک کرے لیکن آپ نے خُلقِ محمدی کے سبب سے سب کو آزاد کیا اور فرمایا کہ تُم مختار ہو مین نے تمہارے شوخیان معاف کین باوجود غالب ہونے اور مقدور کے ہرگز مزاحمت نہ کی وے سب اِس مروت اور جان بخشی سے خوش ہوئے ٭ **قطعہ**

بہانہ جوئی کی عادت کبھو کرینگے نہ ہم	سوائے نیکی کے کچھ اپنی خو کرینگے نہ ہم
جو اَور ساتھ ہمارے بدی کرین تو کرین	پر اُنکے ساتھ بدی ایک مو کرینگے نہ ہم

پند حکیمون کا قول ہے کہ ہرچند گناہ بڑا ہو لیکن بزرگی معاف کرنے والیکی بڑی ہے

نقل ایک گنہگار عرب کے بادشاہ کے روبرو آیا باوجودیکہ اُس نے کتنے آدمی بادشاہ کے نزدیکی رشتہ والون کو مارڈالا تھا ملک نے اُس سے کہا تجھ سے ایسے ایسے گناہ میرے حق مین صادر ہوئے ہین تس پر یہ جرات ہے کہ میرے حضور بے محابا چلا آیا یہ کیا محض غضبِ سلطانی سے تجھے خوف نہ آیا- اُس نے جواب دیا کہ میری اِس دلیری کا اور اپنی تقصیر وسے نہ ڈرنے کا یہ باعث ہے کہ جانتا ہون ہرچند مین نے گناہ بڑے کیے ہین لیکن آپ کے عفو کا درجہ اُن سے زیادہ ہے- بادشاہ کو اُسکا قول پسند آیا تقصیر معاف کرکے اپنی توجہ اور عنایت سے سرفراز فرمایا- ایک امیر نے سوال کیا کہ ایسا دشمن اِسطرح آپ سے قابو مین آیا- اور اُس نے فقط باتونمین آپ کو بھلایا- قبلۂ عالم نے انتقام نہ لیا بلکہ اُسکی شوخیون اور تقصیرون کو

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

معاف فرمایا - یہ کیا مزاج مبارک مین آیا - جواب دیا کہ اُسکے عذر پر مین فریفتہ نہین ہنوا بلکہ اپنے دلمین غور کی کہ اگر اُس سے عوض لون البتہ دل میرا خوش ہوگا اور تسلی پاویگا لیکن اگر معاف کرونگا تو اُسکا جی شاد ہوگا اور مجھے دنیا مین نیکنامی اور عاقبت مین اُسکی جان بخشی کے سبب ثواب عظیم حاصل ہوگا اور یہ بھی جانتا ہون مصرعہ

بخشدنی مین جو لذت ہی سو بدلی مین نہین	**نقل** مامون جو خلیفہ بغداد کا تھا اُسکا

یہ قول ہی کہ اگر آدمیونکو یہ بات معلوم ہوجاوے کہ مجھے گناہ کے معاف کرنے مین کیسی لذت ملتی ہے تو میرے حضور مین کوئی سوائے گناہ کے کچھ اور تحفہ نہ لاوے **قطعہ**

یہ نکتہ سمجھے جو مجرم کہ دم بدم مجھ کو	گناہ بخشنے مین لذت ہیگی لاثانی
گناہ کرتا رہی ہر گھڑی وہ قصداً بھی	ہمیشہ لاتا رہے اپنا عذر نا دانی

پند ایک روز سکندر نے اَرسطو سے پوچھا کہ فلانے گنہگار کے حق مین کیا صلاح دیتا ہے - عرض کی جہان پناہ اگر کوئی گناہ نہ کرتا تو عفو کے ثواب سے کہ وہ بڑی چیز ہے دنیا مین کوئی واقف نہوتا - پس گناہ عفو کا آئینہ ہے اور گنہگار اِس صفت کا روشن کرنے والا اب لازم یہ ہے کہ اُسکی تقصیر معاف کرنے سے اِس صفت کو ظاہر کیجیے ۔

بیت

گناہ عفو کی ہے آرسی سمجھ اے شیخ	حقیر دیکھ نہ ہرگز گناہ گاردن کو

تب سکندر نے پوچھا کہ گناہ کو معاف کرنا کس حالت مین بہتر ہے - جواب دیا جب اپنے تئین مقدور ہو یا جب حریف پر فتح پاوے تو اُس عفو کے سبب سے گویا شکر گزاری ظفر کی کرنے مین آوی **حکایت** تواریخ مین لکھا ہے کہ کسو پادشاہ نے اپنے مخالف پر فتح پائی اور وہ پکڑا گیا - ملک نے پوچھا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس وقت تیری کیا حالت ہی اور اب تجھ سے کیا ہو سکتا ہے - بولا کہ خدا عفو کو دوست رکھتا ہے اور تمہین فتح کی خواہش تھی سو اب اللہ نے تمہاری آرزو تمہین دی - لازم ہے کہ تم بھی خدا کی خوشی بجا لاؤ اور معاف کرو - ملک کو یہ نکتہ نہایت پسند آیا - اور اُسے دہین آزاد فرمایا - پس سب پادشاہون کو ضرور ہے کہ تقصیر وارون کے انتقام کی کُدورت سے اپنے دل کے آئینے کو صاف رکھین اور اپنی قوت و قدرت کے شکرانے مین گنہگار کو کہ وہ اپنے گناہ سے شرمندہ ہو رہا ہی عفو کی خوشخبری سے اُسکا دل شاد کرین کیونکہ جو پادشاہ صاحبِ عزم اور عالی ہمت اگلے زمانہ مین ہوئے ہین اُن کی یہی خصلت تھی **بیت**

ازل کے روز سے ہے آجتک یہی دستور	بڑی تو بخشتے اور چھوٹے کرتے آئے قصور

حکایت کسو پادشاہ کے ایک بڑے مقرب نے ایسا گناہ کیا تھا کہ اُس کے باعث بڑی خفگی اور غصے مین پڑا ایک روز اُس ملک نے اُسکے حق مین کسو اپنے خواص سے مصلحت کی کہ اُس تقصیر وار کو کیا کیا چاہیے اُس شخص نے التماس کیا کہ اگر مین اِسوقت پادشاہ کی جگہ ہوتا تو خوب تنبیہ کرتا اور سزا دیتا پادشاہ نے فرمایا واقعی تُو تو میرے برابر نہین پس مجھے لازم ہے کہ تیرے برخلاف عمل مین لاؤن خیر مینے اُسکی تقصیر معاف کی اگرچہ اِسکا گناہ بڑا تھا پر عفو کرنا مجھ بہت بہتر معلوم ہوتا ہے + **بیت**

زیردستون سے گنہ گر ہو بڑا	بخشنا پر ہے بزرگون سے بھلا

اسواسطے ہر ایک انسان کو ضرور ہے کہ اپنے گناہونکو جو اُس سے سرزد ہوتے ہین نگاہ کرے اور منصف ہو کر سمجھے کہ مین بھی تقصیر وار ہون - اور خدا کی بخشش کا اُمیدوار

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہون - پس ایسی حالت مین اپنا بھی عفو گناہ گار سے دریغ نرکھے تو یقین ہے کہ کریم بھی اُسپر رحم کرے اور اُس کے گناہون کو معاف فرماوے **بیت**

اگر اُمید ہے تجھ کو خدا کی بخشش کی	تو تُو بھی لطف و کرم سے گناہ سب کا بخش

حکایت کہتے ہین کہ ایک پادشاہ نے کسو کو خدمت پر بھیجا - اُس سے کوئی ایسی حرکت ناپسندیدہ واقع ہوئی کہ پادشاہ کو نہایت بدزیب معلوم ہوئی اُسے اُس کام سے تغیر کرکے حکم کیا کہ اُسے نظر بند کرکے حضور اعلیٰ مین روانہ کرین جب وہ قید ہوکر آیا - پادشا نے نہایت عتاب فرمایا - وہ بیچارہ بولا جہان پناہ اپنے دلمین ٹھک غور فرمایئے کہ کل کو آپکی بھی خاطر یہی دن دھرا ہے اور اِسی طرح روز قیامت مین خدا کے عتاب و خطاب مین گرفتار ہوجیے گا - پس اُس وقت تمہاری مخلصی کی صورت کس طرح ہوگی اور کس بات کی تمنّا دل مین لاؤگے - پادشاہ نے کہا خدا کے عفو کا اُمیدوار ہونگا کہ اُسی کی بخشش سے پناہ ہے - تب اُس نے التماس کیا کہ اب میرے بھی حق مین عفو فرماؤ - تو اِسکا عوض وہان پاؤ - اِسلیے کہ خدا کے عفو کا سبب پادشاہون کا عفو ہے **بیت**

مین تیرا گنہگار ہون اللہ کا ہے تو	گر عفو کرے تو تو خدا تجھ کو بھی بخشے

پادشاہ اُسکا یہ عذر معقول سُنکر بہت خوش ہوا - اُسکی تقصیر معاف کی اور سرفراز کیا پھر اُسی خدمت پر بحال کرکے بھیجا **ابیات**

گناہ بخشنا انسان کو نیک خصلت ہے	مزاج عفو کا رکھنا بڑی ہی دولت ہے
کہ نورِ عفو سے دل سارا روشن ہوتا ہے	اور اُسکی یاد سے سینہ بھی گلشن ہوتا ہے
خدا کی رحمت گنہگار دیکھ رونکا ہے عفو گناہ	جو چیز چاہے خدا دل سے تو بھی اُسکو چاہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب جگہ عفو خوشنما ہے لیکن گناہ شرعی مین ہرگز عفو کرنا درست اور لازم نہین بلکہ اُس محل مین قہر و غضب کو کام فرماوے - تو وہ اُس کام سے باز آوے **قطعہ**

جو اُس گناہ کی تعزیر شرع کی حد ہے	تو اُس مین کرنا توقف ذرا بہت بد ہے
گناہ جیسا ہو تنبیہ اُس کی واجب ہی	کہ حکم شرع کا گویا سکندری سد ہے

سترھوان باب حلم مین

خدا کے اخلاق مین سے ایک خلق حلم بھی ہے چنانچہ خدا آپ فرماتا ہے کہ تحقیق اللہ غفور اور حلیم ہے یعنی بہت بخشنے والا اور بُردبار ہے سو یہ نیک صفت نبیون اور ولیونکو عطا کی ہے تو اُسکی قوت سے حلم کا پانی لیکر غضب کی آگ کو کہ وہ جلانے والی خانۂ ایمان کی اور ہر اول لشکر شیطان علیہ اللعن کی ہی بجھا دین اور اسباب اپنے دین کا بچا دین - حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص غضب اور خشم کی حالت مین اپنے تئین سنبھال رکھے اور نفسِ امّارہ کو غالب نہونے دی وہی مرد بڑا صاحب ایمان اور دیندار ہی **بیت**

نہین وہ مرد جو زور آور اور قوی دل ہی	جو کوئی غصّے کو مارے وہ مرد کامل ہے

اور انجیل مین بھی یہ ذکر ہے کہ پادشاہونکو واجب اور لازم ہی کہ اپنے نفسِ سرکش کو عبادت اور ریاضت کے زور سے غریب اور فرمانبردار بناوین اور آپ اُسپر حاکم رہین اور باوجود قدرتِ سلطنت کے اگر کوئی ایسی بات سنین یا ایسی حرکت دیکھین جو خلاف اُنکی مرضی کے ہو تو جلدی غصّے مین نہ آجاوین - بلکہ غور فرماوین - کہ سب خدا کے بندے اُنکے زیردست اور محکوم ہین - پس اگر خشم زیردست حلم کا اور غضب محکوم بُردباری کا نہووے تو ہر ایک قول اور فعل پر غضب فرماوین

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آخر ڈر کے مارے رعیت اور نوکر چاکر جُدا ہو کر بھاگ جاوین اور دوسرے پادشاہ عادل کے سایہ مین پناہ لین اور اس ملک کو بے رونق اور ویران کر دین کیسونے کیا خوب کہا ہے

ابیات

بُردباری عقل کا سامان ہے	حِلم جسکو نہین وہ حیوان ہے
حلم سے شیطان بھی ہوتا ہے بند	قید کو غصّے کی ہیگا وہ کمند

اور مرد حلیم اُسکو کہتے ہین کہ اگر دریا غضب کا یہانتک اُمڈے کہ اپنے زور سے اونچے پہاڑ کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دے پر اُسکی طبیعت مین تفاوت نکر سکے اور آگ غصّے کی کتنی ہی بھڑکے لیکن اُسکے مزاج کو گرم نہ کرنے پاوے - سو یہ صورت بدون حِلم کی مدد اور بُردباری کی پُشتی کے ہو نہین سکتی نہین تو کوئی حاکم رعیت کی گفتگو کو کہ اپنے شعور اور حوصلے کے موافق ہر کوئی کرتا ہے نہ سُن سکے پس پادشاہ کو عادل تب کہا چاہیے کہ حِلم کی خو کرے اور اُسکے زور اور قوت سے جڑ غصّے کی جو تمام عالم کو جلا مارے اُکھاڑ ڈالے - ابیات

حِلم جب آوے غضب تب ہووے زیر	بُردباری ہے غضب پر نت دلیر
بُردباری عقل کی اَڑدار ہے	حِلم جس مین نہین سدا وہ خوار ہے

نقل سلیمان زرکوب یہ نقل کرتا ہے کہ مین ایک روز مامون خلیفہ کے حضور مین بیٹھا تھا ایک تختی یاقوتِ سُرخ کی مینے دیکھی کہ طول اُسکا چار انگشت اور عرض دو انگشت کا تھا تِسپر رنگت اور آبداری ایسی پائی تھی کہ مانند زہرہ کے چمکتی اور مُشتری کی طرح دمکتی تھی اور اُسکی جُھوٹ[1] سے تمام مکان روشن ہو رہا تھا

[1] اِس لفظ کو بعض آدمی جوت کی جگہ جسکے معنی روشنی اور چمک کے ہین بولا کرتے ہین ۔

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک زرگر کو حکم کیا کہ انگوٹھی بنا کر اِس نگ کو اُس پر سوار کر دے۔ سُنار نے وہ لعلِ بے بہا لیا اور رخصت ہوا۔ اتفاقاً دوسرے روز بھی مین حاضر تھا کہ بادشاہ نے اُس یاقوت کو یاد کر کے سادہ کار کو طلب فرمایا۔ جب وہ آیا تو عجب اُسکا احوال تھا کہ رعشے سے بید کی مانند کانپتا اور بے حواس ہو رہا تھا۔ خلیفہ نے اُسکی طرف دیکھکر خطاب کیا کہ یہ تیری کیا صورت ہی۔ وہ بولا کہ جان کی امان پاؤن۔ تو سارا احوال کہ سناؤن۔ فرمایا مین نے امان دی۔ تب اُس سُنار نے نگینہ نکالا چار ٹکڑے ہو گیا تھا عرض کرنے لگا کہ اے بادشاہ وقت کے مین نے چھاپ بنائی جب چاہا کہ اِسکو اُسکے گھر مین رکھون ہاتھ سے چھوٹ کر نہائی پر گرا چار پارہ ہو گیا۔ یہ سُنکر بادشاہ نے مُطلق تیوری نہ چڑھائی بلکہ مسکرا کر فرمایا کہ جا اِن چارون ٹکڑون کی چار انگوٹھیان بنا لا۔ تیرا گناہ کیا ہے۔ پس یہ بات کہنے مین آتی ہے مگر عمل مین ایسے ہی بادشاہ عادل اور حلیم لاتے ہین۔ واقعی کمال تحمّل اور بردباری کو کام فرمایا

ابیات

جو پُوچھو حِلم ہی پُونجی کمال کی ہیگی	اسی سے زیادتی جاہ و جلال کی ہیگی
خجل کے دل کی خوشی حِلم نے بڑھائی ہے	شکستہ دل کی گویا حِلم مومیائی ہے

پنجمہ نوشیروانِ عادل نے بزرجمہر حکیم سے سوال کیا کہ حلم کیا ہے۔ جواب دیا کہ اخلاق کے خوان کا نمک ہے۔ اگر اِسکے حرفون کو اُلٹے تو ملح ہوتا ہی اور ملح لون کو کہتے ہین۔ پس اگر انسان مین سب خلق ہون اور حِلم نہو تو ایسا ہی جیسے طرح بطرح کے کھانے تکلف سے پکے لیکن نمک نہین پڑا تو سب پھیکے ہین

پہ بزرجمہر معرّب ہی بزرگ مہر کا ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تب کسریٰ نے پوچھا کہ نشان حلم کا کیا ہی۔ حکیم نے کہا اِسکی تین علامتین ہین ایک یہ کہ اگر کوئی تُرش روئی یا سخت گوئی سے کچھ کڑوی بات کہے تو اُسکا جواب شیرین زبانی اور ملایمت سے دیوی اور اگر وہ بُری حرکت کری تو اُسکے بدلے یہ نیکی کرے **ابیات**

تجھ سے کہتا ہون ہے وہ مرد حلیم	زہر کے بدلے جو شکر دیوے
کم نہووے پھلے درخت سے جو	ڈھیلا مارے اُسے ثمر دیوے
جو جگر کو ترا شے کر کے ستم	کھان کی طرح اُس کو زر دیوے
حلم کا نکتہ سیکھ سیپی سے	سر کو جو کاٹے وہ گہر دیوے

دوسری پہچان یہ ہے کہ عین غصّے کے غلبے اور غضب کی زیاتی مین چُپکا ہو رہے یہ پکّی دلیل ہے کہ حلم اور بردباری اُسکے دل اور جان پر غالب ہی اور جو درویش خدا پرست ہین وے اپنے نفس امّارہ کو اِسی روش سے محکوم کرتے ہین۔ اور آپ اُس پر حاکم بنتے ہین۔ تیسری یہ نشانی ہی کہ باوجود ایسی گناہ کے کہ وہ لائق سیاست کے ہے غصّے کو کام نفرماوے **روایت** ہے کہ ایک روز نبوّت کے باغ کا پودا۔ اور ولایت کے دریا کا گوہر بے بہا۔ نور چشم نبی اور ولی کا۔ خیر النّسا کے دل کا چین۔ یعنی حضرت امام حسین۔ درود اور سلام خدا کا اُنپر ایک دن دسترخوان پر بیٹھے تھے۔ اور بہت سے رئیس اور سردار عرب کے حاضر تھے۔ نعمتین ہر ایک قسم کی چُنین جاتی تھین۔ اِسمین ایک غلام امام علیہ السلام کا کاسہ آش کا گرما گرم بھرا ہوا مجلس مین لایا۔ پانو اُسکا لڑکھڑایا۔ وہ جام دونو جہان کے شہزادے۔ اور اُمّت کے خُزادے۔ یعنی امام حسین کے سر پر گرا اور تمام آش رخسارۂ مبارک پر پڑی۔ حضرت نے ادب دینے کی نگاہ سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ سہار دینے کی راہ سے اُسکی طرف دیکھا مارے خوف کے اُسکی جان نکل گئی حواس باختہ ہوا سارا بدن تھر تھرانے لگا بے اختیار اُسکی زبان پر یہ آیت کلام اللہ کی جاری ہوئی کہنے لگا وے لوگ جو پی جاتے ہین غصّے کو اتنا سُنکر حضرت امیر المومنین امام حسین علیہ السّلام نے فرمایا کہ خشم کو مین نے دل سے دور کیا۔ پھر وہ بولا کہ جو شخص معاف کرتے ہین گناہ انسان کا۔ آپنے فرمایا کہ مین نے عفو کیا۔ پھر اُن نے باقی آیت پڑھی کہ اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والون کو۔ حضرت نے حکم کیا کہ مین نے اپنی ملک سے تجھے آزاد کیا اور تیری خوراک اور پوشاک ساری عمر کی اپنے اوپر قبول کی

قطعہ

عوض بدی کے بدی کرنے پر وہ مرتے ہین	طمع مین دنیا کی جو دین سے درگزرتے ہین
جو لوگ صاحب معنی و طالب حق ہین	بدی کے بدلے ہمیشہ وہ نیکی کرتے ہین

روایت مین آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے سلام خدا کا آپنے حواریون نے جو حضرت کے مصاحب تھے سوال کیا کہ سب باتونمین مشکل اور بہت دشوار کیا ہے۔ فرمایا کہ خشم خدا تعالیٰ کا۔ تب اُنہون نے پوچھا کہ غضب الٰہی سے پناہ اور چھٹکارا کس کام کرنے سے ہوسکے۔ حکم کیا کہ اپنے غصّے اور پتّے کو مارے چنانچہ مولوی جلال الدین رومی نے اِس حکایت کو اپنی مثنوی مین نظم کیا ہے

ابیات

پوچھا عیسیٰ سے ایک دانا نے	کیا ہے دنیا مین سخت تر سب سے
بولے اے یار ہے وہ خشم خدا	جس سے دوزخ بھی کانپتا ہے ہم سا
کہا اُس سے بچاؤ کیونکر ہو	بولے غصّے کے وقت غصّہ نہو
ترک کر خشم و حرص و شہوت کو	ہے یہی مردی اور رسول کی خو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر یہ واجب نہین کہ سب جگہ حلم ہی کو کام فرمائے بہت جگہ ایسی ہین کہ اُن مین حلم سے غضب بہتر ہے۔ اسلیے کہ اگر اپنے لالچ یا غرور کے واسطے خشم کرے تو بیجا اور بدنما ہے۔ اور اگر دین کی استواری اور شرع کی مددگاری کی خاطر غضب مین آوے تو بجا اور خوشنما ہی۔ مثلاً اگر کوئی ایسا گناہ کرے کہ شرع کے نزدیک اور عقل کے موافق اور ظاہر مین اُسکا عفو کرنا درست نہین اور اُس وقت یہ حلم کو جگہ دی تو سب کے نزدیک الزام پاویگا۔ اور اُسپر حرف آویگا۔ پس قاعدہ اہلِ دین و دولت کا اور صاحبِ عقل و مُروّت کا یہ ہی کہ حلم و غضب پر ہر ایک موقع مین عمل نہ کرے بلکہ جہان حلم درکار ہو حلم کرے۔ اور جہان غضب لائق ہو غضب فرمائے **بیت**

نرمی و گرمی ہین دونو سازوار	گل کہین بن اور کہین ہو جا تو خار

اٹھارواں باب خُلق و رفق مین

خُلق کے معنی خوشخوئی اور رفق ملائمت اور خاطرداری کو کہتے ہین۔ یہ دونو مہربانی اور دلداری کے کام آتے ہین لیکن خُلق بڑی نعمتِ عظمیٰ اور خصلت زیبا ہی۔ جب حق تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا تب ایمان نے سوال کیا کہ بارخدایا مجھے قوت دے۔ کریم نے اُسے نیکی اور سخاوت سے قوی کیا اور زور بخشا۔ اور جب کفر کو بنایا اُسنے بھی قوّت مانگی۔ اللہ نے اُسکو تندخوئی اور بخیلی سے مضبوطی اور توانائی دی۔ پیغمبرِ خدا نے حدیث مین فرمایا ہے کہ بخیل اور بدخو کی جگہ بہشت مین نہین وہ ہرگز جنّت مین داخل نہون گے **بیت**

دیکھا مین نے خوب کرکے جستجو	آدمیّت ہے فقط خلق نکو

روایت ہی کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام راہ مین چلے جاتے تھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کوئی نادان سامنے سے آگیا اُسنے حضرت سے کچھ بات پوچھی آپ نے خلق و لطف سے جواب دیا - اُس مردود نے پسند نکیا - بلکہ حماقت سے سخت سوال وجواب کیا - جتنا وہ الزام دیتا تھا اور بد کہتا تھا حضرت اُسکو آفرین اور تحسین کہتے تھے - اور ہر چند وہ قصد لڑائی اور جھگڑے کا کرتا تھا آپ اُس سے شفقت اور ملائمت فرماتے - ایک راہ چلتا اُس جگہ کھڑا ہوگیا اور یہ درشتی اور نرمی دیکھ سُنکر کہنے لگا اے پیغمبر خدا کے اِس بدذات سے تم کیون اتنی عاجزی اور بھلمنسائی کرتے ہو وہ جتنا تُند ہوا جاتا ہے تم ملائم ہوتے ہو وہ جور وجفا کرتا ہے تم مہر ووفا کو کام فرماتے ہو - حضرت روح اللہ نے فرمایا کہ اے

دوست دلی ❊ مصرع	باسن سے وُہی ٹپکے ہے جو اُسمین بھرا ہے

اگر گھڑے مین سرکا ہوگا تو وہ چوئے گا - اگر ٹھلیا مین شربت ہوگا تو وہ ٹپکیگا - اِس سے بدی آشکارا ہوتی ہے مجھ سے نیکی ظاہر ہوتی ہے مین اِسکی باتون سے حکیم بنتا ہون - وہ میری گفتگو سے ادب سیکھتا ہے مین اِس درگزر نے سے جاہل اور نادان نہین ہوتا بلکہ وہ میرے خلق سے عاقل اور دانا ہوتا ہے **ابیات**

جو نہون مین غصّے سے اب آس پہ گرم	وہ ادب سیکھ گا مجھ سے کھا کے شرم
دم سے میرے مُردے کو ہے زندگی	یہ صفت میرے تئین ہے حق نے دی
نیک خلقی سے مسیحا کی ہے شان	خصلتِ بد کے تئین تو موت جان

نصیحت حکیمونکا قول ہے کہ خوش خوئی کا نشان دس طرح سے معلوم ہوتا ہے ایک یہ کہ برعکس داناؤن کے کام نہ کرے - دوسرے اپنے دل مین منصفی کرے - تیسرے اَورون کے عیب کی جستجو نہ کرے - چوتھے اگر کسو سے بدی ظاہر ہو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تو اُسکو نیکی سے بیان کرے - پانچوین گنہگار کا عذر قبول کرے - چھٹی محتاجون کی احتیاج روا کرے - ساتوین خلق اللہ کے واسطے آپ محنت اور رنج اُٹھاوے - آٹھوین اپنے عیب کو آپ سمجھے - نوین ہر ایک سے کشادہ پیشانی سے ملے - دسوین سب سے میٹھی بات کہے جو سب خوش اور راضی رہین - یہی دس خصلتین اہلِ بہشت کی پہچان کی ہین **بیت**

تمام خلقِ خدا سے تو خُلق کرتا رہ	بہشت مین وہی تیرے تئین لیجا دیگا

اور کسو نے کیا خوب کہا ہے **بیت**

عجب ہے عالمِ آزادگی اور خلقِ نکو	بہشت چاہے تو خوشخوئی کر تو اپنی خو

اور نشان رِفق کا لیاقت اور مدارات ہے **حدیث** مین فرمایا ہے کہ ملائمت انسانیت کو زینت دیتی ہے - اور درشتی آدمیت کو کھوتی ہے - اور خراب کرتی ہے حضرت عزّت نے اپنے حبیب کی اسی صفت سے تعریف فرمائی ہے کہ اے محمدؐ تجھے مین نے اپنے بندون پر بجاے رحمت کے بھیجا ہے - پس تُو اُن سے ملائمت کر اور کڑی بات سے مقرر دُشمنی اور مُخالفت آجاتی ہے - اور نرم گفتگو سے محبت اور دوستی پیدا ہوتی ہے **بیت**

جو شیرین زبانی تو پیدا کرے	تو اک بال سے ہاتھی کو کھینچ لے

نصیحت اردشیر بابک نے جب سلطنت کے تخت کو دانائی کے زیور سے آراستہ کیا ایک روز اپنے فرزند کو دیکھا کہ بیش قیمتی جامہ پہنے ہے - فرمایا کہ بیٹا بادشاہون کو چاہیے کہ ایسا لباس پہنین کہ کسی کے توشہ خانہ مین نہ نکلے - اور ویسا کپڑا نہ پہن سکے - اور یہ خلعت جو تو نے پہنی ہے ہر ایک کو میسّر ہے اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب پہن سکتے ہین - شہزادے نے التماس کیا کہ جو شے پاوکسو کے پاس نہو وہی اور کوئی پہن نہ سکے وہ کس چیز کا ہوتا ہے فرمایا کہ اُسکا نانیک خوئی اور نیکوکاری کا - اور بانا تحمل اور بُردباری کا ہوتا ہے - سچ ہے اگر آدمی اِس نکتے کو غور کرے تو دریافت مین آوے کہ سارے لباسون مین بہتر لباس نیکی و تحمل ہے **قطعہ**

بادشاہون کو لازم ہے اِتنا	اِنسانے جتنے یہ بندہاے خدا
خوب ہو اُن کے تئین ملا لینا	اور شفقت بھلی ہو ہر ایک جا

نقل فریدون سے سُوال کیا کہ نوکرون کو کس طور سے رکھنا درست ہے - جواب دیا کہ مہربانی اور بُردباری سے - پھر پوچھا اگر کوئی مشکل پیش آوے تو وہ کس چیز سے آسان ہووے - فرمایا ملایمت اور لیاقت سے کہ داناؤن نے اِسی محل مین کہا ہے **قطعہ**

جو مشکل کام کوئی پیش آجائے	تو آسان ہوتا ہے شیرین زبان سے
بہت کام ایسے ہین نرمی سے بنتے	کہ ہو سکتے نہین تیغ و سنان سے

نقل جمشید نے اپنے وزیر سے سُوال کیا کہ بادشاہون کو انصاف کرنا کس طرح ضرور ہے - عرض کی کہ ملایمت اور نیک خوئی سے اِسواسطے کہ رعیت جب بادشاہ کو اِس صفت سے دیکھین تو دعاگرین اور سپاہی یہ خود دیکھکر رضامندی اور خوشی بادشاہ کی چاہین اور سلطنت کی خوبی اور مضبوطی فقط رعیت کے آرام اور فوج کے راضی رہنے سے ہوتی ہے اور گوشمالی گنہگار کی بھی جیسی ملائمت اور سلوک سے ہوتی ہے ویسی سختی اور بدسلوکی سے نہین ہوسکتی

۱۲ صحیح لفظ سروپا ہے اور وہ ایک قسم کا بھاری خلعت ہوتا ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ نقل اِس بات کے موافق ہے **حکایت** ایک پادشاہ حلم اور بُردباری مین مشہور تھا- ایک دن خاص پز کو فرمایش کی کہ آج خاصے مین فلانا پلاؤ بہت اچھی طرح خبرداری سے پکائیو- اور میوہ اور مصالح بہت سا دیجیو- اُسنے بہت ستھرائی سے پکایا- اور کھانے کے وقت غوری مین نکال کر دسترخوان پر لایا- پادشاہ نے اُس طعام کو نظرِ خواہش سے دیکھا اور نوالہ اُٹھایا- اتفاقاً اُس مین ایک مکّھی نظر آئی- ہاتھ سے رکھدیا- دوسرا لقمہ لیا اُس مین بھی دیکھی اُسکو بھی ڈال دیا- تیسرے ہی بار جو نوالہ باندھا اُس مین بھی نکلی گھن کھا کر ہاتھ کھینچ لیا اور نعمتون سے نوش جان فرمایا- جب دستر خوان بڑھایا گیا اُس باورچی کو یاد کیا- جب وہ حاضر ہوا فرمایا کہ وہ کھانا تو نے نہایت بامزہ پکایا تھا اور بو باس اور آب و نمک درست رکھا تھا- کل بھی ویسا ہی تیار کیجیو لیکن بشرطیکہ مکّھیان اُس مین نہون- جتنے خواص اور امیر حاضر تھے سلطان کی درگزر اور بُردباری دیکھ کر حیران ہوئے کہ پُلاؤ پز کو بدون جھڑکی اور سزا کس طرح شرمندہ اور کھسیانا کیا **بیت**

جو کوئی گناہ کے بدلے مین لطف ہی دیکھے	بہت ہی اُسکو یہ شرمندگی خجل ہی رہے

اُنیسوان باب شفقت اور مرحمت مین

یعنی رعیت اور خوش باشون کے حق مین مہربانی اور رحم کرے سو یہ بڑے بڑے پادشاہون کو اور اچھے اچھے سلاطینون کو ضرور ہے اِسلیے کہ زیردست اور فرمان بردار امانت خدا کی ہے- جو صاحبِ اختیار اور مقدور والون کو سونپی ہی پس اُن کو واجب ہی کہ رعایت کی نظر سے غریبون اور عاجزون کو دیکھین اور اُنکی احوال پُرسی اور خاطرداری مین مشغول رہین تو اُنکا جان و مال ظالمون اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ستمگارون کے ظلم وستم سے پناہ مین رہے اور بے پروا زندگی کرین اور صاحب تاج وتخت کو چاہیے کہ جیسی خدا کی مہربانی اپنے اوپر دیکھے - آپ بھی ویسی خدا کے بندون پر کرے - کیونکہ جو کوئی کسو پر رحم کریگا - خدا اُسپر بھی رحم کریگا - اور جتنی شفقت خالق کی اپنے حق مین پاوے - اُتنی ہی خلق اللہ سے بجالاوے - جس نے شفقت کی خو کی اُس نے اپنا کام سب درست کیا بلکہ تمام خلقت کا کام بنایا **ابیات**

جس نے شفقت مین پیدا کیا نام	اپنا اور اَورونکا سنوارا کام
جس نے شفقت مین سر بلندی کی	آنکھ دولت کی اُسکے مُنہ پہ کھلی

سلامتی دنیا کی اور نیک بختی عاقبت کی رحم اور شفقت پر موقوف ہی **حکایت** کہتے ہین کہ سبکتگین باپ سلطان محمود غزنوی کا پہلے سلطان سنجر کا نوکر تھا - اور ایک گھوڑے کا خاوند تھا نہایت تنگی اور تکلیف سے اُسکی گزران ہوتی تھی - ہر روز جنگل کو نکل جاتا - اور شکار کرکے لاتا - تب اپنی قوت بسری کرتا - ایک روز ایک ہرنی اُسکی نظر پڑی کہ چرتی ہے اور اُسکا بچہ ساتھ ساتھ پھرتا ہی سبکتگین نے گھوڑا اُسکی طرف اُٹھایا - ہرنی تو چوکڑی بھر کر نکل گئی لیکن بچہ چھوٹا تھا ماکے ساتھ نہ بھاگ سکا - اِسنے اُسے پکڑ لیا اور شکار بند سے چاردن پانو باندھ کر اپنے آگے ہرنے کے پاس رکھ لیا اور شہر کی راہ لی - ہرنی نے جب اپنے بچے کو گرفتار دیکھا پھری اور چلاتی ہوئی پیچھے لگ لی - سبکتگین کو اُسکی یہ حالت دیکھکر ترس آیا اور بچے کو کھولکر چھوڑ دیا اور دلمین کہا اگرچہ **بیت**

شکار حلال ہے لیکن نہین مروت یہ	کہ جسمین جان ہو اپنی سی اُسکو کیجے حلال

جب وہ ماکے نزدیک گیا - ہرنی نے اپنے آگے لے لیا - اور مُنہ آسمان کیطرف اُٹھایا اور باوجود

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے زبانی کے دل سے دعا دی مصرع تو وہ ہی جو سمجھے بے زبانونکی زبان بیت

کہتا ہر اک کا خدا سنتا ہے	بے زبانون کی دعا سنتا ہے

سبکتگین جیسا خالی ہاتھ گیا تھا ویسا ہی پھر آیا۔ جب رات ہوئی حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ زبانِ مبارک سے فرماتے ہین کہ اے سبکتگین آج تُمنے جانور کے حق مین جو تُو نے شفقت اور مہربانی کی اِسواسطے حق تعالیٰ کی درگاہ مین تُو نے مرتبہ دوستون کا پایا۔ اور مین بھی راضی ہوا خدا نے تجھے درجہ پادشاہت کا دیا اور اپنے بندون کو تیرا فرمانبردار کیا۔ اب تجھے یہ لازم ہے کہ اِسی طرح خلق اللہ پر شفقت اور رحم کیجو۔ اور اپنی سلطنت مین سب کو آسایش اور آرام دیجو۔ ایک مرد خدا نے اِس جگہ یہ نکتہ کہا کہ چاہیے انسان سوچے کہ ایک حیوان کی شفقت کے باعث پادشاہت اِس جہانِ فانی کی ملتی ہے۔ پس اگر انسان پر رحم کرنے کے سبب سلطنت ملکِ باقی کی یعنی آخرت کی ملے تو کیا تعجب اور بعید ہے ابیات

کرم کا ہاتھ رعیت کے سر سے دور نہ کر	جو اُنکا کام ہو دل دے کے تو سلوک سے کر
غریب ہین وہ بچارے رکھین ہین تجھ پہ نگاہ	تجھے بھی چاہیے لطف و کرم سے ہاتھ پکڑ

نصیحت حکیمونکا قول ہی کہ ایک نشان پادشاہ کی شفقت کا یہ ہے کہ رعیت کو اِتنا پیار کرے جتنا باپ بیٹے کو چاہتا ہے اور جو باپ اپنے اُوپر نہ پسند کرے اُنپر بھی روا نہ رکھے تو اِس سلوک کے بدلے وہ بھی اپنی جان و مال سے دریغ نہ کرین اور جو کچھ اُنکی بساط مین ہو فدا کرین اور رات دن اُسکی عمر و دولت کو دعا دین اور جتنا یہ رحم و شفقت خدا کے بندون پر کرے گا خدا بھی اُتنا ہی اِس کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رحمت اور توجہ کی نظر سے دیکھے گا **ابیات**

جو تُو بخشے تو تیرے تئین بھی بخشین	اور تجھ پر غیب کا دروازہ کھولین
جو لطفِ حق کی رکھتا ہے تمنّا	تو تُو بھی دوسرون پر رحم فرما

نصیحت لکھتے ہین کہ اردشیر بابک نے اپنے بیٹے کو وصیّت کی کہ اے فرزند اِس میری بات کو گوشِ دل سے سُن کہ شفقتِ عام اور مرحمتِ تمام سے رعیّت کو رعیّت مت جان - بلکہ اُسکو اپنا دوست پہچان تو اُنکا دل تیرا محکوم اور فرمانبردار رہی اِسلیے کہ جب اُنکا دل راضی ہوا تو سب چیزین دل کے تابع ہین تیری خدمت مین کسوطرح کمی نہ کرینگے اور سرتاپا تیرے ہو رہین کے **نصیحت** ایک حکیم سے سوال کیا کہ بادشاہون کو سب شکارون سے کونسا شکار بہتر اور لائق ہے - جواب دیا کہ رعیّت کے دل کو صید کرنا لازم ہے کیونکہ جسوقت اُنکا دل تیری طرف مائل ہوا - تو سب کُچھ تجھ کو حاصل ہوا **بیت**

ملکِ معنی کو جو چاہے تو دلونکو خوش رکھ	گر نہو فوج تری ملک بھی قائم نہ رہے

اور شفقت کا ایک یہ قاعدہ ہی کہ تا مقدور ملک کو آباد کرے اور کشتکاری پر متوجّہ رہے تو دن بدن محصول زیادہ پیدا ہو اور ندّی اور پٹّن نئی کُھدوانے مین رعیتون کی مدد کرے تو جلد خاطر خواہ آباد ہون اور کھیتی دل دے کر کرین **نقل** نوشیروانِ عادل نے اپنے عاملون کو فرمان لکھا کہ اگر تمہارے ملک مین ایک بسوازمین پڑتی رہے گی تو حکم دونگا کہ ایک کو سولی دین اِس تقیید مین یہ نفع ہے کہ ملک کے خراج سے بادشاہ کو فائدہ ملتا ہے اور ملک کی آبادی سے آمدنی زیادہ ہوتی ہے اور آبادی نہین ہوتی مگر کھیتی سے - اور جب تلک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رعیت راضی اور خوش نہین ہوتی اور پادشاہ کا انصاف نہین دیکھتی جوت مین دل چلی نہین کرتی۔

بیت

سلطنت آباد چاہے خلق کو آباد رکھ		ظالمون کے ہاتھ سے اُنکو بچا کر شاد رکھ

حکایت کہتے ہین کہ سلطان ابوسعید خدا بندے کے وقت مین امیر اُسکے رعیت پر زور ظلم کرتے اور واجبی پٹے کے علاوہ نذرانہ اور ابواب زیادہ طلبی کے لگا کر دو تو حصے کھلیان مین بکوا لیتے تھے۔ ایک روز سلطان نے اُمراؤن سے کہا آج کے دن تک مین رعیت کے حق مین رعایت کرتا تھا اب ہرگز اُن سے سلوک نہین کرنے کا اگر صلاح دو تو ایک ہی بار سب کو لوٹ لون۔ اور گھر بار اُنکا غارت کردن اور بیل بکری بکوالون ایک کوڑی کی جائداد اُن کے پاس نہ چھوڑون لیکن اِس شرط سے کہ تُم بھی مجھ سے جاگیر و منصب اور درماہہ و رسوم نہ مانگو اگر بار دیگر کوئی تُم مین سے اِس بات کا التماس کرے تو پیٹ چاک کرواڈالون سبون نے عرض کی کہ بدون عنایات اور پرورش حضور کے غلام کیون کر رہ سکین گے اور سلطان کی خدمت کس طرح سے کرینگے۔ فرمایا کہ ہماری اور تمہاری شیخی[1] اور شان رعیت کی محنت کے سبب سے ہے جب یہ آباد ہین اور زراعت وکسب اور سوداگری سے شاد ہین اور سرکار مین محصول بھرتے ہین اور کما کر دیتے ہین تب ہم تم فراغت سے گزران کرتے ہین اگر اُنکو لوٹ لون اور تاراج کردن تو سب کی شیخیان کیونکر بنھین۔ پس اپنے دل مین غور و تامل کرو کہ جب بیل و بین اور سوڑا موڑی اُنکا بکوالین اور اُنکو آدھوا نہ جو رعیتی حصہ ہے ندین ناچار ہو کر آپ سے آپ

[1] شیخ کے معنی بزرگ اور شیخی کے معنی بزرگی کے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرشتکاری چھوڑ دین تو مُلک ویران اور اُجاڑ ہو جاوے - اور زمین پڑتی پڑے
اور محصول پیدا نہو تب تُم کیا کھاؤ گے - اور کیا کماؤ گے - اور کیا میرے کام
آؤ گے - امیرون اور مُتصدّیون نے جب یہ گفتگو پادشاہ کی سُنی وہین انصاف اور
ملک کی آبادی پر کمر باندھی اور رعیّت سے سلوک کرنے لگے **ابیات**

سُنی مین عاقلون سے یہ نصیحت		بھلی ہی گنج سے شہ کو رعیّت	
کہ اُس سے خرچ ہووی تو وہ بڑھے		اور اِس سے دم بدم زیادہ ہی ہووی	

اور ایک شفقت پادشاہ کی یہ ہے کہ ہمیشہ بار عام کرے اور اَحوال فریادی اور
دادخواہون کا آپ پوچھے اور سُنے - اور اُنکی حالت سے واقف ہو کہ شاید دربان
اور چوبدار اپنی طمع سے اُنکا اَحوال جونکا تون بیانِ واقعی نہ کہین **نصیحت**
کہتے ہین کہ حرمین کے اکابرون نے یعنی مکّے اور مدینے کے شریفون نے خلیفہ
ناصر کو لکھا کہ خلافت تُمہین زیب نہین دیتی اور تُم لائق سلطنت کی نہین - اِسواسطے
کہ نائب اور حاکم تُمہارے خلق اللہ پر ظلم کرتے ہین اور عجب عجب طرح کی بدعتین رعیّت
پر ہوتی ہین - اُس نے جواب مین لکھا کہ مُجھے اِن باتون کی ہرگز خبر نہین اُنہون نے
پھر پیغام بھیجا کہ تُمہارا یہ عذر گناہ سے بدتر ہے اِسلیے کہ بزرگون نے فرمایا ہے
کہ جس چیز کا جواب اپنے تئین دینا ہو اُسکو اَورون پر نہ ٹالے آج دنیا مین رعیّت اور
خویش باشون کا بوجھ تم نے اپنے سر پر لیا ہی کل روزِ حشر مین ہر ایک کا جواب
تُمہین دینا ہوگا یہ بیخبری اور غفلت اُس وقت کو نہ آوے گی اور یہ عذر ناپسندیدہ
کون سُنے گا اور کاہے کو منظور و قبول ہووے گا **نصیحت** نوشیروان کا
قول ہے کہ اگر میرے ملک کے کسو شہر مین پُل ہووے اور بکریون کا ریوڑ اُس پر

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو کر گزرے اور اُنمین سے ایک کا پانو سوراخ مین گھس جائے اور وُہ دُکھ درد پائے - مقرر قیامت مین اُسکی پرسش مُجھ سے ہو پر ہو تب اُسکے جواب سے کیونکر عُہدہ برآ ہو سکون گا - اور کیا کہون گا - پس جو کوئی تاج سلطنت کا اپنے سر پر دھرے - اور پادشاہت کے تخت پر پانو رکھے - ضرور ہے کہ اِس درجہ اور مرتبے کے جو حق ہین اُنکو بھی ادا کرے اور اُسکے جو قاعدے اور رسمین ہین شفقت اور خوش خُلقی سے خلق اللہ کے ساتھ بجا لاوے کیونکہ **فرد**

جو بیٹھے تخت پہ تو سلطنت کے نہین آسان	کہ اُس جگہ مین بہت احتیاط لازم ہے

بائیسوان باب تواضع اور احترام مین

تواضع کرنے سے اپنا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے - حدیث ہے کہ جو کوئی کسو کی بے غرض تواضع کرے گا اللہ اُسکو قدر و مرتبہ زیادہ دیگا یعنی جو شخص عاجزی اور فروتنی عند اللہ بچاویگا اللہ اُسکو دنیا مین روز بروز بڑھاوے گا - اور وہ آخرت مین درجہ عظیم پاوے گا -

بیت

تواضع ترا درجہ زیادہ کرے	تجھے سربلندی بزرگی سے دے

نصیحت مُلک سامانیہ کا نصیر الدین پادشاہ تھا - اپنے بیٹے کو یہ وصیت کی کہ اے فرزند دل بند اگر اِس سلطنت کو کہ مین نے بڑی کوشش اور محنت سے پیدا کی ہے - اور اپنی عمر عزیز اِسکی سعی و تلاش مین کھوئی ہے - چاہے کہ تجھ پر قائم دوام رہے تو میری اِس بات کو یاد رکھیو - کہ خزانہ پر مغرور مت ہو جیو - کہ مال کو ایک دن زوال لازم ہے اور لشکر پر بھی اعتماد نہ کیجیو - کہ انسان کا احوال یکسان نہین رہتا اگر مُلک کی پائداری چاہے تو کرم اور سخاوت پر عمل کریو - اور تواضع کی خو پکڑیو -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ یہ دونو دام ہین کہ اُن سے خلق اللہ کے دل صید ہوتے ہین اور جو کوئی اِن
دونو جال مین پھنسا جیتے جی اُسکی مخلصی نہین ہوتی گویا اِسی معنی مین یہ حدیث ہے
کہ سردار خادم قوم کا ہے یعنی جس شخص کی تُو نے خدمت تواضع سے کی اُس کا
دل تیرا محکوم ہوا اور تیری محبت کے پھندے مین پھنسا پس وہ خادم اور تُو اُسکا
مخدوم بنا اور وہ تیرا شکار اور تُو اُسکا میر شکار ٹھیرا ابیات

تواضع کرنے مین یہ ہے بھلائی	کہ بیگانون سے ہو ہے آشنائی
تواضع جو کرے سب سے بڑا ہے	کہ اقبال اُسکی چوکھٹ پر کھڑا ہے

اور معنی تواضع کے یہ ہین کہ اپنی قدر سے دوسرے کی قدر کو زیادہ سمجھے جب
اُس شخص کو یہ فروتنی حاصل ہوئی تو اپنی عزت و حرمت کو بالائے طاق رکھکر
دوسرے کو عزیز اور بزرگ بنا دیگا یہ بات ایسے سے عمل مین نہ آویگی جو ذات
مین اوچھا اور مرتبہ مین ادنیٰ ہوگا اور اُسکی نجابت و شرافت مین لوگونکو دھوکا
ہوا اور جو کوئی فی الواقع حسب اور نسب مین درست ہے وہ عالیقدر اور
صاحبِ درجہ ہے وہ تواضع کرنے سے نہین ڈرتا اِسواسطے کہ تواضع کرنے
سے اُسکی بزرگی اور مرتبہ مین کچھ نقصان نہین آجاتا بلکہ سرداری اور وجاہت

اُسکا خلق اللہ مین زیادہ ہوتا ہے مصرع	تواضع بڑون سے بہت خوب ہے

اِن باتون سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تکبر ناقصون اور نادانون کا بانا ہے۔ اور
غرض اُنکی غرور کرنے سے اپنے عیب کا چھپانا ہے۔ لیکن فی الحقیقت گویا
اپنی بدیونکو ظاہر کرنا اور جتانا ہے۔ کیونکہ دماغ اور تیزی آدمی کو خوار و
ذلیل کرتی ہے۔ ابیات

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جب تلک ہو سکے غرور نہ کر	کوئی کھاتا نہین غرور سے بر
گر تو کبر و ریا کو چھوڑے گا	خاص بندہ خدا کا ہووے گا

تواضع سب سے خوشنما لگتی ہے۔ خصوصًا صاحبِ دولت و اقبال سے۔ بہت خوب معلوم ہوتی ہے۔ اِسواسطے کہ بزرگی کا گہنا تواضع ہے **نصیحت** نقل کرتے ہین کہ ابنِ سماک کوئی بزرگ تھے وہ ایک روز ہارون رشید کی مجلس مین آئے خلیفہ نے سروقد اُٹھ کر اُنکی تعظیم کی اُنہون نے کہا کہ اے بادشاہ اگرچہ تم بادشاہ ہو پر تمہاری تواضع کرنے کا درجہ تمہاری بادشاہت سے زیادہ ہے۔ خلیفہ نے کہا یہ تمہاری بات مجھے پسند آئی کچھ اَور فرماؤ تب اُنہون نے کہا خدا تعالیٰ جسکو مال اور جمال اور سرداری دیوے چاہیے کہ خدا کے بندون سے موافقت اور نیکی کرے اور آپ پرہیزگاری اور پارسائی قبول کرے اِسلیے کہ جو کوئی بڑا آدمی ہوکر تواضع کی خو کرتا ہے اللہ اُسکو اپنا دوست جانتا ہے اور اپنے خاص بندون مین گنتا ہے۔ ہارون نے قلمدان منگواکر دستخط خاص سے یہ پندین لکھ لین۔ پس اِن نصیحتون پر کان دینا اور بیاض مین لکھ لینا دلیل اُسکی تواضعِ ذاتی کی تھی **ابیات**

بہت دانا ؤن نے یہ آزمایا	تواضع سے زیان ہرگز نہ پایا
تواضع سے بلند ہوجاوے ہے نام	تواضع کرنے سے برآوے ہے کام
تواضع جو کرے سب سے بڑا ہو	دل اُس کا خانۂ نورِ خدا ہو

اور تواضع کرنی اور حرمت رکھنی اشرافون اور سیّدون کی اور عالمون اور مشائخون کی بہت بہتر ہے۔ اور دولت و اقبال کے بڑھنے کی نشانی یہی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نقل شیخ حسن شیبانی ہارون رشید سے مُلاقات کو آئے بادشاہ نے بڑی تعظیم کی اور اپنی مَسند پر ساتھ بٹھایا بعد صحبت داری کے جب رخصت ہوئے لبِ فرش تک ساتھ آئے جب وہ جا چکے ایک خواص نے عرض کی اِتنی تواضع کرنے سے بادشاہ کا رُعب اور داب نہین رہتا جواب دیا کہ جو دبدبہ تعظیم کرنے سے نرہے اُسکا نہ رہنا بہتر - اور جو درجہ اور مرتبہ بزرگون کی حُرمت رکھنے سے گھٹے اُسکا گھٹنا ہی خوب ہے - **بیت**

جو مرتبہ تعظیم کے کرنے سے گھٹے ہے	اُس مرتبہ سے آدمی کب کوئی بڑھے ہے

حکایت لکھی ہے کہ اسمٰعیل سامانی جو بادشاہ خراسان کا تھا - اور شان اور دبدبہ بہت رکھتا تھا - ایک روز کوئی عالِم باعمل کسو خاطر اُسکے یہان آئے اُنکی بہت تعظیم کی جب وہ اُٹھے سات قدم اُنکے ساتھ جاکر رخصت کیا رات کو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ فرماتے ہین اے اسمٰعیل تُونے میری اُمّت کے ایک عالم کی حرمت کی مین نے خدا سے دعا مانگی کہ اِسکی عوض دونو جہان مین تیرے آبرو رہے اور تو جو سات قدم اُنکی مشایعت کی خاطر گیا یہ بھی مین نے جنابِ اِلٰہی سے مناجات کی کہ سات پشت تلک تیرے فرزندون مین سلطنت چلی جائے سو یہ دونو دعائین تیرے حق مین مستجاب ہوئین - اور ایک نشان تواضع کا یہ ہے کہ عالِم اور صالح جو دیندار ہین - اور درویش جو خدا پر یقین رکھتے ہین اُنکی صحبت کی خواہش رکھے نہ ویسے عالِم اور مشائخ کہ ظاہر مین حکم خدا اور رسول کا خلقت کو سُناتے ہین اور اِس دنیاے فانی کے اسباب کے واسطے خوشامد کی باتین بناتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور طالبمند دن کے آگے گڑگڑاتے ہین اور اُنسے کچھ پاتے ہین - بلکہ ایسے
مردانِ خدا کی صحبت مین جاوے کہ اُنکو دنیا کے لوگون کی صحبت خوش نہ آوے
اور ایسون پر اعتقاد نہ لاوے - کہ اُنکو نا پُرسان جانکر کوئی خاطر مین نہ لاوے -
حکایت سُنا ہے کہ جب عبداللہ طاہر نے حکومت خراسان کی پائی - ملک
گیری کے واسطے نکلا - نیشاپور مین مقام کیا - ادنیٰ اعلیٰ اُس شہر کے سلام کی خاطر
آئے - اور ملازمت بجا لائے - بعد کئی روز کے پادشاہ نے پُوچھا کہ کوئی
شخص ایسا بھی یہان ہے کہ میرا نام سُن کر میرے پاس نہ آیا ہو لوگون نے
التماس کیا کہ جو نام و نشان والے ہین وے سب حاضر ہوئے مگر دو درویش کہ وے
گوشہ نشین ہین کسو سے کام نہین رکھتے اور ملاقات نہین کرتے خلائق کی آمد و رفت
سے ملول - اور اپنے خالق کی یاد مین مشغول ہین **ابیات**

بندے خدا کے جو ہین گوشہ نشین	مکر و تکبر سے وہ واقف نہین
کون و مکان دیکھین ہین آنکھون بغیر	پر نہین پر دو نو جہان پر ہے سیر
ملک نہین لیک شہنشاہ ہین	خاص وہی بندۂ درگاہ ہین

عبداللہ نے پوچھا کہ وے دو نو مردِ خدا کون ہین - خواصون نے کہا کہ
ایک احمد حرب اور دوسرے محمد اسلم طوسی کہ دو نو عالم حقانی ہین - اور زہد
و عبادت مین لاثانی ہین - مگر سلاطین اور امیرون کے گھر نہین آتے جاتے
اور دو نو قطب تارونکی مانند اپنے مقام سے حرکت نہین فرماتے - پادشاہ نے
کہا اگر وے میری ملاقات کو نہ آوین تو مین ہی اُنکے دیکھنے کو چلتا ہون
یہ ارادہ کرکے سوار ہوا پہلے احمد حرب کی طرف چلا کسو نے دوڑکر خبر پہنچائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ عبداللہ طاہر آتا ہے اُنکو بھاگنے کی فرصت نہ ملی - بادشاہ آہی گیا احمد حرب
دیکھکر کھڑے ہوئے اور دیر تک سر نہوڑائے رہے بادشاہ بھی ہاتھ جوڑے
کھڑا رہا - ناچار سر اُٹھایا اور بولے کہ اے طاہر کے فرزند مین نے سُنا تھا
کہ تو خوش رو اور شکیل ہے اب جو مین تجھے دیکھتا ہون تو جیسا سُنا تھا اُس سے
بھی زیادہ صاحب جمال ہے - آج سے اپنے اِس رخسار اور رُو کو کہ نیک اور
زیبا ہے خدا کی نافرمانی سے بدصورت اور بدشکل نہ بنا - اور ایسے مُنہ کو
کُندا و دوزخ کا نہ کر - یہ ارشاد کرکے رو بقبلہ ہوئے اور نماز پڑھنے لگے -
عبداللہ طاہر روتا ہوا حجرے سے باہر نکلا - پھر مُحمد اَسلم کی طرف گیا ہر چند
پُکارا اور دروازہ کھولنے کی کوشش کی کچھ فائدہ نہوا اور پٹ نہ کھولے
امیرون نے التماس کیا کہ اِسوقت چلیے اور چند روز صبر کیجیے کہ روز آدینہ
آوے جمعہ کی نماز کو نکلین گے شاید اُسوقت قبلۂ عالم سے مُلاقات ہوجاوے -
بادشاہ سُنکر اپنے دولت خانے کو پھر آئے جب وہ دن آیا سوار ہوکر اُن کی
خانقاہ سے الگ کوچے کے باہر کھڑے رہے - شیخ نماز کے واسطے باہر نکلے -
دیکھا تو بہت سے سوار اونکی بھیڑ لگ رہی ہے ٹھیر گئے - بادشاہ نے مرکب سے
اُترکر اور پاس آکر سلام کیا - مُحمد اَسلم نے پُوچھا کہ تو کون ہے اور کس کام کو آیا ہے -
جواب دیا کہ مین عبداللہ طاہر ہون زیارت کو آیا ہون - شیخ بولے اَستَغفِرُ اللہ
تجھے مُجھ سے کیا کام - اور مُجھے تُجھ سے کیا مطلب - یہ کہکر مُنہ اپنا دیوار کی
طرف موڑلیا پھر بادشاہ کے اُوپر نگاہ نکی - عبداللہ آگے بڑھا اور اُنکے قدم کے
پاس سر اپنا خاک پر رکھا اور مناجات کرنے لگا - کہ اے کریم یہ مرد خدا کا تیری

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رضامندی کے سبب مجھ گنہگار بندہ سمجھ کر دشمن جانتا ہے۔ اور مین اِس کو
تیری خوشنودی کے باعث نیک کار بندہ جانکر دوست رکھتا ہون طفیل اِس
عداوت اور اخلاص کے کہ فقط للّٰہ ہے مُجھ بدکردار کو اِس نیک افعال کے
سبب سے بخش۔ وہین ہاتف نے غیب سے آواز دی کہ سر اپنا سجدے
سے اُٹھا تیرے گناہ اِس عابد کی عبادت کے شریک ہوئے ابیات

اگرچہ ساری دنیا مین ہین ہم بد	ولیکن اچھون کے ہین دوست بیحد
بدون کو گر قیامت مین وہ بخشے	سبب نیکون کے تو کیا خوب ہوئے

کہتے ہین کہ ایک پادشاہ کسو درویش کے پاس گیا اُس مردِ خدا نے دیکھتے ہی
سجدہ کیا۔ وزیر نے پُوچھا شاہ صاحب یہ کیسا سجدہ تھا جو تُم پادشاہ کے
آتے ہی بجا لائے۔ جواب دیا کہ خدا کی جناب مین مین نے سجدہ شکر کا ادا کیا۔
پھر پُوچھا کسو واسطے تُم نے خدا کا شکر کیا۔ فرمایا کہ اِس خاطر کہ پادشاہ کو میرے
پاس لایا۔ اور مُجھے پادشاہ کے نزدیک نہ دوڑایا۔ کیونکہ سلاطینونکا آنا درویشون
کی خدمت مین عبادت ہے۔ اور درویشونکا جانا سُلطان کے دروازے پر
گناہ۔ پس پادشاہ کے اتنے تشریف لانے سے پادشاہ کو طاعت کا ثواب ملا
اور مین گنہگار رہا۔ البتہ شکر اور سپاس کی جگہ ہے ابیات

جو دم درویش پُرسی سے تو مارے	بلندی سے قدم گردون پہ رکھے
فقیرون سے مدد جو کوئی مانگے پائے	فریدون سے لڑے تو پیش لے جائے

تیئیسوان باب امانت اور دیانت مین

عالم جو علم دین کے اور عارف جو صاحب یقین کے ہین فرماتے ہین کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مرتبہ امانت کا بہتر ہے ساری نیک خصلتون سے اِسلیے کہ ایمان کی بنیاد امانت سے محکم ہوتی ہے چنانچہ بزرگون نے فرمایا ہی جس شخص مین خصلت ایمانداری کی ہی اُسکا ایمان درست ہی اور قانون شرع کے بھی دیانت کے قاعدے کی پناہ مین آراستہ ہوتے ہین۔

ابیات

شرع نے مضبوط جب جڑ کو کیا	قاعدہ دین کا دیانت کو دیا
دل مین تیرے گر امانت کی ہے چاہ	آگ سے دوزخ کی پاوے گا پناہ

جس قول و فعل مین کہ تو تامل کی نظر سے لحاظ کرے اور جس کاروبار مین غور سے دیکھے تو امانت و خیانت اُنمین شریک ہین اور ہر ایک بات مین دونو ملی ہوئی ہین۔ پس اگر کوئی طرف داری امانت کی نہ کرے تو گویا اُس شخص نے خیانت کی اور حق تعالیٰ نے جو کچھ اپنے بندون کو دیا ہی وہ محض امانت ہی کہ اُس مین خیانت ہرگز درست نہین مثلاً چشم ایک امانت ہی کہ اُس سے اللہ کی قُدرت کو دیکھے۔ اور گوش بھی امانت ہے کہ اُس سے کلام حق کو سنے اور زبان بھی امانت ہے کہ اُس سے ذکرِ الٰہی کرے اور ہاتھ امانت ہین کہ اُنسے خلق اللہ کو نفع پُہنچاوے۔ اور باقی امانتون کو بھی اسی طرح سمجھے کیونکہ ایک رواں بدن کا نکمّا نہین اور یہ سب خدا کی امانتین ہین کہ اِنسے خبردار رہا چاہیے اور بیجا صرف نکیجیے اور اگر کوئی برعکس اُسکے کام کرے کہ آنکھون سے حرام کی طرف نظر کرے۔ اور کانون سے نامعقول باتین سُنے۔ اور جیب سے دروغ اور بہتان بکے۔ اور ہاتھ سے مسلمانون کو آزار پُہنچاوے تو مقرر خدا کی امانت مین دیدہ دانستہ اُن نے خیانت کی اور خدا کی بندگی سے روگردان ہوا۔ شاید اُس نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یہ آیت نہین سُنی کہ خُدا فرماتا ہے کہ اے وہ کوئی کہ ایمان لائے ہو نہین تم ڈرتے خدا سے۔

ابیات

گر نہین ہے تجھ کو امانت سے کام	نہین ہے تیرے دین مین دیانت کا نام
ڈر نہین مرنے کا تجھے اِک ذرا	شرم نہین رکھتا کہ کوئی ہے خدا

اور سلاطینون کو بعد محافظت اُس امانت کے جو رعیت کی اُنکو سونپی ہے خبرداری اُور امانتونکی بھی لازم ہے یعنی رعیت کے احوال کو لحاظ کرے کہ وہ بھی امانت خالق کی ہے کہ اُس کو سپُرد کی ہے۔ اگر رعایا کی خبر گیری کما حقّہ نہ کر سکے تو امانت داری مین خلل ہے

نصیحت حکیمونکا قول ہے کہ اگر بادشاہ ظالم عامل کو خدمت پر بھیجے اور رعیت پر ظلم وستم مچاوے تو وہ مثل ہے کہ بھیڑیے کو بکریونکی چرواہی سونپی جو دیکھ بھال کر غریبون اور ضعیفون کو ستمگار بے رحم کے حوالے کر دیا

ابیات

ظالم عامل ہے گویا بھیڑیا	اور رعیت بکری ہے اُسکو بچا
سونپی جسنے بھیڑیے کو بھیڑیان	ہی بچاؤ اُنکو مُلّا سے پھر کہان

اور دوسرے ملاحظہ دیانت کا لازم ہے دیانت سے نگہبانی امانت کی ہے جو درمیان خدا کے اور بندون کے ہوتی ہے سو اُس سے کوئی واقف نہین ہوتا مگر وہ جب آپ سے آپ ظاہر ہووے۔ اور دیانت کے قانون کی نگہبانی کے سبب سے نیک بختی دونو جہان کی ہاتھ لگتی ہے بلکہ رضامندی خالق کی حاصل ہوتی ہے

بیت

کر دیانت جو ترے دونو جہان روشن ہین	بے دیانت کے زو نیا خوب ہی نے آخرت

اور جو شخص دیانت دار ہے وہ ہمیشہ ہر مجلس مین عزیز اور با حرمت رہتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور ہر کوئی اُسکو بزرگ اور بڑا سمجھتا ہی حکایت سُنا ہے کہ نوشیروان ابتداے
سلطنت مین کہ ابھی عدالت کی نعمت کا مزہ نہ پایا تھا۔ اور عیش وعشرت کی خواب
غفلت سی ہوشیار نہوا تھا۔ رعیت کی خبرگیری اور احوال پُرسی کی طرف کم متوجہ
ہوتا۔ اتفاقاً اُسکے ہمسائے مین ایک شخص رہتا تھا کہ کرم اور سخاوت مین مشہور
اور مہمان نوازی اور زمان دہی مین یکتا تھا **بیت**

اُسکی بخشش سے فقیر اب شاد تھے	مفلسی کی قید سے آزاد تھے

ہمیشہ اُسکا باورچیخانہ گرم رہتا تھا اور ادنیٰ اعلیٰ کو دعوت کرکے کھلا پلا دیتا جب
اُسکا نام جوانمردی اور سخاوت مین نہایت بلند ہوا۔ اور ہر ایک کے مُنہہ سے
اُسکا مذکور بخوبی ہونے لگا۔ یہ سُنکر ایک روز کسریٰ خود امتحان اور آزمایش
کی خاطر سوداگر کا بھیس بناکر اُسکے مہمان خانے مین گیا۔ میزبان نے بادشاہ کو
نہ پہچانا پر اُسکو تو خدائے کریم نے خُلقِ ذاتی اور کرمِ طبعی دیا تھا موافق اپنی عادت
کے اُن سے بھی پیش آیا۔ اور بہت خاطرداری سے بٹھایا۔ اور لوازمہ ضیافت کا
بخوبی حاضر کیا۔ غرض مروت اور سلوک مین ایک نکتہ فروگزاشت نکیا۔ آخر مہمان کو
ایک بنگلے مین لا بٹھایا[1] اور تواضع عطر و پان کی کی اور باہم صحبت داری کرنے لگا۔
اتفاقاً وہ بنگلہ خانہ باغ پر مشرف تھا کہ اُس باغیچہ[2] مین انگور کی ٹٹیون پر بہت سی
خوشے پکے اور تر و تازہ لگ رہی تھے۔ نوشیروان دیکھکر دلمین متعجب ہوا۔ جب
رخصت کا وقت آیا بولا کہ مین تاجر ہون تمہاری جوانمردی کا شُہرہ سُنکر دل مشتاق ہوا
اِسواسطے آنکر تمہین تکلیف دی لیکن جیسا سُنا تھا اُس سے زیادہ دیکھا

[1] لفظ بٹھانا کا متعدی بٹھانا بحذف یا فصیح ہے ۱۲ [2] یہ لفظ اصل مین باغچہ ہی جو تصغیر ہے باغ کی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصرع ہزار مرتبہ بہتر ہو مین نے اب دیکھا + خیر اب رخصت ہوتا ہون کچھ فرمایش کرو تو جس ملک مین پاؤن تمہاری خاطر لے آؤن - خانہ خانہ وند نے کہا اے خواجہ تمہاری دولت سے سب میسر ہے - بہت کچھ کریم نے دیا ہے - آخر نہایت بے تکلفی اور یگانگت کی باتون سے بے حجاب ہو کر کہنے لگا کہ مین تازہ انگور کو نہایت چاہ کر کہاتا ہون اور سب میوون مین اُس سے مجھے کمال رغبت ہی اگر کسو باغ مین تمہارے جانے کا اتفاق ہو اور اچھا انگور نظر پڑے تو تھوڑا سا اِس مخلص کی خاطر یاد کر کے بھیج دیجیو - نوشیروان نے کہا تمہارے پائین باغ مین تو آپ ہی ڈھیر سے انگور پختہ معقول نظر آتے ہین - اِنکو کیون نہین کھاتے - اور تصرف مین لاتے - وہ بولا کہ اے صاحب ہمارا پادشاہ ظالم - اور سخت غافل ہے ہرگز رعیت کی پروا نہین رکھتا چنانچہ سب باغ والونکو انگور بہت دنون سے تیار رہین پر ابتک امین کو نہین بھیجا جو کنکوت کر کے حصہ پادشاہی لیوے - و پروانگی دیوے - اور سب تو بے ملاحظہ نگہبانی کے دکھ سے کھائے جاتے ہین پر مین محروم مطلق ہون ابتلک زبان پر نہین رکھا - اور مزہ بھی نہین چکھا - کہ میٹھا ہے یا پھیکا - خوفِ اِلٰہی سے ڈرتا ہون کہ ابھی عُشرِ پادشاہی اِس باغ مین شامل ہے اگر مین کھاؤن - تو خائن کہلاؤن - اور خیانت اور بے دیانتی کرنی حرام ہے - اسواسطے جب یہ تاک پھلنی شروع ہوتے ہین مین تاکتا رہتا ہون جونہی دانہ بندھنے پر آتا ہی مین باغ کا دروازہ بند کر کے قفل مار دیتا ہون اور اپنے گھر کی چڑیا کو دہان

+ صحیح لفظ یگانگی ہے ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پھٹکنے نہین دیتا جبتک خراج اپنا پادشاہ نہین لیتا وہین پڑا رہتا ہے خواہ گلگ یا سڑے یا گلہری کھا جاوے مجھے کچھ کام نہین تیسپر بھی جب بہت نقصان ہو جاتا ہی تب پادشاہی عملہ آتا ہے - نظرات کرکے اپنا حصہ لیجاتا ہے - تب مین اُسکو ہاتھ لگاتا ہون - اور بال بچون سمیت کھاتا ہون - نوشیروان کے یہ بات سُنتے ہی بے اختیار ٹپ ٹپ آنسو ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ وہ ظالم اور غافل پادشاہ مین ہی ہون - آج تمہاری دیانت اور امانت نے مجھے غفلت کی نیند سے جگا دیا یہ کہکر اُسکی بہت خاطرداری اور عذرخواہی کرکے رخصت ہوا - اُسی روز سے عدالت شروع کی - رفتہ رفتہ ایسا عادل ہوا کہ آج تلک اُسکا نام چلا جاتا ہی -

قطعہ

دینداری سے کام دل کے بنجاتے ہین	ایمان رہے تو مرد کامل ہو ہے
بے شبہ دیانت سے ہر ایک انسان کو	دولت دوجہان کی ساری حاصل ہو ہے

حکایت اور نقل ہے کہ بلخ کے امیر کا بیٹا ایک روز سیر کرنے کو نکلا - سوار ہوا چلا جاتا تھا کہ رستے کے ایک طرف چھوٹی سی دیوار دیکھی اور اُس کے پیچھے ایک بوڑھا نظر پڑا کہ جنیو پہنے اور بیلچہ ہاتھ مین لیے درختون کے چارے لگا رہا ہے - شہزادے نے ٹوکا اے پیر جن پودون سے تجھے پھل کھانے کی آس نہین اُنپر کیون اتنی بے فائدہ محنت کر رہا ہے - اُسنے جواب دیا کہ دنیا کا یہی چلن ہے اَورون نے جو بوئے تھے سو ہمارے کام آئے ہم جو بیٹھاتے ہین اَورونکے نیگ لگین گے اور شاید میری بھی قسمت مین ہون امیرزادہ جوان نوخیز تھا نادانی کے غرور سے سوگند مُغلّظ طلاق یاد کرکے کہا بیٹھا کہ تو ہرگز

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِس باغ کا میوہ نہ کھانے پاویگا جب تک یہ باغ پھلے گا - تُو مرجاویگا - یہ کہہ کر چلا گیا اُس بُڈھے نے پوچھا کہ یہ جوان کون تھا - لوگون نے کہا کہ امیر بلخ کا پُوت ہی - ایک مُدّت کے بعد وہی بادشاہ زادہ پھر سیر کی خاطر سوار ہوا اتفاقاً ایک باغ مین جا نکلا کہ نہایت سرسبز اور سیراب تھا اور درخت سایہ دار اور پھلے پھولے نظر آئے -

ابیات

درخت اُس باغ کے ساری ہری تھے	ہر ایک ڈالی مین میوے ہی بھری تھے
درختون کی بلندی پر تھے بیٹھے	پرندے بولتے کُریال کرتے

امیرزادے کو اُس بوستان کے دیکھنے سے فرحت ہوئی اور خوش ہوکر باگ تھانبی اور گھوڑے سے اُترا پیادہ ہوکر باغ مین آیا ایک زنّار دار کو دیکھا کہ پھرتا ہے - شاہزادے نے میوہ کھانا شروع کیا کُچھ جی مین جو آگیا تھوڑا سا اُس پیر کو دیا کہ تُو بھی ہمارا شریک ہو اُسنے ہاتھ سے لیا اور اُسی جگہ وہ پھل اُسی کے ایک نوکر کو کہ روبرو ہاتھ باندھے کھڑا تھا حوالے کردیا اور کہنے لگا کہ یہ میوہ مجھے کھانا درست نہین - امیرزادے نے مُتعجّب ہوکر پوچھا کہ اِس کی کیا جہت ہے - بولا کہ مین جن دنون مین اِس باغ کو لگاتا اور بروے بیٹھا تا تھا امیر بلخ کا بیٹا اِس جگہ آیا اور مجھے ڈانٹنے لگا کہ تیری عمر آخر ہوئی اور گور مین پانو لٹکا چُکا ہے اِس سن وسال مین یہ نیّت دُور دراز رکھتا ہی کہ درخت بوتا ہی اِتنی مُدّت تلک تو جیے گا کہ یہ پھلین گے اور تُو کھاویگا - اُسکی سوگند کے سبب سے نہین کھاتا کہ شاید وہ جیتا ہو اور بیاہا گیا ہو اُس پر طلاق نہ پڑے

پ کُریال وہ حالت ہی کہ جانور بہت آرام سے بیٹھا ہو اپنے کھٹکے چونچ سے اپنے بازو کو کھجاتا اور سیلاتا ہو ۱۲

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سونپین شرط دیانت کی بجا لاتا ہون یہ سُنکر اُس گبرو نے کہا اے پیر مردہ امیرزادہ
مین ہی ہون اور قسم مین نے ہی کھائی تھی لیکن یہ تیری دیانت داری دیکھکر
بہت محظوظ ہوا اور وزارت کا کام آج سے تجھے سپرد کیا اب تیری مشورت اور
صلاح کے بدون کوئی کام نہ کرونگا اُس نے یہ بات سُن کر سر نہوڑایا اور تامل کیا بعد
دیر کے سر اپنا اُٹھایا اور بولا کہ تیرا فرمانا مین نے قبول کیا لیکن مسلمان بادشاہ کا
وزیر گبر ہو یہ مناسب نہین - یہ کہکر زنّار کو کاٹ ڈالا اور کلمہ شہادت کا پڑھا
اور مُسلمان ہُوا - پس اِتنی دیانت کی بَرَکت سے دولت دین کی بھی پائی اور
حشمت دُنیا کی بھی ہاتھ آئی - اور پایہ وزارت کا پایا - **بیت**

جو کرے دینداری اُسکا مرتبہ ہو ہے عظیم	کہنا جو کچھ تھا کہا مین ہی خدا اِسکا علیم

چوبیسوان باب وفاے عہد مین

یعنی اپنے قول و قرار کو پورا کرے - اگرچہ یہ تھوڑی سی بات ہی پر اِس عُہدہ سے
برآ ہونا بڑے جوانمرد صاحب کمال کا کام ہی - جو کوئی اپنے قول کو نباہی اور قرار کو
پُورا کرے وہ گویا حکم خدا کا بجا لایا اِسلیے کہ حق تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے
اے وہ کوئی جو ایمان لائے ہو اپنے عہدون کو آپسمین وفا کرو - اور دوسری آیت
مین حکم کرتا ہی کہ اگر تُم وفا کروگے میرے عہد پر تو مین بھی وفا کرونگا تمہارے عہد پر یعنی
روز اَلَسْتُ[1] مین تمہاری روحون نے جو مجھ سے قول کیا ہے اُسے پُورا کرو -

[1] روز اَلَسْتُ سے - روز ازل یعنی وہ دن مراد ہی جس دن آدم کی اولاد نے اللہ تعالیٰ کے سوال کے جواب مین
اُسکی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا اور لفظ اَلَسْتُ آیت قرآنی کا ایک کلمہ ہی اور کُل فقرہ کا یہ مطلب ہی کہ کیا
مین تمہارا رب نہین ہون ؟ اُنہون نے کہا ہان ہم نے گواہی دی اور اقرار کیا کہ تو ہمارا رب ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تومین نے بھی جوتم سے وعدہ کیا ہی بجا لاؤن جزاے خیر اُسکی عوض دون اور پیغمبر خدا کی حدیث شریف ہی کہ جسکو پاسداری عہد کی نہین وہ دیندار نہین پس اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ جڑ دینداری کی عہد کی رعایت ہی ہی **بیت**

مردم دانا یہ نہین کوئی کام	عہد سے بہتر جو کرے وہ تمام

روایت ایک دن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو کسی دوست کے ساتھ اتفاق کہین چلنے کا ہوا سر راہ اُسکا مکان تھا وہ اپنے گھر مین چلا اور پیغمبر خدا سے کہنے لگا کہ تمہارا ساتھ مجھ کو غنیمت ہے مجھ سے وعدہ کرو اور اِس جگہ ذرا ٹھیر جاؤ تو مین گھر مین سے ہوکر چلا آؤن حضرت نے اِس بات کا اقرار کیا اور بیٹھ گئے وہ شخص اپنی حویلی مین گیا اور دوسری طرف کھڑکی تھی اُدھر سے نکل کر کہین چلا گیا بعد تین شبانہ روز کے اُس مکان پر آیا جہان آپ کو چھوڑ گیا تھا اُسی طرح بیٹھے پایا پوچھنے لگا کہ اے نور چشم خلیل کے اور پیغمبر رب جلیل کے یہان کیون بیٹھے ہو فرمایا جس وقت سے تو وعدہ کر کے مجھے یہان چھوڑ کر گیا مین بیٹھا ہون - اور تیرے آنے کی راہ دیکھ رہا ہون - اُسنے شرمندہ ہوکر کہا اگر مجھے دیر لگی تھی آپ چلے گئے ہوتے - فرمایا مین نے وعدہ کیا تھا سو یہ دل نے نہ قبول کیا کہ خلاف وعدے کے کرون جو تو مہینون نہ آتا تو مین یہین بیٹھا رہتا اور ٹھکانے سے نہ جاتا - اِسی خاطر رب العزّت نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی صفت مین فرمایا کہ وہ پیغمبر راست وعدہ اور صادق القول ہی پس جب خلق اللہ کے وعدہ کو وفا کرنا پسندیدہ ہی تو بے شبہ خدا کے عہد کو وفا کرنا پسندیدہ تر ہوا چاہی +

رباعی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

وہ مرد نہین دانا جو کہلاتا ہے	ٹک دیکھ کہ قول اپنا بجا لاتا ہے
گر عہدے سے عہد کے وہ برآتا ہے	جس کام مین جانچیے وہ بڑھ جاتا ہے

نقل حکایت الصالحین جو کتاب ہے اُس مین لکھا ہے کہ کسو خواجہ کا ایک غلام پرہیزگار اور خداترس تھا - اتفاقاً میان بیمار ہوا - عہد کیا کہ اگر مین اِس بیماری سے صحت پاؤن - تو اِس غلام کو آزاد کرون - بعد کتنے دنون کے شافی حقیقی نے شفا دی - وہ خواجہ اُس غلام کو بہت پیار کرتا تھا آزاد نہ کیا - پھر کاہلی پڑا اُسی غلام کو حکم کیا کہ جا کر حکیم کو بُلا لا جو میرا علاج کرے - غلام باہر نکلا اور جلدی پھر آیا صاحب نے پوچھا حکیم کہان ہے اُس نے جواب دیا کہ وہ کہتا ہے کہ تیرا خاوند جھوٹ بولتا ہے جو کچھ کہتا ہے اُس پر عمل نہین کرتا - اب مین اُس کی دوا نہین کرنے کا - خواجہ سُنکر سوچا اور متنبہ ہوا اور بولا کہ اے خانہ زاد طبیب کو میری طرف سے کہہ کہ مین اب دروغ گوئی سے باز آیا پھرا پنے قول و اقرار سے نہ پھرون گا مصرع سر اگر جاے قول سے نہ پھرون ۔ غلام نے کہا اے میان حکیم کہتا ہے کہ اگر تُم اپنے قول کی وفا کرو تو مین بھی ایسی دوا دون کہ تم جلد شفا پاؤ - خواجہ نے غلام کو خط آزادی کا لکھدیا وہین صحت کُلّی پائی -

بیت

وفاے عہد خدا ساتھ گر تو لاوے بجا	تو اپنے فضل و کرم سے کرے وہ تجھ سے وفا

حکایت کہتے ہین کہ ایک پادشاہ کو سخت مُہم درپیش ہوئی عہد کیا کہ اگر خدا میرے اِس کام کو بخوبی جیسا جی چاہتا ہے انجام دیوے تو جتنا خزانہ میرے یہان موجود ہے فقیرون اور مسکینون کو بانٹ دون - حق سبحانہ تعالیٰ نے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسکے مطلب کو جلدی اُسکے دل کی خاطرخواہ روا کیا - پادشاہ نے چاہا کہ جو وعدہ کیا تھا بجا لاوے - خزانچی کو طلب کیا اور فرمایا کہ موجودات کا حساب کرلا کہ تیری تحویل مین کتنا نقد تیار ہی - اُسنے نزدات کی فردگزرانی مبالغ کُلی نظر پڑے اُمرا اور ارکانِ دولت بولے کہ جہان پناہ اتنا مال محتاجون کو خیرات کردینا لازم نہین کہ لشکر تباہ اور پریشان ہوجاویگا - سلطان نے جواب دیا کہ مین نے عہد کیا تھا کہ سارا خزانہ غریبون کو خیرات کردون گا - امیرون نے کہا کہ عالم و فاضل فتویٰ دیتے ہین کہ سپاہی اور جتنے ملازم سرکار کے ہین یہ بھی حکم مستحق کا رکھتے ہین - پادشاہ اِس بات سے متحیّر اور متفکّر ہوکر مثمّن بُرج مین جا بیٹھے - دیکھین تو زیر جھروکے ایک فقیر دیوانہ چلا جاتا ہی - پادشاہ نے حکم کیا کہ اِس مجذوب کو بُلا لو - چوبدارون نے اُسی پکارا - جب وہ آیا مَلِک نے کہا اے میان مستان مین نے شرط کی تھی اور خدا سے عہد باندھا تھا کہ جو میرا مقصدِ دلی برآوے تو میرے خزانے مین جو نقد ہی خدا کی راہ مین صرف کردون سو کام میرا حسبِ دلخواہ ہوا لیکن روپئے بے شمار اور انگنتی ہین اُمرا راضی نہین ہوتے اور عالِم سپاہیون کو واجب الرعایت ٹھیراتے ہین - اب تم کیا صلاح دیتے ہو - دیوانے نے کہا اے پادشاہ جس وقت تُم نے یہ نذر قبول کی تھی کہ سارا مال درویشون کو دونگا دوال بندونکا بھی خیال تمہارے دلمین گزرا تھا - فرمایا نہین - گدا اور بینواؤنکا نام زبان سے لیا تھا - کہا تو اُنہین کو دو جنکی نیت کی تھی - ایک امیر اُس گھڑی حاضر تھا بولا کہ اے دیوانے مال بہت ہی اور سپاہی مفلس اور حیران ہین - مجذوب نے اپنا مُنہہ اُسکی طرف سے پھیر لیا

* فارسی لفظ کے آخر مین الف تے لاحق کرکے جمع بنانی ناجائز ہی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور بولا کہ اے سُلطان جس سے تُم نے وعدہ اور قول کیا ہی پھر بھی اُس سے
کبھو کام ہے یا نہین - اگر کچھ سروکار ہی تو اپنے عہد کو وفا کرو اور اگر اُس سے
آگے کو غرض نہین اور اُسکے محتاج نہو گے تو جو مزاج مین آوے سو کرو - بادشاہ
نے جواب معقول اُس سے سُنکر رو دیا اور حکم کیا کہ سارا مال فقیر غریب مسکینون
کو تقسیم کردو -

ابیات

جو آخر کو محتاج اُسکا تو ہو	نہ موڑا ب وفاداری سے اُسکی رو
حکومت کا جو مرتبہ پاتے ہین	وفا عہد کی وہ بجا لاتے ہین
وفاداری ہی سلطنت کا نشان	جو قول اپنا پورا کرے مرد جان

اور عہد کو وفا کرنا اور قرار کو نباہنا کسو سے اتنا خوش نما نہین جتنا بادشاہون سے
ہی - اسواسطے کہ اُنکا ذکر تمام عالم کی زبان پر مذکور رہوتا ہی اور ہر ایک کے
سُننے مین آتا ہی - پس ادنی و اعلی اُنکے عہد و پیمان سے واقف ہوتے
ہین - تو جب سلاطین اپنے عہد کو انجام نہ دین ساری دوست اور دشمن اُنکے
سخن کا اعتبار نکرین - وصایاے ہوشنگ مین لکھا ہی کہ اے فرزند عہد شکنی
اور خلاف وعدگی ہرگز نہ کریو کہ ننگ اور شامت اُسکی جلد ملتی ہے

بیت

قول بجا لانا تیرے ہات[1] ہے	عہد شکن ہونا بُری بات ہے

اور مُلکون کو اپنی سلطنت کے عہد کے عُہدے سے نکلنا واجب اور لازم ہے

حکایت کہتے ہین کہ افراسیاب ظالم کے احوال سے اور مظلوم کی حالت
کی نہایت جستجو اور تلاش کرتا بلکہ اِس کے تحقیق کرنے مین آپ محنت کرتا

[1] یہان قافیے کی رعایت سے ہاتھ مین ہا سے مغلوط نہین لکھی گئی ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک روز کسو مصاحب نے کہا کہ رات دن اسی فکر مین رہتے ہو عیش و آرام
مطلق نہین کرتے - جواب دیا کہ مین اپنے وعدے کے برخلاف نہین کرسکتا
اُن نے پوچھا کہ آپ نے کیا وعدہ کیا ہے ہم نے کبھو پادشاہ سے نہین سُنا
فرمایا یہ سلطنت خود وعدہ ہے پادشاہون کو واجب ہی کہ اس وعدے
کی وفا کرین - اور وفا یہ ہی کہ انصاف مظلومون کا ظالمون سے دلوا دین
اور جو کوئی پادشاہت پاکر عدالت سے غافل رہا گویا اپنا قول بھولا **مصرع**
وعدے کو نہین بھولتے جنکو ہے دیانت * **نصیحت** ایک پادشاہ نے حکیم سے
پوچھا کہ آدمی کو کونسی صفت سی بزرگی حاصل ہوتی ہے - جواب دیا کہ وعدے
کے انجام کرنے سے - اور ایک فضیلت صادق القول کی یہ ہی کہ بقا جہانکی
اُسکے سبب ہے - اِسلیے کہ قیام دنیا کا سلطنت پر ہے - اور بنا سلطنت کی اوپر
لشکر کے اور پادشاہ تمام جہان کے اپنی ساری دولت لشکر کے اعلیٰ
وادنیٰ کو کہلاتے ہین اور اُن پر صرف کرتے ہین - اِس اُمید سی کہ جب
کوئی حریف مقابل ہوگا تو یہ شرط وفا کی بجا لاوین گے - پس اگر رسم
نمک حلالی اور وفاداری کی اُٹھ جائے تو کوئی خاوند نوکر اور سپاہیون پر
اعتماد نرکھے بلکہ تمام سلطنت مین خلل عظیم پیدا ہو - دوسرے ساری معاملتون
مین کیا خرید و فروخت اور زراعت اور تجارت مین اکثر قول و قرار ہی
کام آتے ہین اگر وہ درست نہ رہین اور پورے نہون تو بند و بست اور ضبط
و ربط عالم کا نیست و نابود ہو جاوے - یہ سب باتین سوچ کر وفاداری کی
راہ سے مُنہہ نہ موڑنا چاہیے **ابیات**

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چاہ اُسکو جو وفا تجھ سے کرے — جان تیرے تیر کے آگے دھری
دوست جانی ہو تو پھر اُسکے لیے — جان کام آوے تو دینا ہی بنے
جان سا دنیا مین کوئی یار نہین — جو وفا اُسمین نہین تو یار نہین
یار دنیا مین ملے ہین کو بکو — پر وفادار ی نیا دے اُنمین تو
اُس سے مل جسمین کہ ہو صدق وصفا — دامن اُسکا لے کہ ہے صاحب وفا

حکایت تاریخ ولایتِ خراسان مین مذکور ہے کہ جس وقت یعقوب لیث نیشاپور مین پہنچا وہان کا حاکم محمّد طاہر تھا - اُسنے باغی ہوکر شہر کے گرد مورچے باندھے اور قلعہ گیر ہوکر لڑنے لگا - سردار اور رفیق محمّد طاہر کے پادشاہ سے نامہ و پیغام - اور نوشت خواند خفیہ کرنے لگے - اور اپنی ہواخواہی اور وفاداری بہت سی ظاہر کرنے لگے - مگر ابراہیم حاجب نے نہ عرضی لکھی اور نہ زبانی پیغام کبھو بھیجا - آخر بعد جنگ کے جب یعقوب کی فتح ہوئی اور عمل دخل ہوگیا - رعیّت اور سپاہ سب فرمانبرداری مین آئی - پادشاہ نے ابراہیم حاجب کو یاد کیا اور پوچھا کہ سب امیرون نے اور تیرے ساتھ والون نے پوشیدہ خط بھیجے - تُو نے کبھو کچھ نہ لکھا اور اُن کے باہم نہ ہوا بولا اے پادشاہ مجھے تم سے آگے کی ملاقات اور جان پہچان نہ تھی کہ از سر نو آشنائی یا یاد دہی کرتا - اور محمّد طاہر سے بھی آزردہ نہ تھا کہ اُسکی دشمنی کی خاطر یہ حرکت کرتا - علاوہ دل میرا نہ راضی ہوا کہ اُسکی پرورش اور داد و دہش کا حق مٹا دون - اور عہد و پیمان کے توڑنے پر کمر باندھون

بیت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خطِ وفا سے نہ ہرگز اُٹھاؤن اپنا سر | اگرچہ کاٹین قلم ساہماری بند سے بند

یعقوب لیث یہ جواب صاف سُنکر نہایت محظوظ ہُوا اور بولا کہ تُو اِس لائق ہے کہ تجھے رفیق کرین - اور سزاوار اِسکے ہے کہ تجھے خدمت دیکر سرفراز کرین **مصرع** وفا جن مین ہے اُنکو آفرین ہے ٭

پھر اِسکا مرتبہ سب سے زیادہ کیا اور مقرّب اپنا بنایا اور جنہون نے اپنے خداوندِ نعمت کے حقوق فراموش کرکے عرضیان لکھی تھین اُن سب کو نہایت شدّت اور عذاب سے مروا ڈالا **قطعہ**

جو کوئی حق کو نہ پہچانے اُس سے کیا اُمید | وفا ہی جسمین نہین ہرگز اُسکا مت ہو یار
وفائے عہد سے دنیا مین گر تو ہو مشہور | نشان مرتبے کا تیرے چرخ پہ ہو پار

میر امن دہلوی کی کتاب گنجِ خوبی کا انتخاب تمام ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

عجائباتِ محنت شعاری

تمہید

سب جانتے ہین کہ انسان کی زندگی بغیر کھانے پہننے گھر بار ایندھن لکڑی کے دشوار ہے کیونکہ انکی ضرورت سب کے نزدیک ثابت ہی اور اسلیے اِن سب چیزون کو اسبابِ معیشت کہتے ہین اور ان ضروریات کے سوا جو چیزین دل لگی اور آسایش کے لیے ہین وہ سامانِ عیش کہلاتی ہین - جو قومین مہذب ہین اور تمیز رکھتی ہین اُن مین وہ چیزین جو سامانِ عیش گنی جاتی تھین اب اسبابِ معیشت مین محسوب ہین مثلاً انگلستان مین کاغذ - کتاب - صابون تصاویر وغیرہ صدہا چیزین اِسطرح حوایج ضروری مین داخل ہوگئی ہین کہ گویا اسبابِ معیشت مین سے ہین بخلاف اس ملک کے کہ یہان اُن چیزونکو سامانِ عیش بھی نہین سمجھتے ٭

ظاہر ہے کہ اگر کسی ملک سے اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش دفعتاً جاتے رہین تو اُس ملک کے باشندے جلد مرجائین گے اور یہی حال اسبابِ عیشت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور سامانِ عیش کے جمع نکرنے سے ہوگا - یعنی اِس صورت مین بھی اُس ملک کے باشندے زندہ نہین رہ سکتے - پس جن باتون پر ملک کی خواہ افرادِ انسان کی بہبود منحصر ہے اُن مین سے دو باتین زیادہ تر اہم اور قابلِ توجہ ہین - اوّل تو یہ کہ اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش اسقدر جمع ہو کہ جنکی زندگی اُس پر منحصر ہے اُن سب کو واسطے کفایت کرے - دوسری یہ کہ جنکے آرام اور آسایش مین یہ سامان صرف ہوتا ہے اُنکو ایسی استطاعت ہو کہ جس مدت مین وہ سامان صرف ہو اُس سے کم مین بقدرِ ضرورت آور جمع کرلین اور فقط استطاعت ہی کام نہین چلتا سامان کے جمع کرنے مین کوشش اور سعی بھی کرین تاکہ جس طرح پہلے آسایش اور آرام مین رہتے تھے اُسیطرح اب بھی آسایش مین بسر کرین - غرض اِس باب مین سعی اور کوشش ضروری ہی کہ جسقدر صرف ہوا ہی اُسیقدر پیدا بھی ہو جاے کیونکہ بغیر سعی اور کوشش کے آیندہ کی آسایش ممکن نہین - اِس سعی اور کوشش کی رغبت اور اسکی مختلف صورتین اور تدابیر اور اُنکے نتایج عجائباتِ محنت شعاری کہلاتے ہین اور اسی سعی اور کوشش کرنے مین جن قاعدون پر لحاظ کرنا چاہیے اُنکو قواعدِ کامیابیِ محنت شعاری کہتے ہین اور اِن ہی دو باتون کی تحقیق اور تفصیل اِس رسالہ مین لکھی جاے گی *

ہر علم کے شروع مین اُسکی اصطلاحات کا بیان کرنا ضروری اور مناسب ہوتا ہی اِسلیے کہ وہ اصطلاحی الفاظ روزمرہ محاورہ مین بھی آتے ہین اور ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی ہوتے ہین پس جب تک کہ لفظ کے معنی خاص مفہوم نہون بیانِ مطلب ٹھیک نہین ہوتا - مگر اس رسالہ کے دیباچہ مین ضرور نہین معلوم ہوتا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر ایک لفظ کے اصطلاحی معنی پہلے بیان کیے جائین - بلکہ جہان اُس لفظ کا بیان آئیگا وہین اُسکے اصطلاحی معنی لکھدیے جائین گے ٭

پہلا سبق

محنت کے بیان مین

جاننا چاہیے کہ اسباب معیشت یعنی کھانا پہننا گھر بار ایندھن لکڑی کیون کر حاصل ہوتے ہین انسان کی ضروریات مین سے آٹے ہی پر خیال کرو کہ روزمرہ صرف کیواسطے بنیے سے خریدتے ہین اور بنیے کے پاس چند روز کے لائق آٹا جمع رہتا ہے - جس عرصہ مین بنیا اُس آٹے کو بیچتا ہے اُسی عرصہ مین آور غلہ پسکر بقدر ضرورت آٹا تیار ہوجاتا ہے اور جسقدر غلہ صرف ہوتا ہے اُسیقدر کوٹھیار اور کھتون سے نکالا جاتا ہے - اور جس عرصہ مین غلہ صرف ہوتا ہے اُسی عرصہ مین کسان زمین جوتتے ہین - اناج بوتے ہین - اور پکنے کے بعد کاٹتے ہین - صاف کرتے ہین اور غلہ سے بھر کوٹھیار اور کھتے بھرے جاتے ہین - تاکہ صرف کیلیے ذخیرہ ہوجائے ٭

اسیطرح جو لوگ گوشت کھاتے ہین ضرور ہے کہ آور جانور پالین اور جانورون کی دانہ کے واسطے زمین کو جوتین اور بوئین ٭

کپڑے کی نسبت خیال کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر صرف ہو اُسیقدر تیار ہونا لابد ہے مثلاً فرض کیا جائے کہ جو لوگ بانات و پشمینہ و مخمل وغیرہ پہنتے ہین - اُنکے پاس چھ مہینے کا لباس موجود ہے تو اس چھ مہینے مین جسقدر کپڑا صرف ہوگا اُسیقدر کپڑا تیار کرنے مین آور لوگ مصروف رہین گے کوئی سیئی گا کوئی رنگے گا کوئی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُون کاتے گا کوئی اُون کاٹے گا کوئی روئی نکالے گا کوئی کتان اور سن تیار کریگا۔ بہتیرے بھیڑ ہی پالین گے۔ بہتیرے کھیتی کرینگے غرض جتنا صرف ہوگا اُتنا ہی تیار ہو جائے گا ٭

مسکن اگرچہ غذا اور لباس کی نسبت پائدار ہی اور بہت جلدی خراب نہین ہوتا۔ مگر پھر بھی اس مین تغیر واقع ہوتا ہے جسقدر پُرانا ہوتا جاتا ہے اُس مین تبدیلی ہوتی ہے اور بتدریج خراب ہوتا جاتا ہے یہان تک کہ شکست وریخت کی مرمت نکی جائے تو رہنے کے قابل نہین رہتا۔ اسلیے شہتیرون کے واسطے درخت کاٹنا اور اینٹ تیار کرنی اور چھپر کیواسطے جنگل سے پھونس لانا کارہائے ضروری ہوئے ٭

غرض اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش ہماری حاجتون مین صرف ہوکر معدوم ہو جاتے ہین۔ اور اُنکی پھر پیدا کرنیکے واسطے جو کام کرنے چاہین اُنمین سے ہر ایک کام اسیطرح ایک کے بعد ایک تحقیق ہو سکتا ہے۔ اور ضرورت سب کامون کی معلوم ہو سکتی ہے۔ چنانچہ ظاہر ہے کہ اگر اسبابِ خانہ داری اور آلات و اوزار جو انسان کے کام مین آتے ہین۔ اچھے اور درست نہون اور کوئی کام بھی اُن کامون مین سے رہ جائے جو اُسکے بنانے مین کرنے پڑتے ہین۔ یعنی اوزار بنانے مین اور سلسلہ ایسے کامون کا کہ اول کان سے دھات نکالا جائے اور پھر سارے مراتب کی درستی ہوکر صیقل تک نوبت پہنچے جاری نہ رہے۔ تو درستی اوزار کی نہین ہو سکتی۔ الغرض جو کام حصولِ اسبابِ معیشت کے لیے کرنے پڑتے ہین۔ جیسا جولاہا بونا۔ تعمیر کرنا۔ کوٹنا۔ بُننا وغیرہ ان سب کیواسطے ایک عام لفظ محنت کا ہے اور چونکہ تجربہ سے ثابت ہے کہ آیندہ کی معاش کا وسیلہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

محنت کی ذریعہ سے حاصل ہوتا ہی اسواسطے ظاہر ہے کہ اگر زمانہ گزشتہ مین
محنت نہوتی تو وسائلِ معاش جو بالفعل حاصل ہین غیر ممکن الوجود ہوتے ؛

یہان یہ شبہ ہوسکتا ہی کہ بعضے آدمی ایسے ہین کہ نہ تو بالفعل محنت کرتے
ہین اور نہ پہلے اُنہون نے محنت کی اور پھر بھی شریکِ اسبابِ معیشت اور سامانِ
عیش رہے اور ہین - واقعی گروہ انسان مین سے ایک بڑا حصہ محنت نہین کرسکتا
بچپن مین تو استعداد ہی محنت کرنیکی نہین ہوتی اور بعضے نقصان جسمانی یا کسی اور
سبب سے محنت کے کاروبار مین معذور رہوتے ہین - باوجود اسکے ایسے لوگون کی معاش
زمانہ گزشتہ کی محنت کے محاصل سے ہوتی ہی - اور آیندہ کی معاش اِسوقت کی محنت پر اور
اُس محنت پر جو متواتر ہو موقوف ہی - تو اُسکی وجہ یہ ہی - کہ گو یہ لوگ محنت سے عاری
تھے - اور اب بھی نہین کرسکتے - مگر اور لوگون کی محنت کا ثمرہ اُنکے بھی کام آیا - اور
اسیطرح آیندہ کام آئیگا - ہان اگر زمانہ گزشتہ مین کوئی بھی محنت نکرتا تو ایسے لوگونکو
کیا - بلکہ سب کو اسبابِ معاش مُیسّر نہ آتے اور آج کے دن ایک آدمی بھی دکھلائی
نہ دیتا - اور ایسا ہی بالفعل کوئی محنت نکرے تو بھی فوراً اسبابِ معاش معدوم ہوجائینگے
الغرض جسقدر تعداد محنت نکرنے والونکی زیادہ ہوتی ہی اُسیقدر محنت کرنے والونکی
کوشش کے ثمرہ مین منفعت ہوتی ہی - یہ بھی دیکھا جاتا ہی کہ جو لوگ محنت نہین کرتے -
اُنمین سے بعض تو ایسے ہین کہ محنت کرہی نہین سکتے - اور بعضے ایسے ہوتے ہین کہ محنت
کی استعداد تو رکھتے ہین مگر کرتے نہین - اور بعضے ہین کہ محنت کی استعداد بھی رکھتے
ہین اور کرتے بھی ہین لیکن اُنکی محنت ایسی مفید نہین ہوتی جیسے اُنکے ہم استعداد ونکی -
قطع نظر اسکے جن لوگون مین محنت کی استعداد نہین ہوتی اُن مین بعضے محض اسی سبب سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے استعداد رہجاتے ہین - کہ حصول استعداد مین سعی اور احتیاط نہوئی - بہرحال یہان
اس بات کیطرف توجہ نہین کیجاتی کہ بعضے آدمی باوجود حصولِ استعداد محنت کی محنت
کیون نہین کرتے اور وہ اسباب کونسے ہین جنسے بے استعدادی محنت کی بعالم
بے احتیاطی پیدا ہوئی - اور سعی کیجاتی تو یہ بے استعدادی نہوتی - بالفعل صرف یہ امر
قابلِ توجہ ہی کہ جو لوگ محنت نہین کرتے اُنکی قدر خواہ زیادہ ہو خواہ کم
اور محنت نکرنا اُنکا خواہ اسی باعثون پر مبنی ہو کہ اُنکا انسداد ہو سکتا تھا خواہ
نہو سکتا تھا معاش آیندہ اُنکی اَور دنکی محنت پر منحصر ہے - جسطرح بالفعل سامانِ معاش
اُنکو اُن لوگونکی محنت سے حاصل ہوتا ہی - جنہون نے پہلے محنت کی ہی ؛

جو لوگ محنت نہین کرتے اُنمین سے کم عمرون کے لیے یہ بہتر ہے کہ آیندہ
محنت کرنے کی استعداد حاصل کرین - نہ یہ کہ بالفعل محنت کرین - ایسے لوگونکی معاش
جس زمانہ مین اَور لوگون کے ثمرۂ محنت پر منحصر ہوتی ہی اگر اُس زمانہ مین پیدا کرنیکی
استعداد حاصل کرین - اور بڑھائین اور پھر اُس استعداد کو کام مین لائین تو اسبابِ
معیشت اور سامانِ عیش کے عام اور مشترک ذخیرہ مین سے جسقدر پہلے اُنہون نے
لیا ہی - بالیقین اُس سے زیادہ داخل کرین گے - الغرض یہ امر نہایت ضروری ہے کہ
جسقدر تعداد اُن لوگون کی زیادہ ہو جو محنت نہین کرتے یا استعداد محنت کی نہین
رکھتے اُسیقدر محنت اُن لوگون کو زیادہ کرنی پڑیگی جو حقیقت مین کُل کی معاش
کے متکفل ہین ؛

بیانِ بالا سے ظاہر ہے کہ انسان کی بہبودی کے لیے اس بات کی بڑی
ضرورت ہی کہ محنت کرنے کی استعداد ہو اور حصولِ استعداد کے شائق بھی ہون -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جو آدمی خوش اور دل سے کام مین لگے رہتے ہین اُنکو محنتی کہتے ہین - محنت اُن صفاتِ حمیدہ مین سے ہے کہ جب ہم اُسکو اَور لوگون مین پاتے ہین نہایت پسند کرتے ہین - اور اُسکا شوق ہوتا ہے - نیک آدمی عموماً اور جوانانِ نیکو خصال خصوصاً خواہش رکھتے ہین کہ اُنکے دل مین تخم محنت کو نشو و نما ہو - محنت صفاتِ حمیدہ مین اسواسطے شمار ہوتی ہے کہ باعثِ بہبودیِ عام ہے ٭

دوسرا سبق

واقفیت اور ہنر

اس مین شک نہین کہ اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش کے حصول مین محنت کرنی ضروری ہے - مگر یہ بھی ظاہر ہے - کہ صرف محنت کے ذریعہ سے یہ اسباب بہت کم حاصل ہو سکتے ہین - جنگلی آدمی بہت محنت کرتے ہین - ہاتھ سے شکار پکڑتے ہین - یا پتھرون سے جانور مار کر اپنی خوراک حاصل کرتے ہین - مگر اُن کی معاش اُس شخص کی معاش سے بڑی ہوتی ہے - جو خوراک کیواسطے جانور پالتا ہے - اور غلہ کے لیے زمین جوتتا ہے - اِن دونو صورتون مین محنت کرنی پڑتی ہے - مگر دوسرے آدمی کی محنت زیادہ مفید ہے - اسلیے کہ اُسکو کچھ واقفیت بھی ہے - محنت کے ساتھ ایک اَور وصف بھی ہوتا ہے - جو واقفیت سے ایسی مشابہت رکھتا ہے کہ دونو ایک ہی معلوم ہوتے ہین - اور وہ ہنر اور سلیقہ ہے - واقفیت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کب اور کس چیز پر محنت کرنی چاہیے - مگر صرف اس سے کام نہین چلتا کامیابی محنت کے لیے یہ بھی ضرور ہے - کہ اُس واقفیت پر ہنر کے ساتھ عمل کیا جائے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اگر ایک آدمی کے پاس نیزہ یا کمان یا بندوق ہو۔ اور اُسکو شست باندھنے کا سلیقہ
نہین۔ تو اِن ہتیارون سے کچھ کام نہین لے سکتا۔ اسی طرح جال۔ کُدال۔ ہل
آری۔ رُکھانی۔ ڈانڈ۔ پال۔ پتھوار کے فائدون سے واقف ہونا کام نہین دے
سکتا۔ بلکہ اِن آلات کا استعمال بھی آتا ہو کیونکہ جو فائدہ اِن آلات سے
حاصل ہو سکتا ہے۔ بغیر قدرت استعمال کے ممکن نہین۔ غرض محنت کے ساتھ
واقفیت اور ہنر بھی ضرور ہین۔ اور ہنر اُن وسائل کے استعمال کی استعداد
کو کہتے ہین جو علم کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین۔ جو آدمی کھیتی کے کام
سے واقف ہے۔ وہ جانتا ہے کہ خریف مین اَور جنس پیدا ہوتی ہے اور ربیع
مین اَور۔ بعضی زمین ایسی ہے کہ اُسمین بَن یا نیل یا ایکھ بوئی جاتی ہے۔ اور
بعضی ایسی ہے کہ اُس مین جوار۔ باجرہ وغیرہ کم قیمت اجناس پیدا ہوتی ہین۔
پس جس آدمی کو اِن باتون سے واقفیت نہو وہ ایک فصل کی جنس دوسری
فصل مین۔ اور عمدہ زمین کی جنس ناقص زمین مین بو سکتا ہے۔ اور محنت اُسکی
رائیگان جا سکتی ہے۔ اور زرخیزی زمین کی بیکار رہ سکتی ہے۔ ایسا ہی جس کسان
کو ہل جوتنا نہ آتا ہو۔ اور آلات کشتکاری کا استعمال نہ جانتا ہو۔ گو وہ محنتی ہو۔ اور
واقفیت بھی رکھتا ہو۔ مگر اُسکی محنت سے فائدہ کم نکلے گا۔ حاصل یہ ہے کہ غلّہ پیدا کرنے
مین محنت۔ واقفیت اور ہنر تینون چاہئین۔ ایک آدمی کو غلّہ پیسنا منظور ہے اور وہ
نہین جانتا کہ غلّہ کیونکر پستا ہے۔ اگر نا واقفیت سے غلّہ کو پتھر لیکر کچلے تو ظاہر ہے کہ
آٹا بھی بُرا ہوگا۔ اور اُس مین پتھر کے ریزے بھی ملجائین گے۔ بخلاف اِسکے
جو شخص واقف ہے۔ غلّہ کو پن چکی مین پسوائیگا۔ جہان پانی کا زور ایسا معدہ ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ آٹا بہت جلد اور باریک پستا ہی - اس مثال مین شاید پڑھنے والے کو اچھی طرح نہ
معلوم ہو - کہ ہنر کیونکر مدد ہوتا ہے - اسواسطے توضیحاً لکھا جاتا ہے - کہ موچی کی صنعت پر
دھیان کرنے سے جھٹ معلوم ہو جائیگا - کہ سوائے محنت اور واقفیت کے ہنر
بھی چاہیے - یعنی جب تک واقفیت کو عمل مین لانے کی استعداد نہو - ایک جوڑا جوتی
کا اچھا نہین بن سکتا - جو چیزین بظاہر بیکار معلوم ہوتی ہین بہ سبب واقفیت
اور ہنر کے اُن سے بڑے کام نکلتے ہین - مثلاً دریا کا ریتا کہ بظاہر بیکار سا معلوم ہوتا ہی
مگر شیشہ گرون کے بہت کام نکالتا ہی - اسیطرح دھات یا کوئلے کی کان کہ
اُس مین سے پانی بذریعہ دخانی کل کے نہ نکالا جائے تو کوئلا اور دھات
نہین نکال سکتے - لاہور سے کلکتہ تک محنت کے ذریعہ سے بھی خبر پہنچ سکتی ہے -
نہ اتنی جلدی جتنی کہ برقی تار سے جو نتیجۂ ہنر ہے ::

جن ملکون کی وسعت کم ہے - اور مردم شماری زیادہ - اُنکی باشندے
ضرور ہے کہ محنتی ہون - اور واقفیت و ہنر بھی رکھتے ہون - اور جو ایسا نہوگا - یعنی
اُنکی محنت و واقفیت اور ہنر مین کمی آجائے گی تو اتنی زیادہ آدمیون کو وہان
اسبابِ معاش میسر نہ آئین گے کیونکہ بغیر محنت کے تو کچھ ہو ہی نہین سکتا -
اور بے ہنر اور ناواقف آدمی اگرچہ محنت کرین - مگر اُنکی محنت کا ثمرہ کم ہوتا ہے -
اسطرح کے ملکون مین بعض ہی آدمی ہونگے - جو واقفیت اور ہنر سے عاری ہون
اور انکے عاری رہنے کی بھی یہ وجہ ہوگی - کہ یا تو اپاہج ہین یا عقل مین فتور ہے -
یا اور کسی ایسی ہی سبب سے ہنر و واقفیت حاصل نکر سکے - یا اُن کے ماباپ نے غفلت
کی اور بچپن مین اُنکو کچھ نہ سکھلایا - ایسے لوگون کی معاش کا کچھ حصہ ہموطنانِ لئیق

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کو ہنر اور واقفیت کے ذمہ ہوتا ہے۔ جب محنتی آدمی مفید کاموں پر متوجہ ہوتا ہے۔ اور بدرستی اُنکو انجام دیتا ہے۔ تو اُسکو واقف اور ہنرمند کہتے ہین۔ یعنی واقفیت اور ہنر کی صفات اُس مین پائی جاتی ہین۔ یہ دونو صفت بہت عمدہ ہین۔ اور بڑی خوشی کی بات ہے کہ سب کو ان صفات کے حصول کی طرف میلان ہو۔ جو بہبودی کہ اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش پر منحصر ہے۔ اُس مین شریک ہونا اور خویش و بیگانہ کی نظر مین اعتبار پیدا کرنا۔ اور اپنے جوہر قابلیت سے محظوظ ہونا جب ہی ہو سکتا ہے۔ کہ دل مین ان صفات کی جگہ ہو اور حصول کی خواہش رہے۔ اگر ان صفات مین سے کچھ کم ہون اور ایک آدھ اچھی ہو تو چندان نقصان نہین مگر انمین سے اکثر کا نہونا البتہ اسباب معاش اور سامانِ عیش کی کثرت مین خلل ڈالے گا۔ اگر پہلے کچھ بھی ہنر اور واقفیت نہوتی۔ تو کیونکر اسبابِ معیشت کی کثرت ہوتی اور کسطرح یہ گروہِ کثیر خلقت کا جو بالفعل موجود ہے زندہ رہتا۔ غرض جسقدر ہنر اور واقفیت درکار تھی اُسقدر بحال اور قائم رہنی ضرور ہے۔ ورنہ صرف کے برابر جمع نہین ہو سکتا۔ اور اگر ہمکو اپنی بہبودی اور مردم شماری کی زیادتی مطلوب ہے تو چاہیے کہ واقفیت اور ہنر مین ترقی حاصل کرین کیونکہ پیدا کرنا اسبابِ معیشت اور سامان عیش کا جن پر انسان کی بہبودی منحصر ہے ہنر اور واقفیت کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے اور یہ واقفیت و ہنر کہ بہت ہی اہم ہے۔ گروہ انسان کی اُس بڑے حصہ کو سکھلانا چاہیے۔ جو آج تک اُس سے محروم رہے ہین ٭

تیسرا سبق

کفایت شعاری کے بیان مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسباب بعیشت اور سامانِ عیش کی زیادتی محنت اور واقفیت اور ہنر پر
موقوف ہی۔ لیکن یہ زیادتی مطلق حاصل کرنا ان اسباب کا غرضِ اصلی انسان
کی نہین ہے۔ بلکہ اسواسطے پیدا کیے جاتے ہین کہ وسائلِ کامرانی ہون اور حوائج
مین کام آئین۔ پس اس غرض کے واسطے صرف حاصل کرنا ان اسباب کا کافی
نہین ہے۔ بلکہ یہ بھی ضرور ہے کہ اسطرح اُنکا مالک ہو کہ اپنی حاجت روائی اور
خواہشون کے پورا کرنے مین جسطرح چاہیے صرف کر سکے۔ اب ظاہر ہے کہ انسان
کی حاجت روائی کے لیے اسبابِ معاش کی کثرت ضرور ہے۔ کیونکہ لباس کی ہمیشہ
ضرورت ہوتی ہی۔ مسکن کا ہونا لابد ہے۔ سال بھر کے واسطے ہر روز دو تین دفعہ کا
کھانا چاہیے۔ اور اگرچہ کھانے کا صرف روزمرہ ہوتا ہے۔ مگر پیداواری کی یہ صورت
نہین۔ کرۂ زمین کے اکثر حصّے ایسے ہین۔ کہ اُن مین صرف ایک فصل سال بھر مین
ہوتی ہے۔ اور سال مین کئی مہینے تک زمین کی طاقت جو اجناس کی پیداواری
مین ممد ہی۔ گویا بیکار و معطل رہتی ہے۔ پس جس صورت مین انسان کی حاجت
کبھی بند نہو۔ اور حاصل کرنے کی استعداد اکثر معطل رہی۔ تو صاف ظاہر ہی کہ محنت
کے سوا کوئی اور تدبیر بھی چاہیے۔ تاکہ سامانِ حاجت روائی ہمیشہ موجود رہے۔ یہ تدبیر
کفایت شعاری ہی۔ یعنی جو کچھ پیداوار ہو وہ سب صرف نکیا جائی۔ بلکہ اُسمین سے
آیندہ کے لیے بھی بچانا اور رکھنا ضرور ہے۔ ظاہر ہے کہ اس ملک مین گیہون کی
ایک فصل پیدا ہوتی ہے۔ اور سال مین ۳۶۵ دن ہوتے ہین۔ اور اکثر دو دفعہ
ایک شب و روز مین کھانا کھاتے ہین۔ پس سات سو دفعہ کا کھانا سال بھر مین
بغیر کفایت شعاری اور جزرسی کے کیونکر مل سکتا ہے۔ آیندہ کے لیے سامانِ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاجت روائی کے بندوبست مین بہت احتیاط چاہیے - اسواسطے کہ اکثر فصلون مین
پیداوار کم ہوتی ہے - اور بعض اوقات تو اتنا کم پیدا ہوتا ہے - کہ نہونے کے برابر ہوجاتا
ہے - علاوہ اسکے معمولی وقت سے کئی ہفتہ کے بعد کاٹنے کے لائق ہوتا ہے - پس بلحاظ
ایسے واقعات کے کمی غلہ کا خوف اُسوقت رفع ہوسکتا ہے - کہ جسقدر ایک فصل سے
دوسری فصل تک چاہیے - اُسی سے اتنا زیادہ جمع کیا جائے کہ فصل آیندہ کی پیداوار
مین کمی ہو یا دیر کے بعد اُٹھے تو بھی قحط سالی اور بھوکھے مرنے کا اندیشہ نرہے اور
جسطرح غلہ مین کفایت شعاری کرنی چاہیے - اسیطرح اَور جانور اور نباتات کے
صرف مین بھی کفایت کرنی ضرور ہے - جنکو انسان حصولِ معاش کے لیے اپنی محنت
سے پیدا کرتا ہے - جو وجوہ کفایت شعاری اور جزرسی کی اوپر لکھی گئین اُن مین
اس بات کا لحاظ کیا ہے - کہ جو چیزین انسان کی محنت سے پیدا ہوتی ہین اُن کے
حصول کا بھروسا نہین ہوسکتا - نہ تو یہ امید ہوتی ہے - کہ ہمیشہ پیدا ہی ہون اور
نہ اسکے خلاف بلکہ کبھی ہوتی ہین - کبھی نہین - اب اگر قطع نظر خرابی موسم کے
انسان کے ضعف جسمانی پر لحاظ کیا جائے - تو بھی کفایت شعاری کی ضرورت
بخوبی ظاہر ہوتی ہے - بیماری اور پیری کی حالت مین انسان کی طاقت ایسی
زائل ہوجاتی ہے - کہ محنت کے لائق نہین رہتا - مگر اشیاء ضروری کی بدستور حاجت
رہتی ہے - پس اگر تندرستی اور جوانی کی حالت مین آدمی کفایت شعاری نکرے
تو بیماری اور پیری مین حوائج کی چیزین مُیسّر نہونگی - اگر بیمار اور ضعیف لوگون کی
حاجت روائی تندرست اور جوانون کے ذمہ رکھنی مناسب سمجھی جائے تو بھی
جزرسی اور کفایت شعاری کی ضرورت مین کچھ کمی نہین ہوتی - البتہ ان دو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

باتون مین سے ایک بات اختیار کرنی پڑتی ہے کہ بنظر بہبودی عام یا تو ہر ایک
فرد بشر اپنی بیماری اور پیری کی حاجت روائی کا بندوبست کرے یا اپنی حاجت روائی
اوروں کے ذمہ رکھے تو اوروں کی حاجت روائی اپنے ذمہ لے ٭

اسمین کچھ شک نہین کہ بنظر بہبودی ہر فرد بشر اور کل افراط کی کفایت شعاری
اور جزء رسی ضروری ہے - اسواسطے کہ علاوہ فوائد مرقومۂ بالا کے یہ امر بھی قابلِ غور ہے
کہ جسطرح واقفیت اور ہنر کی مدد سے آدمی کی محنت بہت کام کی ہو جاتی ہے -
(چنانچہ پہلے سبقون مین اسکا بیان ہو چکا ہے) اسیطرح کفایت شعاری بھی
محنت سے زیادہ فائدہ اُٹھانے مین مدد ہوتی ہے - یعنی جو ذخیرہ کفایت شعاری
کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے - اگر وہ بھی کام مین لگایا جائے تو محنت زیادہ مفید
ہوگی - مثلاً کسی کسان کے پاس پچاس بیگہ پختہ زمین اور ایک ہل ہے - کہ اُس سے
۳۵ بیگہ کی جوت ہوتی ہے - اور اس ۳۵ بیگہ زمین کی پیداوار سے اُسکو ڈیڈھ سو روپیہ
سالانہ نفع بچتا ہے - اب اگر وہ کسان کُل ڈیڈھ سو روپیہ خرچ نکرے اور کفایت کرکے
مثلاً ۸۰ روپیہ سالانہ بچا دے تو اس روپیہ سے ایک ہل اَور کھڑا کر سکتا ہے - اور
کچا کنوا بھی بنا سکتا ہے - پس ظاہر ہے کہ اس کفایت شعاری سے کسقدر اُسکو
فائدہ ہوگا ٭

اکثر اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش کی کثرت کفایت شعاری پر منحصر ہوتی
ہے - اور بغیر جمع کرنے اِن اسباب کے نہ تو کوئی ملک آباد ہوا اور نہ کسی ملک
کے باشندون کو فراغبالی حاصل ہوئی - علاوہ اسکے جن ملکون مین کفایت شعاری
نہین ہوتی - اُن مین اسبابِ معاش مہیا نہین رہتے - باوجود اسکے دیکھا جاتا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ جس آدمی نے کبھی کفایت شعاری نہین کی اور نہین کرتا ہے اُسکو بھی اسبابِ
معاش مُیسّر آتے ہین۔ اس شبہ کا جواب یہ ہی۔ کہ آوروں کے ذخیرہ سے ایسے
لوگون کو اسبابِ معاش مُیسّر آتے ہین۔ اور آگے بیان کیا جائیگا کہ کس طرح
یہ لوگ آوروں کے ذخیرہ پر قابض ہوتے ہین۔ مگر یہ وضاحت کرنا چاہیے کہ بعض
آدمیون کو جو کفایت شعاری نہین کرتے۔ اسبابِ معاش کا مُیسّر ہونا بیان
بالا کے خلاف نہین ہی۔ ہم یہ نہین کہتے کہ جو آدمی کفایت شعاری کریگا اُسیکو
اسبابِ معاش مُیسّر آئین گے۔ بلکہ ہمارا قول یہ ہی کہ جو لوگ معاش پاتے ہین
اُنکی تعداد کی زیادتی کمی پس انداز کی زیادتی کمی پر منحصر ہے۔ یعنی اسبابِ
معیشت اور سامانِ عیش کے ذخیرہ پر موقوف ہی۔ جو مدارِ زندگی ہے۔ اگر دنیا مین
کوئی بھی کفایت شعاری نکرتا تو کوئی زندہ نرہتا۔ اور یہ بھی ضرور ہے کہ جسقدر کفایت
نکرنے والون کی تعداد زیادہ ہو اُسیقدر کفایت کرنے والون کی پس انداز
مین زیادتی ہونی چاہیے ٭

پس آدمی مثلاً کم عمر اور ناتوان جسطرح محنت نہین کرتے۔ کفایت شعاری
بھی نہین کرسکتے۔ اور بعض کی عادات مین یہ خرابی ہوتی ہے۔ کہ صرف روزمرہ
مین جزرسی نہین کرتے۔ دانشمند جانتے ہین۔ کہ ہر فرد بشر کی آسودگی اور
کُل افراد کی بہبودی کفایت شعاری پر منحصر ہی۔ اور جو لوگ خوش نیت اور نیک چلن
ہین۔ پہنچانتے ہین۔ کہ التزامِ کفایت شعاری فرض ہی۔ مگر کوتہ اندیش بدچلن
اسبات کا خیال نہین کرتے۔ اگر فضول خرچی قصورِ عقل کے سبب سے نہو تو جاننا
چاہیے کہ عاداتِ بد اور جہالت کا نتیجہ ہے۔ اور چونکہ آگہی اور عاداتِ نیک

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خود بخود پیدا نہین ہوتین - بلکہ اکثر بچپن مین ماں باپ کی عمدہ تربیت سے حاصل ہوتی ہین - تو غالب معلوم ہوتا ہے کہ جس آدمی مین جہالت اور بدچلنی پائی جائے بالیقین بچپن مین اُسکی تربیت اور تعلیم سے وارث غافل رہے ہین ؛

اگر ایک جنگلی آدمی اور تربیت یافتہ کا مقابلہ کیا جائے - تو بخوبی ظاہر ہو جائیگا کہ جزء رسی اور کفایت شعاری کی عادات کسقدر تربیت و تعلیم پر منحصر ہین - اِن دونو قسم کے آدمیون پاس اگر چھ مہینے کا کھانا ہو اور یہ بھی فرض کیا جائے کہ اُسکے بعد چھ مہینے تک خوراک کا ملنا یقینی نہین تو تربیت یافتہ کی آگہی اور عادت کا یہ اقتضا ہوگا کہ پہلی ششماہی مین صرف آدھی خوراک سے کام نکالے گا اور جنگلی آدمی کہ محض جاہل ہے اور طمع اُسکی بے لگام ہے کچھ نہ چھوڑیگا - اور سب صرف کر ڈالیگا - قطع نظر اسکے تربیت یافتہ جب تک مآل کا فکر نہین کر لیتا - حال کی آسایش سے خوش نہین ہوتا یہان تک کہ اگر جبراً بارہ مہینے کی خوراک اُسکو چھ مہینے مین کھانی پڑے تو وہ اس بات کا رنج کھائیگا - بخلاف اسکے جنگلی آدمی پر اگر کفایت کرنیکے لیے جبر نہو تو وہ بغیر عاقبت اندیشی کے خوشی خوشی خوب کھانا شروع کریگا - گو آیندہ بھوک سے مر ہی جائے ؛

جس آدمی کو یہ عادت ہوتی ہے - کہ بنظر مآل اندیشی حال کی خوشی مین کمی کرتا ہے - یا آیندہ کی تکلیف سے بچنے کا سامان کرتا ہے - یا اپنی محنت کے زیادہ مفید ہونے کا وسیلہ حاصل کرتا ہے - اُسکو کفایت شعار کہتے ہین - یعنی کفایت شعاری کی صفت اُس مین پائی جاتی ہے - اور یہ صفت بیشک خصائل نیک مین سے ہے اسواسطے کہ ہر فرد بشر بلکہ ملک کی بہبودی اس پر منحصر ہے - اور جہان یہ صفت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نہ پائی جائے محنت اور واقفیت اور ہنر سے بہت کم کام نکلتا ہی۔ جب لڑکپن مین کفایت شعاری کی عادت نہین ہوتی تو بڑی عمر مین آدمی مُسرف اور فضول خرچ ہو جاتا ہے۔ اسواسطے ضرور ہی کہ لڑکے چھٹپن ہی سے اس عادت کے خوگر ہون۔ اور اُنکے ماباپ کا چال چلن بھی ایسا ہونا چاہیے جس سی لڑکون کو کفایت شعاری کی طرف ترغیب ہو۔

چوتھا سبق

مال کے بیان مین

اگر سامانِ عیش اور اسبابِ معیشت کی فہرست لکھی جائے اور اس فہرست کو تامل کی نگاہ سے دیکھین تو بخوبی ظاہر ہوگا۔ کہ ان چیزون مین ایسی بہت کم ہین جو بغیر محنت کے میسّر ہوسکین۔ البتہ زمین رہنے کے واسطے اور ہوا سانس لینے کے لیے اور پانی پینے کے واسطے اور سوا ان کے اور چند چیزین ایسی ہین کہ انسان کی محنت سے پیدا نہین ہوتین۔ اور اگرچہ معلوم نہین کہ انسان کی محنت زمین کی جسامت یا وسعت کو زیادہ کرتی ہی۔ یا عناصر کی تعداد کو بدلتی ہی۔ یا اور کچھ اثر ہوتا ہے۔ مگر جو کچھ انسان اپنی محنت سے پیدا کرتا ہی اُس پر غور کرنا البتہ مفید ہے جب یہ کہتے ہین کہ انسان اپنی محنت سی پیدا کرتا ہے تو اسکے معنی یہ نہین ہین کہ اپنی محنت سی ایجاد کرتا ہے۔ بلکہ اس کا صرف یہ کام ہی کہ زمین کو جوتے اور اُس مین کھات کوڑا ڈالکر بیج بوئے اور اپنی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آگہی کے موافق جو زمین کسی جنس کے لائق پاتا ہے اُس مین وہی جنس بوتا ہی
اور جو کچھ اُس سے ہو سکتا ہے سب کرتا ہے - مگر جنس کبھی پیدا ہوتی ہی اور
کبھی نہین بھی ہوتی - آدمی اپنی واقفیت اور ہنر کے زور سے زمین کو درست
کر کر بیج ڈال دیتا ہے - پھر ہوا کی تری اور دُھوپ کی گرمی اثر کرتی ہی اور
بیج سے کُرھا پھوٹتا ہے اور اُسکی نال جاندار ہوتی جاتی ہی اسواسطے کہ زمین
کی شوریت اور اجزاء ہوا سے اُسکا مادہ بنتا ہے - غرض انسان کا کام اتنا
ہی کہ کھات کوڑا ڈالکر زمین کو درست کرے - اور بیج بوئے پھر طبعی باتین اثر
کرتی ہین - یعنی دُھوپ کی گرمی اور پانی کی تری وغیرہ سے نشو و نما ہوتا ہی ٭

جاننا چاہیے کہ عناصر مین صرف تبدیلی واقع ہوتی ہے - پیدا نہین ہوتے
اور اس تبدیلی کا نتیجہ ہی کہ نئی صورت پاکر مصرف کے لائق ہو جاتے ہین اور
پھر آدمی کے کام آتے ہین - چنانچہ یہ بات اچھی طرح ظاہر ہو سکتی ہے - اگر
کشتکاری کے سوا کوئی اَور مثال بیان کیجائے دیکھو غلّہ تبدیل ہو کر روٹی ہو جاتی
ہی - روئی اور کتان اور سن کی صورت تبدیل ہو کر کپڑا رسی وغیرہ بنجاتے ہین -
بھیڑ - بکری اور مویشی کا مادہ اَور مادہ کے ساتھ مخلوط ہو کر بانات - چمڑا - سریش -
صابون - بتّی بنجاتا ہے - کاریگرون کی محنت کا اثر پاکر مختلف قسم کی مٹّی -
دھات - شیشہ - برتن - اینٹ - کھپرا - آلات - ہتیار بنجاتے ہین - جنگل سے پھوس
کاٹ کر لاتے ہین - اور چھپّر بناتے ہین - جھیل اور ندیون کے پانی کو جو بیکار
ہوتا ہی - بلکہ احتمال مضرت کا رکھتا ہے - نہرون مین لیجاتے ہین اور زمین کو
سیر حاصل کرتے ہین ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہرحال موجودات مین دو قسم کی چیزین ہین - ایک تو وہ جو بغیر محنت انسان کے جسقدر اور جس جگہ مطلوب ہون مل سکتی ہین - اور ایک وہ کہ انسان کی محنت سے دستیاب ہو سکتی ہین - خواہ کسیقدر درکار ہون - اور کہین درکار ہون اور آسایش زندگی کے لیے جسطرح دوسری قسم کی چیزین ضروری ہین - اسیطرح پہلی قسم کی چیزین بھی ضروریات سی ہین - مگر پہلی قسم کی اشیا بجز اسکے کہ کام مین آتی ہین - اور کچھ قدر نہین رکھتین بخلاف دوسری قسم کی چیزون کے کہ اُنکی قدر بہت ہے اور اسیواسطے اُنکے حصول مین زیادہ سعی اور توجہ کیجاتی ہے - اور اُن کے پیدا کرنے مین فکر اور تدبیرین کرنی پڑتی ہین - یہی دوسری قسم کی چیزین جو ثمرۂ محنت ہین مال کہلاتی ہین - مالیت کی مختلف چیزون کے مختلف نام ہوتے ہین - اور بعضے نام ان چیزون کے عام بھی ہوتے ہین - جیسا جنس و اسباب وغیرہ جہان مال کی کثرت ہو جاننا چاہیے کہ وہان محنت کا ثمرہ خوب حاصل ہوتا ہے - اور جس ملک مین محنت - واقفیت - ہنر - کفایت شعاری نہ پائی جائے - ممکن نہین کہ وہان مال جمع ہو ۔

جو آدمی مال بکثرت جمع کرنا چاہے - ضرور ہے کہ وہ اشیاء مالیت کی خاصیتون پر دھیان کرے یعنی جو چیزین غذا اور لباس اور مسکن اور اور لوازم خانہ داری مین داخل ہین - حتی المقدور انسان کی واقفیت کے مطابق ایسی ہونی چاہیین کہ اُنسے حوائج ضروری انسان کی رفع ہو سکین - اور اسپر بھی لحاظ رہے کہ آب وہوا اور زمین اور موسمون کے اختلاف سے اُن چیزون مین کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے - ان چیزون کے وہ خصائص جو انسان کے مفید مطلب ہین - اور اُنکی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل کرنے کا طریقہ اُن رسالون سے دریافت ہوسکتا ہے - جو خاص اسی لیہ مرتب ہوئے ہین - یا کارخانون مین دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہی - یہان صرف پائداری کی خاصیت پر لحاظ ہوگا ؛

ظاہر ہی کہ اگر سب چیزین نباتات کی طرح ناپائدار ہوتین تو اُنکو بکثرت جمع کرنا غیر ممکن تھا - اسواسطے کہ جو چیز رکھنے سے بگڑ جائے اُس کا ذخیرہ کرنا بالکل خلاف عقل ہے - اور جب ذخیرہ نہوسکتا تو کفایت شعاری کبھی کثرت کا باعث نہوتی - مگر سب چیزین ایسی نہین ہین کہ رکھی رہنے سے تلف ہوجائین ممکن ہے کہ محنت کے ذریعہ سے آدمی وہ اسباب جمع کرے جو بالفعل بھی مفید ہو اور آیندہ بھی کام آئے - چنانچہ اسباب خانہ داری - دیکھنے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اوزار و آلات وغیرہ بعض چیزین ایسی پائدار ہین - کہ بزرگون کے وقت سے چلی آتی ہین - اور یہ پشت ہا پشت کا تجربہ بتلاتا ہی کہ اور بھی ایسی ہی چیزین حاصل ہوسکتی ہین - وہ مشکلات جو آدمی کو مال جمع کرنے مین پیش آتی ہین - اُن چیزونسے متعلق ہین - جو کھانے پینے مین کام آتی ہین - اسواسطے کہ ایسی چیزین اکثر جلد خراب ہوجاتی ہین - اور جو رہین تو ایک برس سے زیادہ نہین ٹھیرتین مثلاً آلو ہی پر قیاس کرو کہ کتنی جلدی بگڑ جاتا ہی - البتہ گیہون یا اور غلہ اتنا جلد خراب نہین ہوتا - اکثر اجناس ایسی ہین کہ بسبب خرابی موسم کے اُنکی فصل خراب ہوجاتی ہی اسلیے یہ مناسب ہی کہ جو جنس بہت دنون تک رہ سکے اور موسم کی خرابی اور درستی پر اُسکی خرابی اور درستی موقوف نہو زیادہ بوئی جائے - اگرچہ جلد خراب ہونیوالی جنس زیادہ ہوتی ہو - یعنی اگر یہ معلوم ہو کہ جو چیزین انسان کے کھانے مین آتی ہین وہ دو قسم کی ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک تو وہ کہ بہت پیدا ہوسکتی ہے - مگر جلد بگڑ جاتی ہی اور دوسری کم پیدا ہوتی ہی - مگر دیر تک رہتی ہی - اور موسم کا خلل دونون مین برابر اثر کرتا ہی - تو دوسری قسم کا بونا مناسب ہی - اور اگر بخلاف اسکے کسی ملک مین پہلی قسم کی جنس کا تردد بہت ہوتا ہو اور دوسری قسم کا کم یا بالکل نہو تو بالیقین جاننا چاہیے کہ اُسملک کے باشندے نادان اور کوتہ اندیش ہین - اور اکثر قحط اور مرض کی بلا مین گرفتار رہتے ہونگے - اگر دریافت کرنا ہو کہ وہ بہبودی جو اسباب معیشت اور سامانِ عیش کے حاصل ہونے پر منحصر ہے - کسقدر کسی ایک ملک کو حاصل ہوئی ہے - تو جن چیزون پر باوجود لحاظ تبدیلی موسم کے مال کی کثرت منحصر ہی - علی الخصوص کھانے کی چیزون پر دھیان کرنا اور اُن کی خاصیت کو دریافت کرنا چاہیے ٭

پانچوان سبق

سرمایہ کے بیان مین

مال مین مشارکت انسان کی بہت ضرور ہی ورنہ بقاء نوع انسانی غیر ممکن ہوگی - اور اگرچہ سب آدمیون کا مال مین شریک ہونا ضروری ہے - مگر حصّے سب کے برابر نہین ہوسکتے - کسی ملک مین مال کے برابر حصّے نہ تو زمانہ گزشتہ مین ہوئے - اور نہ بالفعل ہین - اور قیاس مین نہین آتا کہ آیندہ بھی ہون - واقعی جو لوگ محنتی و واقفکار اور ہنرمند ہین وہ سُست اور نادان اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بے ہنرون سے زیادہ حاصل کرین گے - اور جو لوگ کفایت شعار ہین
اُنکا پس انداز فضول خرچ اور مسرفون کی بچت سے زیادہ ہوگا - ایسا ہی وہ لوگ
جنکی خلقت مین قصور ہے یا نسبت مین فتور ہے اُن لوگون کی برابر مال حاصل اور
پس انداز نہین کر سکتے - جو ان بلاؤن مین مبتلا نہین ہین - یا جو کم عمر ایسے ہین
کہ اُنکی محنت کی استعداد کچھی ہے - وہ بھی کچھ تھوڑا ہی سا مال حاصل کر سکتے ہین
اور کفایت شعاری کے لیے نہ اُنکو قابو ہے اور نہ وقت - اور جو ان سے بھی
کم عمر ہین - اُنکو تو بالکل محنت کرنے کی استعداد ہی نہین - غرض تجربہ سے
معلوم ہوا ہے کہ ہر ایک ملک مین ہمیشہ سے خلقت دو طرح کی رہی ہے کچھ تو
مالدار اور کچھ غیر مالدار - اب خیال کرنا چاہیے کہ بغیر مال صرف کئے زندگی دشوار بلکہ
محال ہے - اور جسقدر مال صرف ہو اُسیقدر عوض مین جمع نہوتا جائے تو آیندہ
زندگانی غیر ممکن ہوگی - اور چونکہ اسبات کی بھی ضرورت ہے کہ جو لوگ مال
نہین رکھتے وہ بھی قوت پائین - اسلیے لازم آتا ہے - کہ مالدار اپنے مال مین سے
کچھ حصہ اُنکو دین - اور یہ امر دو طرح سے حاصل ہو سکتا ہے - یا تو مالدارون
پر جبر کیا جائے یا اُنکو غیر مالدار کچھ ایسی ترغیب دین - کہ بخوشی روپیہ دینے
پر مستعد ہو جائین - بالفعل جبر کا ذکر چھوڑ کر اس باب مین تحقیقات کرنی چاہیے
کہ یہ ترغیب کیونکر مالدارون پر اثر کرتی ہے - علاوہ اسکے کہ بچے اپنے واجبی
حصہ سے زیادہ مال پاتے ہین - اور اپاہج اور ناتوانون کی معاش خیرات سے
چلتی ہے اور بھی کئی باعث ہین کہ غیر مالدار جو اگرچہ محنت کر سکتے ہین - لیکن
مالدارون سے کچھ مال کے طالب ہوتے ہین - مثلاً بعض آدمی بھیک مانگتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہر چند اہل دولت کو خیرات دینے کا شوق ہو۔ مگر کہان تک لگاتار ان بھکاریون کو دے سکتے ہین۔ آخر ان سائلون کو یہ جواب دینا پڑیگا کہ واقعی ہمارے پاس جو مال ہے بالفعل کی حاجت روائی سے زیادہ ہے مگر آدمی کے ساتھ آور بہتیری ضرورتین لگی ہوئی ہین۔ بڑھاپے مین ہم کچھ نہین کما سکتے۔ اور حوائج کی وہی صورت رہتی ہے۔ ممکن ہے کہ بڑھاپے سے پیشتر بیماری اور ضعف کا غلبہ ہو۔ علاوہ اسکے ہمارے ذمہ آور لوگون کے حقوق ہین۔ کہ انکا ادا کرنا واجب ہے اور اسیواسطے عاقبت اندیشی لازم۔ ان عذرات کا جواب مفت مانگنے والے کچھ نہین دے سکتے مگر جو لوگ مالدارون سے یہ وعدہ کرین کہ جتنا مال تم ہمکو دوگے۔ ہم تمکو کما دینگے تو البتہ اُن کے سوال کے سامنے بعض عذر اُٹھ جائینگے۔ اگرچہ اس حالت مین بھی یہ اطمینان ضروری ہے کہ جسقدر مال خرچ ہو۔ اُسقدر وصول ہو جائے۔ علاوہ اسکے مال کی نگہبانی اور احتیاط مین مالدارون کو تکلیف اور دقت ہوتی ہے۔ اور وہ اس دقت سے آزاد رہنا چاہتے ہین۔ پس وہ غیر مالدار جو محنت کر سکتے ہین۔ مالدارون سے یہ کہین کہ اگر ہماری تمھاری دادوستد کا معاملہ ٹھیر جائے۔ تو طرفین کو فائدہ ہوگا۔ اور اس دادوستد مین سخاوت کو بالکل مداخلت نہو تو مالدارون کو کچھ عذر باقی نرہیگا۔ اور انکار کی سب وجوہ اُٹھ جائینگی۔ یعنی غیر مالدار جو محنت کی استعداد رکھتے ہین۔ مالدارون سے یہ کہین کہ ہمکو مال درکار ہے۔ اور تمھارے پاس بالفعل کی حاجت روائی سے کچھ زیادہ مال ہے۔ مگر نہ اسقدر کہ آیندہ کی حاجت روائی کو بھی کافی ہو۔ پس اگر تم اپنے مال مین سے کچھ ہمکو دو تو ہم جسقدر لینگے اُس سے کچھ زیادہ تمکو واپس دینگے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور یہ زیادتی تمھاری آیندہ کی حاجت روائی مین مدد ہوگی - اسصورت مین دو
امر قابلِ تحقیقات رہین گے - ایک تو یہ کہ اُن غیر مالدارون کو وعدہ پورا کرنیکی
استعداد ہی یا نہین - دوسرے مالدارون کو اِسبات سے مطمئن کرسکتے ہین یا نہین
کہ ایفاء وعدہ مین کوتاہی نہوگی - تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مالدارون کو اِن
دونو باتون کی نسبت دلجمعی ہوسکتی ہے - جو آدمی لئیق ہین یعنی محنتی و واقفکار
اور ہنرمند و کفایت شعار ہین - وہ اتنا پیدا کرسکتے ہین - کہ اپنی ضروری حاجتون کو
رفع کرلین - اور کچھ بچ رہے - اسمین خرابی یہ ہے کہ بعض آدمی ایسی قابلیت نہین
رکھتے اور جو لوگ معتبر ہین - اُنکی نسبت مالدارون کو یہ اعتماد ہوتا ہے کہ ایفاء وعدہ
مین کوتاہی نکرین گے - اور اس مین دقت یہ ہے کہ سب آدمی ایسے معتبر نہین ہوتے
بہرحال اہلِ تجربہ جانتے ہین کہ اکثر آدمی یہ قابلیت اور اعتبار رکھتے ہین - اور
اسی سبب سے مالدار اور غیر مالدارون مین ہمیشہ اس طرح کا عہد و پیمان
ہوتا ہے - اور اگرچہ بسبب نالیاقتی اور خیانت کے اکثر نقصان بھی ہوتا ہے - مگر
اس نقصان سے فائدہ کی امید طرفین کو زیادہ ہوتی ہے - اور اسی جہت سے
کاروبار چلتا ہے - واقعی اگر اسطرح آپس مین عہد و پیمان نکیا جائے تو کیون کر
اتفاق کی صورت نظر آسکتی ہے - یہ جو مال اسطرح دیا جاتا ہے (یعنی غیر مالدار
اس شرط پر لیتے ہین کہ صاحبِ مال کو اصل سے کچھ زیادہ کما دین گے) وہ سرمایہ
کہلاتا ہے - اور اُس مالدار کو جو اسطرح اپنا مال دیتا ہے سرمایہ دار کہتے ہین -
اور جو مال مزدورون کو محنت کے بدلہ ملتا ہے اُسے اُجرت کہتے ہین - اور مزدور
اپنی محنت سے کما کر جسقدر زیادہ اصل سے سرمایہ دار کو دیتے ہین وہ نفع

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہلاتا ہے ؛

سرمایہ دار نفع کے لیے سرمایہ خرچ کرتا ہے اور یہ سرمایہ دو قسم کا ہوتا ہی۔ ایک قسم مین کارخانجات اور ہر طرح کے آلات اور وہ سب وسائل شامل ہین۔ جو محنت کے مدد ہوتے ہین یعنی اُن کا استعمال ہو تو محنت سے زیادہ حاصل ہوتا ہی۔ دوسری قسم سرمایہ کی مال کا ذخیرہ ہے۔ جس سے مزدورونکو اُجرت ملتی ہے یہ مزدور مال حاصل کرنے کے آلات کو درست رکھتے ہین۔ اور زیادہ کام نکلنے کے لائق کرتے ہین۔ اور انسان کی آسایش مین جسقدر مال جتنا جلد صرف ہوتا ہی اُسیقدر یا اُس سے زیادہ جلدی ان آلات کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے ؛

جہان پہلی قسم کا سرمایہ زیادہ ہوتا ہے وہان سرمایہ دار اور مزدورونکو باہم عہد و پیمان کرنے کی ترغیب بہت ہوتی ہے۔ جس آدمی کے پاس کچھ سرمایہ ہو ضرور نہین کہ وہ اپنی محنت کا بدلہ اُجرت ہی سے حاصل کرے۔ وہان اگر کوئی بڑا سرمایہ دار اتنی مزدوری اُسکو دے کہ اپنے سرمایہ سے اسقدر نفع نہ حاصل کر سکے تو بیشک اُجرت لینے پر راضی ہوگا۔ اور اس صورت مین دو فائدون کی توقع ہوتی ہے۔ ایک تو اُجرت مین زیادہ مال کا ملنا۔ کیونکہ سرمایہ کی زیادتی محنت کے ثمرہ کو زیادہ کرتی ہے۔ اور اسیواسطے بڑا سرمایہ دار مزدوری زیادہ دے سکتا ہے۔ مثلاً کسی آدمی کے پاس سو روپیہ ہون اور اس سے ایک پریس خریدے تو شاید دس روپیہ ماہواری نفع کی توقع رکھہ سکتا ہے۔ پس اگر کسی کے پاس پانچہزار روپے ہون۔ اور اس سے بڑا چھاپہ خانہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

قائم کرے اور عمدہ پریس خرید کر اچھا اہتمام کرے تو چھوٹے سرمایہ والے کی نسبت
فی پریس اُس کا خرچ کم پڑ سکتا ہے اور بسبب زیادتی سرمایہ کے کاغذ وغیرہ
بھی اُسکو ارزان ہاتھ لگ سکتا ہے - اور اسیواسطے فائدہ بہت حاصل
ہو سکتا ہی - اور یہ سرمایہ دار اُس تھوڑے سرمایہ والے کو پندرہ بیس روپیہ ماہواری
تنخواہ پر نوکر رکھ سکتا ہے - یعنی کم سرمایہ والے کو بہ نسبت اُس نفع کے جو اُسکو
اپنے سرمایہ سے حاصل ہوتا زیادہ تنخواہ مل سکتی ہے - اور دوسرا فائدہ یہ ہے
کہ واقفیت اور ہنر مین ترقی ہو سکتی ہے اسواسطے کہ جو شخص اپنے سے زیادہ
ہوشیار رہو اور ایسی تدبیرین سوچے کہ محنت کا ثمرہ زیادہ ہو جائے تو اُس کی
نوکری مین رہنا گویا لیاقت پیدا کرنی ہے - علاوہ اس کے کم سرمایہ والا
ایک اَور طریق سے زیادہ نفع کما سکتا ہی - اور وہ طریق یہ ہے کہ اَور سرمایہ
دارون کے سرمایہ کے ساتھ اپنا سرمایہ شامل کرے اور یہ سب کے سب ایک
ساتھ سعی کرین تو ہر ایک کو اتنا فائدہ ہو سکتا ہے کہ کم سرمایہ پر علیحدہ علیحدہ
اسقدر نہین ہو سکتا - مثلاً دس آدمیون نے تین ہزار روپیہ کا ایک ٹھیکہ لیا اور
حصّے اُن کے مختلف سَو سے ہزار تک ہین - اور ممکن ہے کہ ساڑھے سات سو روپیہ
کُل نفع ہو - پس جسکا حصہ تین سو روپیہ کا ہی - اُسکو پچھتر روپیہ نفع ملے گا بخلاف
اسکے وہ آدمی شریک نہوتا اور اپنا ہی روپیہ لگاتا تو غالب یہ ہے کہ فیصدی
پچیس روپیہ اُسکو نفع نہ ملتا ٭

جس آدمی کے پاس سرمایہ کم ہو اور اپنی استعداد پر بھی بھروسا نکرتا ہو
اور اسی لیے مزدوری کرنی زیادہ پسند کرے تو مناسب نہین ہی کہ اپنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سرمایہ کو بیکار رکھے یہ شخص اوروں کو بطور قرض کے دے سکتا ہے اور اُسکے بدلہ نفع یعنی سُود لے سکتا ہی ۔

اب اس بات کا بیان کرنا مناسب ہی کہ جو علاقہ سرمایہ دار اور مزدور مین ہوتا ہے وہ اُس تعلق کے مشابہ نہین ہوتا۔ جو نوکر اور آقا یا مزدور اور مزدوری کرانے والے کے درمیان ہوتا ہے۔ چنانچہ بیان ذیل سے واضح ہی۔ بعض سرمایہ دار اپنا سرمایہ اوروں کو قرض دیکر کاروبار کی دقّت اور نشیب و فراز کے خطرہ سے مطمئن ہو جاتے ہین۔ بعض سرمایہ دار کارروائی کے لیے گماشتے نوکر رکھتے ہین۔ اور وہ مزدور جو اپنی محنت سے معاش حاصل کرتے ہین۔ سرمایہ کا منافع سرمایہ دار یا گماشتون کے حوالہ کرتے ہین۔ اور سرمایہ دار یا گماشتے اُن کو اُجرت دیتے ہین۔ اور چونکہ ایسے کارخانون مین محنت کے مفید ہونے کا سامان موجود اور ایک عمدہ تربیت کا سلسلہ جاری ہوتا ہے۔ اسواسطے مزدورون کو سوائے اجرت کے یہ اور ایک نفع ہے۔ کہ سب کچھ دیکھتے ہین۔ اور کام اُنکے ہاتھونسے نکلتے ہین اور اسی جہت سے جو مزدور مستعد اور ترقی خواہ ہوتے ہین بخوبی واقفیت اور ہنر حاصل کر سکتے ہین۔ اور جو مزدور زیادہ واقفکار اور ہنرمند ہوتے ہین اور بسبب زیادہ ملنے اُجرت یا جمع کرنے پس انداز کے سرمایہ دار ہو جاتے ہین وہ اپنے سرمایہ کا انتظام و اہتمام کر سکتے ہین۔ خواہ اور لوگون کے گماشتے مقرر ہو کر سرمایہ کا اہتمام لے سکتے ہین ۔

بیانِ بالا سے واضح ہی کہ جہان سرمایہ زیادہ نہو وہان اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش کے حصول مین کچھ قصور رہتا ہی سرمایہ اُسی ملک مین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

زیادہ کام کا ہوتا ہے جہان محنت کی خرید و فروخت زیادہ ہوتی ہی اور سرمایہ بطور قرض ایک سے دوسرا لے سکتا ہے اور شرکت بھی بسہولت ہوسکتی ہی مگر یہ باتین اور اسطرح کے عہد و پیمان اُسجگہ ہرگز نہین ہوسکتے جہان ایفاء وعدہ کی امید اور یقین نہین ہوتا اور اس مین شک نہین کہ تعداد ایسے عہد و پیمان کی کم ہوجاتی ہی اور جو فوائد اِن عہود سے حاصل ہوتے تھے اُن مین خلل آجاتا ہی اسواسطے کہ بعض اوقات بے ایمانی اور عہد شکنی ہوجاتی ہے - اور جب یہ بات معلوم ہوئی کہ اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش کی زیادتی ایسے عہد و پیمان کی زیادتی تعداد کو لازم ہے اور زیادتی تعداد ایسے عہد و پیمان کی وفاداری پر منحصر ہے تو ظاہر ہی کہ اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش کے حصول مین سوائے محنت اور واقفیت و ہنر کے وفاداری بھی ایک جزء اعظم ہی ٭

چھٹا سبق

مِلکیت کا بیان

پچھلے سبق مین اس بات کا بیان ہوا کہ جو لوگ مال نہین رکھتے مالداروں کے مال مین بخوشی شریک ہونے کے لیے کسطرح سعی کرتے ہین - اسطرح کی شرکت سے سرمایہ پیدا ہوتا ہے - اور اس سرمایہ سے محنتیون کی معاش نکلتی ہے یعنی اُن غیر مالدارون کو بطور اُجرت مال ملتا ہی جو بسبب اپنی استعداد کے سرمایہ دارون کو اصل سے زیادہ کما کر دیتے ہین - پس جو لوگ اسطرح اپنا سرمایہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لگانے پر مستعد ہوتے ہین - اُنکو زیادہ مال یا نفع ملتا ہی *

اس تدبیر کے سوا شرکت کی ایک اَور صورت ہی کہ غیر مالدار مالدار دنکے مال مین شریک ہوسکتے ہین - اور وہ یہ ہے کہ بے اجازت مالدار کے فریب یا جبر سے حصّہ لین - اب دیکھنا چاہیے کہ پہلی قسم کی شرکت اور اس قسم کی شرکت مین کیا فرق ہی؟ اگر مزدور اور چور کے افعال پر قیاس کیا جائے تو نتائج اِن دونو قسم کی شرکتون کے بخوبی معلوم ہوسکتی ہین - ظاہر ہے کہ مزدور جسقدر لیتا ہے اُس سے زیادہ عوض دیتا ہی - اور چور جو کچھ لیجاتا ہے اُسکا بدلہ بالکل نہین ملتا - مزدور جو اپنے لیے حصولِ مال مین سعی کرتا ہی اُس سعی سے اَورونکو بھی فائدہ ہوتا ہے یعنی مال ملتا ہے - بخلاف اسکے چور کی سعی سے اَورونکا مال گھٹ جاتا ہی - اور بالفرض یہ دونو اپنی سعی سے برابر تمتع حاصل کرین - مگر مزدور کی سعی آیندہ کے لیے وسائل بہبودی زیادہ کرتی ہے اور چور کی سعی سے یہ وسائل اَور کم ہوجاتے ہین - فریب اور چوری کی خرابیان اِن نقصانون سے بھی بڑھ کر ہین - ظاہر ہی کہ اگر کسی آدمی کا مال اتفاقاً جاتا رہی یا باعثِ نقصان کوئی ایسا امر پیش آئے کہ غالباً پھر اُس کے پیش آنے کا اندیشہ نہو - تو وہ شخص مال حاصل کرنے سے باز نرہے گا - اور بدستور سعی اور کوشش کیہی جائیگا - بخلاف اس کے اگر اُسے یہ معلوم ہوجائے کہ محنت اور جفاکشی کا ثمرہ ہاتھ نہ لگیگا تو ہرگز سعی اور کوشش نکریگا - یہان سے ظاہر ہی کہ اگر دنیا مین فریب اور چوری کو غلبہ ہو تو محنت اور کفایت شعاری نیست و نابود ہوجائے گی - اور اسکے ساتھ ہی مال جاتا رہے گا - اور بہبودی بھی جو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مال پر منحصر ہی بے نام و نشان ہو جائے گی ۔

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک زمانہ اور ہر ایک ملک مین جہان لوگون کے اجتماع کی زیادتی ہی کسی نہ کسی طرح کی تدبیرین اس بات کے لیے مقرر ہوتی رہی ہین کہ آدمی جو کچھ اپنی محنت سے حاصل کرے بے خطرہ اُسکا مالک اور قابض رہی - جو کہ یہ بات ظاہر ہے کہ آدمی کی سعی اور محنت اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش حاصل کرنے مین بغیر غرض اور مطلب کے نہین ہے تو جس صورت مین یہ خیال ہو کہ جو مال اپنی محنت سے ہاتھ لگتا ہی اُس مین سے کچھ بھی دستیاب نہوگا تو کیونکر بیفائدہ محنت کرنیکو جی چاہے گا - البتہ مفت کا مال لینے کو بہتیرے آدمی فریب اور چوری کے لیے موجود ہو سکتے ہین بہرحال اگر ایسے بدآدمیون کا اختیار اور تعداد اسقدر ہو کہ لوگون کو اپنے مال سے فائدہ اُٹھانے کی امید کم ہو جائے تو بیشک محنت اور کفایت شعاری مین تنزل آجائے گا - اسلیے بہت ضرور ہے کہ ایسے لوگون کو حرکات ناشائستہ سے باز رکھنے کے لیے کچھ تدبیر کیجائے کیونکہ اُن کی بدکرداری سے محنتی آدمی بیدل ہوتے ہین - بلکہ محنت کرنے سے ہاتھ اُٹھاتے ہین - اور یہ حال کیونکر نہو ایک تو مال جاتا ہی - دوسرے امید منقطع ہوتی ہی کہ جو مال پیدا کرین گے اُس سے فائدہ نہ اُٹھائین گے ۔

تجربہ سے بخوبی ثابت ہی - کہ جو لوگ مال پیدا کرتے ہین اُنکو لوٹنے والون سے محفوظ رکھنا نہایت ضروری ہی - جس ریاست مین خود بادشاہ مالدار لوگون سے بہ تعدّی مال لیتا ہی ناچار اُسکی برداشت کرتے ہین محض

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسلیے کہ بادشاہ اوروں سے اُنکو محفوظ رکھتا ہے - اور جس ریاست مین قرار واقعی
مال کی حفاظت ہوتی ہی وہان رعایا بہت خوش اور راضی رہتی ہے کیون کہ
جن لوگون نے مال حاصل کیا ہی قانون کی رو سے بامن اپنے مال پر قابض رہتے
ہین - اور اپنی مرضی کے موافق اُس کو صرف کرتے ہین - اِن قوانین سے
حقوقِ ملکیت عطا ہوتے ہین - یعنی جن لوگون نے مال پیدا کیا ہے - اُن کو یہ حق
حاصل ہے - کہ اُس مال کو اپنے قبض و تصرف مین رکھین اور جسطرح چاہین خرچ
کرین اگرچہ اسمین کچھ استثنا بھی ہے اور اُسکا بیان آگے لکھا جائیگا - جاننا چاہیے
کہ یہ بات حقوق ملکیت کے لوازمات مین سے ہی کہ بے اجازت مالکان حقوق
کے کوئی اُن کے مال مین دست اندازی نکر سکے اور اگرچہ جماعۂ انسان کی بہبودی
حقوق ملکیت کے حاصل ہونے پر منحصر ہے - کیونکہ ان حقوق سے مال کے حصول
اور جمع کرنے کی ترغیب ہوتی ہے - مگر ان حقوق کے امتیاز سے جیسے فوائد ہین
کچھ خرابیان بھی نکلتی ہین - لوگون مین اکثر حقوق پر تکرارین ہوتی ہین اور ان
تکرارون کی بنیاد بعض اوقات تو محض نادانی اور غلط فہمی پر ہوتی ہے اور
بعض دفعہ بے ایمانی اور جھوٹ کے سبب باہم فساد ہوتا ہے اسیواسطے رفع
تکرار اور کارروائی اجتماع کے لیے عدالتین مقرر ہوتی ہین - اور اس غرض
کے لیے کہ مال پیدا کرنے والا اپنے مال پر قابض ہوکر محفوظ رہے صرف اُنہین
افسرون کی ضرورت نہین ہی - جو احکامِ قانون کی تعمیل کرتے ہین بلکہ قانون
بنانیوالے اور جاری کرنے والے بھی چاہئین اسیواسطے ہر قسم کے سررشتے اور
دفتر مقرر کیے جاتے ہین - اور اِن سررشتون کے نظام کو سیاست کہتے ہین -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیاست سے ایسا انتظام اور امن حاصل ہوتا ہے۔ کہ افراد انام سے اُس کا ہونا
غیر ممکن ہے۔ اور اگر ہو بھی سکے تو روپیہ اور وقت دونو زیادہ صرف ہون گے
اور پھر بھی دقّت رہے گی۔ اب ظاہر ہے کہ جو لوگ متکفّلِ امور سیاست ہین
اُن کے واسطے وجہ معاش کافی ہونی چاہیے تاکہ اسبابِ معیشت اور سامانِ
عیش کے حصول سے بیفکر ہو کر اپنے کام مین جو نہایت اہم اور جوابدہی کا ہے
مشغول رہین۔ الغرض یہ وجہ معاش اُس مال مین سے مقرر ہوتی ہے جو اُسی
ملک کے باشندے اپنی محنت اور پس انداز سے حاصل کرتے ہین۔

ہر چند بعضی سیاستون مین بہت خرابی ہوتی ہے۔ کہ قوانین کی بُرائی
سے لوگون کو تکلیف پہنچتی ہے اور ظلم ہوتا ہے۔ فوج کے لوگ خرابیان کرتے ہین۔
آمدنی سرکاری بیجا خرچ ہوتی ہے۔ مال جو انصرام امور سیاست کے لیے رعایاے
محنت کیش سے لیا جاتا ہے۔ بادشاہ کے عیش ونشاط مین صرف ہوتا ہے۔ مگر
پھر بھی ہونا ایسی سیاست کا نہونے سے بہتر ہے۔ اسواسطے کہ بُری سے بُری سیاست
مین بھی کچھ نہ کچھ امن ہوتا ہے۔ لیکن بعضی باتین ایسی ہوتی ہین کہ سیاست کیسی ہی
عمدہ ہو اُنکی تدبیر نہین ہوسکتی۔ چنانچہ سیاست سے مال کی حفاظت ہوسکتی ہے
نہ پیداواری کیونکہ مال محنت اور واقفیت ہنر اور کفایت شعاری کا ثمرہ ہے۔
البتہ اچھی سیاست مین محنت وہنر وغیرہ کی طرف لوگون کو ترغیب ہوتی ہے
اسواسطے کہ مال جو اِن صفات کا ثمرہ ہے۔ اچھی سیاست مین بخوبی محفوظ رہتا
ہے۔ حاصل ہونا صفاتِ مذکورۂ بالا کا تعلیم اور تربیت پر موقوف ہے جس طرح
مال بغیر محنت وغیرہ کے پیدا نہین ہوتا اسیطرح یہ صفات بغیر اچھی تربیت کے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حاصل نہین ہوتین اور اس بات کا کوئی منکر نہین ہو سکتا کہ جہان مال کی حفاظت نہو سکے وہان ان صفات کی تکمیل ممکن نہین اور یہ حفاظت بالکل سیاست کے ذمہ بھی ڈالنی نہ چاہیے بلکہ حقوق ملکیت کے اُصول اور فوائد بچپن ہی سے بتلائے جائین اور لڑکون کو ایسی تربیت دیجائے کہ حقِ ملکیت کو ایک حق سمجھین اور وہ قواعد اور قوانین جنکی رو سے انسان کو تقرر حقوقِ ملکیت کے فوائد حاصل ہوتے ہین باحتیاط ضبط کرین ٭

اکثر یہ نالش کیا کرتے ہین کہ سیاست کے اکثر صرف فضول ہین اسطرحکی فریاد اور نالش اُن ملکون مین ہوتی ہے جہان سیاست کا صرف ٹکس آور گر سے ہوتا ہے۔ اسواسطے کہ ایسے ملکون مین سیاست کا صرف بٹے ٹھکانے اور فضول ہوتا ہے۔ اور رعایا پر تعدی کیجاتی ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ جس ملک مین باشندون کا چال چلن اچھا ہے اور بدمعاش کم ہین لوگون کے مال مین بھی دست اندازی کم ہوتی ہے۔ رعایا کو حقوق ملکیت پر لحاظ رہتا ہے۔ چوری چکاری سے باز رہتے ہین۔ ایسے ملکون مین تھوڑی آمدنی سے سیاست کا صرف بخوبی چل سکتا ہے۔ اور جہان ایسے بدمعاشون کی کثرت ہو کہ حقوق ملکیت کا لحاظ نکرین تو چوکی تھانے بٹھانے اور برقندازمقرر کرنے پڑین گے اور جیلخانہ وغیرہ کا صرف زیادہ ہو جائے گا اور اسیواسطے زیادہ آمدنی کی ضرورت ہوگی۔ جس ملک مین اسطرحکا صرف زیادہ ہوتا ہے اُس ملک کی رعایا مالدار نہین ہوتی ٭

ظاہر ہے کہ جہان حقوقِ ملکیت پر قرار واقعی لحاظ نہو وہان اسبابِ معیشت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُور سامانِ عیش کے حصول مین کامیابی نہوگی - اور اگرچہ ہمیشہ دیکھا جاتا ہے
کہ جس ملک مین سیاست اچھی نہو وہان کے باشندے حقوقِ ملکیت پر لحاظ
نہین کرتے - مگر واقع مین رعایا کے چال چلن اور عادات پر حقوقِ ملکیت
کی حفاظت موقوف ہی - اور یہ عادات اور چال چلن ایام طفلی کی تربیت پر
منحصر ہین - پس جسقدر عادات نیک اور خصائل محمودہ بچپن سے اہلِ ملک کو
حاصل ہونگی اُسیقدر حقوق ملکیت محفوظ رہین گے اور سیاست کا صرف کم
ہوگا - بیانِ بالا سے ظاہر ہے کہ اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش پیدا کرنے مین
سوائے محنت اور واقفیت وغیرہ کے جنکا بیان پہلے ہو چکا ملکیت کی حفاظت
اور تسلیم بھی چاہیے ٭

ساتوان سبق

گر کا بیان

اب اُن تدبیرون پر دھیان کرنا چاہیے - جن سے مال کی حفاظت ہوتی
ہی - جن ملکون مین تمدّن اچھا ہے اُن کے باشندے جانتے ہین - کہ ہر ایک
فرد بشر جو کچھ اپنی محنت سے حاصل کرتا ہے حتی الامکان اُن سب کے مال
کی حفاظت ہونی لازم ہے اور ہر ایک کو اختیار رہو کہ جسطرح چاہے اپنا مال
صرف کرے - چاہے کسی کو مفت دے ڈالے - چاہے قرض دے - خواہ مبادلہ
کرے اور اس بات کا بھی بندوبست ہو کہ کوئی آدمی کسی کا مال بے اجازت

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا جبر اور فریب سے نہ لے سکے - یہ سب باتین قانون سے واضح ہوتی ہین جن ملکون مین
تمدن کی خوب ترقی ہے اُنکے قوانین گویا اجتماع بشر کے ارادہ کو ظاہر کرتے ہین
یعنی اُن ملکون کے قوانین سے یہ باتین معلوم ہوتی ہین - کہ کون کون تدبیرین
آدمیونکی اجتماع کی بہبودی کے لیے مفید ہین اور چال چلن کی نسبت کونسی باتین قابل
ترغیب اور کونسی قابل ممانعت ہین اور چونکہ رعایا کے نیک چلن اور اچھی عادات
پر ملک کی بہبودی منحصر ہے - اور حاصل ہونا ان عادات اور نیک چلن کا بالاصل
تربیت شایستہ پر موقوف ہے تو ظاہر ہے کہ جس ملک کے قوانین مفید اور اچھے
ہون وہان کے باشندے بیشک عقیل اور نیک چلن ہون گے کیونکہ قوانین کا
اچھا ہونا اُنکی نیک چلن کا نتیجہ ہے اور یہ خوبی اور عمدگی قوانین کی جب ہی تک
بحال و برقرار رہ سکتی ہے کہ جن دانشمندون نے اُنکو جاری کیا ہے اس بات
کی احتیاط کرین کہ اُنکی خود بھی اپنے بزرگون کی صفاتِ حمیدہ کے وارث
بنین اور چونکہ کوئی قانون ایسا کامل نہین ہوتا کہ اُسکی خوبی مین ترقی نہو سکے
تو صاف ظاہر ہے کہ اگر وہ دانشمند قوانین کی خوبی زیادہ کرنی چاہتے ہین تو
اخلاف کو صرف اپنی ہی صفاتِ حمیدہ کا وارث بنانا کافی نہین ہے بلکہ اپنے
سے بہتر کرنے مین سعی کرین یعنی ایسی تربیت دین کہ اُنکی نیک چلن اور اخلاق
اور صفات کمال بزرگون سے زیادہ ہون کیونکہ ہر ایک پشت کی بہبودی مین
اگلی پشت کی لیاقت سے ترقی ہو سکتی ہے اور یہ ترقی اور لیاقت بڑھانی ہر ایک
پشت کے ذمہ ہے اور یہ ذمہ اچھی طرح جب ہی ادا ہو سکتا ہے کہ ہر ایک آدمی
جو کچھ فرائض اپنی اولاد کی نسبت رکھتا ہے اُنکو بخوبی پہچانتا ہوا ادا کرے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ظاہر ہی کہ اگر تربیت کا اثر اتنا شائع ہو جائے کہ جو فائدے حقوقِ ملکیت کی تقرر سے حاصل ہوتے ہین لوگون کو محض تربیت کے ذریعہ سے معلوم ہو جائین اور ان حقوق کا تسلیم کرنا اور اُنپر لحاظ رکھنا سب اپنے اپنے ذمہ لازم جاننے لگین اور عادات محنت و کفایت شعاری وغیرہ جن پر اسباب معیشت اور سامانِ عیش کا حصول منحصر ہی بوسیلہ تربیت کے مستحکم ہو جائین - تو حقوقِ ملکیت کی حفاظت نہایت سہل اور آسان ہوگی - اور اس صورت مین حفاظت مال کی اور تدابیر کا سوچنا اور اُنمین تحقیقات کرنا بیکار اور فضول ہوگا - مگر افسوس ہی کہ آج تک تربیت کے اثر سے یہ نتیجہ نہین نکلا اور نہ اتنا تجربہ حاصل ہوا ہی کہ اس بات کی تشخیص کیجاے کہ حقوقِ ملکیت کا بحال رکھنا اور حفاظت صرف تربیت کے ذریعہ سے ممکن ہے یا نہین - بہرحال مشاہدۂ واقعات دنیا سے اس بات کا دریافت کرنا مناسب ہی کہ حقوقِ ملکیت کی حفاظت کے واسطے علاوہ تربیت کے اَور کونسی تدبیرین عمل مین آتی ہین ؛

حقوق ملکیت کی نسبت دیکھا جاتا ہی کہ کسی ملک مین ایسا اجتماع نہین جہان بعض آدمی اَورونکے حقوق مین دست اندازی نکرین اگرچہ اُن کو یہ خوف ہو کہ ہمارا ارادہ پُورا نہوگا یا ارادہ پُورا بھی ہو تو سزا پائین گے علاوہ اسکے کوئی ملک ایسا نہین دیکھا جاتا کہ اگر اُس ملک کی حفاظت کا سامان بخوبی درست نہو یا اہلِ ملک اتنی دلیری اور استعداد نرکھتے ہون کہ اُس سامان سے اپنا بچاؤ اور حفاظت کر سکین تو اَور ملک والون سے اُنکو حملہ کا خوف نہو - اسیطرح کوئی ملک نادانی اور غفلت اور عہد شکنی سے خالی نہین - یہ باتین مال کے پیدا کرنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین بیشک حارج ہون اگر استغاثہ کے لیے عدالت کا دروازہ نہ کھلا رہی۔ یہان ہی
معلوم ہوتا ہی کہ ابتک تربیت کا اثر بخوبی نہین ہوا شاید زمانۂ آیندہ مین ایسا اثر ہو
کہ اُس کے باعث ہی حقوقِ ملکیت محفوظ رہین اور اسی لیے بالفعل اس بات کی
ضرورت ہی کہ حقوق کی حفاظت کے واسطے انتظام کیا جائے۔ چور چکار اور نقب زنون
پر یہ بات اچھی طرح ظاہر کیجائے کہ حقوقِ ملکیت کا مٹانا تمھارے واسطے کچھ مفید
نہوگا اور اگر مٹانے مین سعی کروگے تو پیش نجائیگی۔ اسیطرح اگر آس پاس کے
ملک والے لوٹ اور فساد کی طرف راغب ہون تو اُن کے سامنے بوجہ احسن اِس
امر کا اظہار کیا جائے کہ اپنی حفاظت کے واسطے علاوہ کثرت مال کے ہمکو لیاقت
اور شجاعت بھی حاصل ہے۔ اور ہوشیاری اور انتظام بھی رکھتے ہین۔ اور
جہان حق حقوق کی نسبت تنازع واقع ہو اور جرائم کا الزام لگایا جائے تحقیقات
کیواسطے دفتر مقرر ہون اور تکرارون کے فیصلے کرین اور جرائم کی سزا دین اور
یہ بھی ضرور ہی کہ اِن دفترون کی کارروائی مین سب آدمی ممد و معاون ہون۔
جس ملک مین ایسا انتظام نہین ہوتا وہان نہ تو حقوقِ ملکیت کا ٹھکانا لگتا ہے نہ
مال کثرت سے جمع ہوسکتا ہے۔ الغرض اس انتظام کو سیاست کہتے ہین
اور سیاست کے ذریعہ سے حفاظت حقوقِ ملکیت کی کہ بغیر اُسکے حصول مال کے
سب رستے بند ہوجاتے ہین بکفایت اور اچھی طرح ہوسکتی ہی جسطرح تقسیم محنت
سے کہ اُسکا بیان آگے آئیگا۔ بکفایت و درستی کام سرانجام ہوتا ہی۔

حفاظت کی ضرورت اسقدر ہی کہ کسان اور کارخانہ دار جس غرض سے
اپنے آلات اور اَور ضروریات خریدتے ہین۔ اُسی غرض سے اُن کو حفاظت بھی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خریدنی پڑتی ہے - یعنی جسطرح آلات اور ضروریات کے مول لینے سے اُن کا سرمایہ اور محنت زیادہ کام کی ہوجاتی ہین اسی طرح حفاظت کی خریداری سے بھی امداد حاصل ہوتی ہے - یہ سب لوگ اپنی حفاظت کا آپ بندوبست نہین کرتے بلکہ اور ضروریات کیطرح اُسکو بھی خریدتے ہین - اگر فرض کیا جائے کہ کوئی آدمی اپنی سب حاجات کو بحسب ضرورت رفع کرنا چاہتا ہے اور حوائج کی سب چیزین اُسکو خریدنی مرکوز ہین - تو بالیقین یہ بات واضح ہوجائے گی کہ بہ نسبت اکثر ان ضروریات کے حفاظت کا مرتبہ اعلیٰ ہے ٭

جب یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بندوبست امورِ سیاست کا بکفایت اور درستی اُن ہی افسرون سے ہوسکتا ہے جو خاص اسی کام کے لیے نامزد ہون تو لازم آتا ہے کہ اُن افسرون کی کارگزاری خریدی جائے یعنی اسکے بدلہ اُنکو زر دیا جائے - مگر اول تخمین اس امر کی ضرور ہے کہ اُنکی کارگزاری کے بدلہ کسقدر زر دینا چاہیے اور زر کی خصوصیت سے یہ فائدہ ہے کہ روپیہ ملنے سے افسرون کے لیے بھی دقّت کم ہے - اور جو شخص تنخواہ دینے مین شریک ہونگے اُن کو بھی آسانی ہے - بہرحال اس زر کی تحصیل کو گرُبندی کہتے ہین - ہندوستان مین سیاست کے اخراجات اُس جمع سے ادا ہوتے ہین جو زمین کے واسطے مشخص ہے - یہان اکثر زمیندار یہ جانتے ہین کہ جمع سرکاری جو اُنسے وصول کیجاتی ہے سرکار کے خزانہ مین رہتی ہے - حالانکہ اُس سے تمام اخراجاتِ ملکی ادا ہوتے ہین یعنی فوج جو ملک کی حفاظت کے واسطے مقرر ہے - اُسکی تنخواہ دیجاتی ہے - پولیس کا انتظام جو رعایا کی حفاظتِ جان کے لیے ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُسی روپیہ سے ہوتا ہے - اور دیوانی عدالت و سررشتہ تعلیم وغیرہ کی مصارف سب اسی آمدنی مین سے ادا کیے جاتے ہین ٭

اس ملک مین علاوہ جمعبندی کے رسوم یا کر بہت کم ہے اور کر دو قسم کا ہوتا ہی ایک تو بلا واسطہ - دوسرا بواسطہ - بلا واسطہ کر وہ ہے جو کسی کی معرفت دینا نہ پڑے - مثلاً چوکیداری کہ جس شخص کے گھر کی حفاظت ہوتی ہی اُسیکو چوکیداری کی ٹکس یا کر دینا پڑتا ہے - اور بواسطہ کر وہ ہوتا ہے کہ بتوسط دینا پڑے جیسا نمک اور آبکاری کا محصول کہ حقیقت مین کھانے پینے والون سی لیا جاتا ہے - مگر یہ لوگ سیدھا سرکار مین داخل نہین کرتے بلکہ بواسطہ اُن سوداگرون کے دیتے ہین جن سی نمک وغیرہ خریدتے ہین - اسواسطے کہ قیمت کی ساتھ محصول دیا جاتا ہے - مثلاً اب جو نمک بھرت پور وغیرہ کی طرف سے سرکاری عملداری مین آتا ہی اور اُسپر دو روپیہ فی من کر یا محصول لگتا ہے تو جو شخص ایک سیر نمک خریدتا ہی اُسکو قریب ۱۰ پائی کے محصول کی بابت دینی پڑتی ہین اور اگر یہ محصول نہوتا تو نمک کی قیمت فی سیر قریب دس پائی کے کم دینی پڑتی - پس اس سے ظاہر ہے کہ یہ محصول سب نمک کھانے والون سی لیا جاتا ہے اور اخراجاتِ سیاست مین صرف ہوتا ہی - جاننا چاہیے کہ بلا واسطہ کر اکثر آمدنی پر لیا جاتا ہی اور بواسطہ کر اُن اجناس پر جو اکثر کھانے پینے وغیرہ مین صرف ہوتی ہین ٭

شاید طالب علمون کو یہ خیال ہو کہ سرکار کو اُن اجناس پر کر لگانے سے زیادہ فائدہ ہے جو غیر ملک سے آتی ہین اسواسطے تشریح کیجاتی ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہ یہ خیال غلط ہے اور وجہ اس کی یہ ہی کہ جس چیز پر محصول زیادہ لیا جاتا ہی
اُس کی قیمت بڑھ جاتی ہے اور خریدار کم ہو جاتے ہین۔ چنانچہ ۱۸۱۳ء
کا ذکر ہے کہ انگلستان مین جس پر جسکا قہوہ بنتا ہی فی سیر ۱۱ مصول تھا اور
اُس سال اس محصول کی آمدنی تخمیناً سولہ لاکھ روپیہ ہوئی دوسری سال محصول
کم ہو گیا یعنی ۱۸۱۴ء مین فی سیر دس آنہ سی بھی کچھ کم رہ گیا۔ اور اس سال
آمدنی محصول کی ساڑھے چوبیس لاکھ پر پہنچی۔ اور بعد اسکے اور تخفیف ہوئی
یہان تک کہ فی سیر کچھ کم تین آنہ محصول رہ گیا اور اسی سبب سی ۱۸۵۲ء مین
اس محصول کی آمدنی انگلستان مین ۶۴ لاکھ روپیہ تھی ۔

جو اسباب غیر ملک سی آتا ہی اُس پر محصول لگانے مین چند نقصان اور
قباحتین واقع ہوتی ہین اور اُسکے باعث سے اکثر فریب پیدا ہوتے ہین۔
جن سی سرکار کی آمدنی مین خلل پڑتا ہی اور دیانت دار بیوپاریونکو بھی نقصان
ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی بد دیانت بیوپاری بلا ادا ے محصول کچھ نمک کسی
بقال کو دے تو چونکہ اُسکو دو روپیہ من کم قیمت دینی پڑی ہے اسواسطے
اُن لوگون کی نسبت جنہون نے محصول بھی ادا کیا ہی دو روپیہ فی من ارزان
بیچ سکتا ہی اور اس سی دیانت دار بیوپاریون کی بکری مین خلل واقع ہوگا۔
قطع نظر اسکی اہلکار سررشتۂ پریسٹ کے جو اس محصول کا بندوبست کرتی ہین
فریب کی انسداد کے لیے بہت سے رکھنے پڑتے ہین۔ بہرحال جو کر بواسطہ ہو
بلا واسطہ کر سے اکثر بہتر اور زیادہ مفید ہوتا ہی کیونکہ اس کا بوجھ سب آدمیون پر
پڑتا ہی اور اسیواسطے کسی کو گران نہین معلوم ہوتا۔ جیسا نمک کا محصول سب آدمی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اپنی اپنی خرچ کے مطابق ادا کرتے ہین ٭

کر لگانے سے کبھی یہ مطلب بھی ہوتا ہی کہ جس چیز پر کر لگتا ہی اُسکا صرف کم ہو جاتا ہی - مثلاً محصول آبکاری سے دو فائدے ہین - ایک تو شراب کا صرف کم ہی دوسرے انتظام سیاست مین اسکی محصول سے مدد ملتی ہی ٭

بعض کر ایسی ہین کہ اُن سے بدعت پیدا ہو سکتی ہی - مثلاً جزیہ لینا کہ یہ بلا واسطہ کر ہی - اور وہ وجہ سے نامناسب معلوم ہوتا ہی - اوّل تو یہ کہ اگر سب آدمیون پر برابر لگایا جائے اور مالدار و مفلس کی امتیاز نہو تو خلاف انصاف ہی - دوسرے یہ کہ جو لوگ کم مایہ رکھتے ہین یا بالکل ادا نہین کر سکتے یا یہ سمجھتے ہین کہ ہمسے اور اُنسے جو ہماری نسبت دس گنا مال زیادہ رکھتے ہین برابر لینا زیادتی ہی - تو یہ لوگ متفق ہو کر کر دینے مین انکار کرین گے اور فساد پر مستعد ہون گے - چنانچہ اس کی مثال ہندوستان کی تواریخ سے معلوم ہو سکتی ہے ٭

کر بواسطہ ہو خواہ بلا واسطہ کوئی دینا نہین چاہتا - مگر یہ سوچنا چاہیے کہ جان و مال کی حفاظت ایسی ہی ضروری ہی جیسا کہ کھانا - کپڑا وغیرہ انسان کے لیے ضرور ہوتا ہی - پس جس طرح ہر ایک فرد بشر اپنے واسطے کھانا - کپڑا وغیرہ حاصل کرنے مین اس خوف سے سعی کرتا ہی کہ نکرون گا تو اُن سے محروم رہونگا اور تکلیف محرومی اس سعی کا باعث ہوتی ہے - اسیطرح حفاظت کے لیے بھی ہر ایک کو سعی لازم ہی ٭

ظاہر ہی کہ اجتماع کا مال اُن افراد بشر کی سعی کا نتیجہ ہی جو اپنی واسطے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مال حاصل کرنے مین سعی کرتے ہین - اور کمی مال سے جو تکلیف عائد ہوتی ہے اکثر اُن افراد پر پڑتی ہے جنکی غفلت سے یہ کمی واقع ہوئی - بخلاف حفاظت کے کہ جو لوگ وسائلِ حفاظت حاصل کرنے مین غفلت کرتے ہین اُنکی غفلت کا اثر صرف اُنپر ہی نہین ہوتا بلکہ ہر فرد اجتماع تک پہنچتا ہے - غرض مال کی نسبت حفاظت ایسی ضرور ہے کہ اس سے جدا نہین ہوسکتی اور تمثیلاً ایسی ہے جیسا ایک قلعہ جسکے اندر سب کے سب امن پاتے ہین - غور کرنے کی بات ہے کہ جب سرکار کیطرف سے فوج اور پولیس اور عدالت دیوانی اور فوجداری ونظامت وغیرہ ہر فرد بشر کی حفاظت کے لیے متعین ہو تو کیا خلاف انصاف ہے کہ ہر ایک آدمی اس حفاظت کے بدلہ اپنے مال مین سے بقدرِ مناسب سرکار کے خزانہ مین داخل کرے ؛

آٹھوان سبق

اُجرت کا بیان

چھٹے سبق مین بیان کیا گیا ہے - کہ جو لوگ اپنی محنت سے مال کماتے ہین اور خبر رسی کرکر ذخیرہ کرتے ہین - انکو اختیار رہوگا کہ جسطرح چاہین اپنا مال صرف کرین اور اسبات کے لیے مناسب تدبیرین مقرر ہون - اس سبق مین اُن نتائج کا بیان کیا جائیگا جو حقوقِ ملکیت کے تقرر سے پیدا ہوتے ہین - اجتماع مین سے مال اکثر اُن لوگون کے پاس جمع ہوگا جو زیادہ تجربہ کار ہین - اور بہت سی واقفیت رکھتے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہین اور اُن کا چال چلن بھی بہتر ہے - یا اُنکی پاس ہوگا جنکو یہ لوگ اپنے مال مین سے
حصّہ دین اور جو لوگ کم عمر ہین یا واقفیت نہین رکھتے یا بد چلن ہین وہ غیر مالدار
ہونگے - اور اُن مین سے بعض تو بالکل ہی مفلس ہونگے اور بعض کے پاس اتنا
مال نہوگا کہ آسایش بسر کرنے کے لیے کافی ہو - پس دوسری قسم کے آدمی یعنی
جو لوگ مال نہین رکھتے محنت مزدوری کرنے پر تیار ہونگے - اور مالدارون کی یہ
خواہش ہوگی کہ اپنے مال سے اَور مال پیدا کیجے یعنی اُن کا مال سرمایہ بنے گا اور
اُس سے محنت کے بدلہ اُجرت دیجائے گی - اسیواسطے جو سرمایہ دار محنت کو ذریعہ
حصول مال کا سمجھ کر اُسکے طالب ہونگے - وہ ایسے مزدورون کی تلاش کرین گے
جنکی محنت کا ثمرہ زیادہ ہوتا ہے - اور مزدور بھی ایسی محنت کے عوض حتی الوسع
گران اُجرت مانگین گے - اگر چند مزدور لیاقت مین ہر طرح باہم برابر ہون - مگر
کاہلی اور محنت کا فرق ہو تو محنتی مزدور کاہلون سے زیادہ اُجرت پائین گے
اور اگر کام ٹھیکہ کا ہو تو ظاہر ہے کہ جو لوگ زیادہ کام کرتے ہین وہ زیادہ اُجرت
پاتے ہین - اور اگر روزینہ ہو تو اُن مین سے جو مزدور زیادہ دنون تک کام کرینگے
وہ بہ نسبت اَورون کے زیادہ مزدوری پائین گے - اور اگر دو مزدور ایک مدت
تک کام کرین اور اُن مین سے ایک محنتی ہو اور کام بھی اُسکا بہ نسبت دوسرے
کے بہتر معلوم ہو تو اس فرق کے ظاہر ہوتے ہی سرمایہ دار کی خواہش ہوگی کہ
جو مزدور محنتی ہے اور کام اچھا کرتا ہے وہی رکھا جائے اور جیسا اُنکی محنت مین
فرق ہوگا ویسی ہی اُجرت مین کمی بیشی ہوگی ٭

اگر ایک مزدور واقف کار اور ہنرمند و ہوشیار و معتبر و جُرزرس اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مسکین ہوا اور وقت مقررہی پر حاضر ہوا کرے اور برعکس اسکے دوسرا مزدور نادان
و بے ہنر و غافل و غیر معتبر و بے فکر و کاہل و حیلہ ساز اور فسادی ہو تو شبہہ نہین
کہ پہلے کو دوسرے کی نسبت زیادہ اُجرت ملیگی۔ بلکہ غالب تو یہ ہے کہ دوسری
قسم مین سے بعض کو کام ہی نملیگا اور اسی لیے اُجرت بھی نہ میسّر ہوگی ٭

قطع نظر صفات ذاتی مزدورونکی کام کی اقسام پر بھی اُجرت کی کمی
بیشی منحصر ہوتی ہے۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعضے کامون مین بہت تکلیف اور دقّت
ہوتی ہے۔ اور بعض بہت سہل ہوتے ہین۔ کسی کام سے بیماری عائد ہوتی
ہے۔ اور کسی سے تندرستی حاصل ہوتی ہے۔ کوئی کام خطرناک ہوتا ہے اور
کوئی بے خطرہ۔ بعض کام ایسے ہین کہ لوگ اُن سے نفرت کرتے ہین اور بعض ایسے
ہین کہ اُنکو پسند کرتے ہین۔ پس ظاہر ہے کہ جب تک دوسری قسم کا کام ملیگا
مزدور پہلی قسم کے کام کو اختیار نکرین گے۔ ہان اگر پہلی قسم کے کام مین اُجرت
زیادہ ملے تو البتہ اختیار کرنے پر مائل ہون گے ٭

تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کام مین ہر ایک فرد ور کی اُجرت مختلف
ہوتی ہے۔ کیونکہ مزدورون کی استعداد و لیاقت کا کم اور زیادہ ہونا اور مختلف
کامون کو زیادہ و کم پسند کرنا باعث کمی و زیادتی اُجرت کا ہوتا ہے۔ اس لیے کہ
کارخانہ دار تو اس بات مین ساعی رہتے ہین کہ جو مزدور زیادہ کمائین یا اپنی
اُجرت کا عوض زیادہ دین اُنکو کام دیجے اور مزدور اس مین کوشش کرتے
ہین کہ جو کام مرغوب ہو اور اُجرت بھی اُس مین اچھی ملے وہ اختیار کیجے۔ غرض
مزدور اور کارخانہ دار ایک دوسرے کے اوصاف اور چال چلن کے جویان

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رہتے ہین۔ مثلاً چند مزدور کام کرنے کے لیے آئین تو کارخانہ دار اُن ہی مزدورونکو کام دیگا۔ جو اپنی لیاقت اور استعداد ثابت کر سکتے ہین۔ اور مزدور بھی برابر یا کمی اُجرت پر اُن ہی کارخانہ دارون کے ہان کام کرین گے جو اپنے پیشہ مین بہت ہوشیار ہین اور مزدورون کو ٹھیک وقت پر اُجرت دیتے ہین۔ اور اپنے عہد وپیمان بلا تخلّف پورے کرتے ہین اور مزدورونکی آسایش پر نظر رکھتے ہین ٭

مزدور اور نوکر کو اُجرت کے علاوہ نیکنامی حاصل کرنے مین بھی کوشش کرنی چاہیے۔ کیونکہ اُجرت کی ترقی مین اسکو بھی دخل ہے۔ ہر چند یہ مشکل ہے کہ آقا ہمیشہ معتبر اور بھلا مانس ملے مگر اس مین شک نہین کہ نیکنامی اور استعداد اُسی آقا کی نوکری مین حاصل ہو سکتی ہے جو خود نیک چلن اور محنت کش اور صاحب واقفیت وہنر ہو۔ اور اُسکے گھر اور کارخانہ مین ایسے قاعدے جاری ہون کہ اُنکے اثر سے حصولِ مال کی لیاقت پیدا کرنیکا شوق ہو۔ مگر چھوٹے لڑکے جو نوکر ہوتے ہین وہ ان قواعد سے فائدہ نہین اُٹھا سکتے۔ اس لیے ماں باپ اور بزرگون کو چاہیے۔ کہ اپنے لڑکون کو ایسی تربیت دین کہ محنت کی خوگر ہون اور چال چلن اُنکا درست ہو جائے۔ اور اس مین شبہہ نہین کہ کارخانہ دار بد رویہ لوگون کے لڑکون کو کام ندین گے ٭

بعض اوقات مزدور محنتی اور لیئق ہوتا ہے پھر بھی اُسکو اُجرت کامل نہین ملتی یعنی جو اُجرت اُسکی استعداد کے مناسب ہے حریص سرمایہ دار اُس سے کم دیتا ہے۔ لیئق مزدور کو یہ صورت شاید اسطرح پیش آتی ہے کہ یا تو سرمایہ دار کو ظاہر پر فریفتہ ہوا یا اُسکے اوضاع واطوار کو جیسا چاہیے تحقیق نہ کیا بہرحال

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کچھ ضرور نہین ہی کہ ایسے ناقدردان کی خدمت مین رہے - یعنی جب عہد و پیمان کی مدت پوری ہو اور دوسری جگہ بہتر نوکری ملنے کی توقع ہو جائے تو اُسکے پاس سے علٰحدہ ہو سکتا ہی +

ایسے ناقدردان آقا کی خدمت سے علٰحدہ ہونے کے تین طریقہ ہین یا تو کوئی دوسرا اسکو نوکر رکھنا چاہے - یا یہ خود کسی سے نوکری کی درخواست کرے - یا جو سرمایہ اپنا پس انداز سے اس نے حاصل کیا ہی اُسکو لگا کر کوئی پیشہ اختیار کرے - خواہ علٰحدہ خواہ اَورون کے سرمایہ مین اپنا سرمایہ شامل کر کے شریک ہو جائے - مگر اَور سرمایہ دار اُسکو نوکر نرکھین گے - جب تک یہ نہ ثابت ہو کہ اُسنے پہلی خدمت مین نیکنامی حاصل کی ہو - جو مزدور زیادہ اُجرت چاہتا ہی وہ جبتک یہ نہ ثابت کرے کہ جو کام اُسنے کیا ہی ہوشیاری سے کیا ہے اپنے مقصد مین کامیاب نہین ہو سکتا - اور جو اپنا سرمایہ لگا کر کوئی پیشہ علٰحدہ اختیار کرے یا اَورونکا شریک ہو جائے وہ بغیر اس بات کے کہ واقفیت اور ہنر اور دیانت مین نامور ہو فائدہ حاصل نہین کر سکتا - اور اگر حالت سابقہ مین کفایت شعاری نہین کی تو سرمایہ بھی نہوگا اور تسیری صورت مُیسّر نہین ہو سکتی +

ہر چند یہ تحقیق ہے کہ بعض اوقات مالک اپنے مزدورون کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہین - مگر اس مین بھی شک نہین کہ اکثر کمی اُجرت کا باعث مزدورون کی نالیاقتی ہوتی ہے - اس لیے لازم ہے کہ ہر ایک مزدور حتی الامکان لیاقت کی ترقی مین کوشش کرتا رہے اور اگرچہ اس کوشش کا اثر فوراً نہ معلوم ہو مگر فائدہ سے خالی نہین - جو مزدور یا نوکر نگرا اور متمرد ہوتا ہی اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مالک کو تکلیف دینی چاہتا ہے - وہ حقیقت مین اپنا نقصان کرتا ہی اگر کسی وجہ سی ناراض ہو تو اُسکی لیی یہی بہتر ہے کہ نوکری چھوڑ دے *

جوان آدمی کو جب کسی رشتہ دار یا دوست کے ذریعہ سی عہدہ دیا جاتا ہی تو اُس عہدہ کی لیاقت بھی دریافت ہو جانی ضرور ہی نہین تو آیندہ فائدہ کے بدلہ اُس کی بے عزتی اور تباہی ہوگی - اس لیی کہ اکثر آدمی جو عہدۂ اعلیٰ تک پہنچے ہین ابتدا مین اُنکی ترقی لیاقت پر موقوف رہی ہی - اور اگر کسی کو صرف اس لحاظ سے کہ اُس کے دوست یا رشتہ دار متمول ہین سرمایہ کا انتظام جسمین وہ بالکل ناواقف ہو سپرد کیا جائے تو وہ کبھی فروغ نہ پائیگا *

اب تک اُن باتون کا بیان ہوا جنکے لحاظ سے سرمایہ مختلف افراد اور اقسام مزدورون مین بطور اُجرت تقسیم کیا جاتا ہے - اب اس امر کا بیان لکھا جاتا ہی - کہ بعض جگہ اور بعض اوقات جو اُجرت زیادہ ہو جاتی ہی تو اس کا کیا باعث ہی - مگر اس امر کی تحقیقات مین مزدورون کی لیاقت اور کام کی حیثیت پر نظر نہوگی - بعض اوقات وہ مزدور جو اَور مزدورونکی نسبت کم اُجرت پاتا ہی - اپنی حاجت سی زیادہ حاصل کرتا ہی - اور بعض دفعہ زیادہ اُجرت پانیوالے کی آمدنی ضروری حاجت کے لیی بھی کافی نہین ہوتی - مثلاً فرض کرو کہ چار سو مزدور ہین - اور باعتبار لیاقت کے اُنکی چار قسمین ہین اور ہر ایک قسم مین سو سو مزدور ہین اور روپیہ جو ان مین تقسیم کیا جائے اُسکے حصے اسطرح پر ہون کہ اول درجہ کے مزدورون کو چار دسوین کل مال کے اور دوسرے درجہ کے مزدورون کو تین دسوین اور تیسرے درجہ والون کو دو دسوین اور چوتھے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درجہ والونکو ایک دسواں حصہ ہی تو ظاہر ہی کہ اگر ایک ہزار روپیہ اُن مین تقسیم کیا جائے۔ تو اول درجہ کے ہر ایک مزدور کو چار روپے ملین گے۔ اور دوسرے درجہ کے مزدور کو تین اور تیسرے درجہ کے مزدور کو دو اور چوتھے درجہ کے مزدور کو ایک روپیہ ملیگا مگر پانچہزار روپیہ تقسیم کرین تو اس صورت مین چوتھے درجہ کے مزدور کو پانچ روپیہ ملین گے۔ یعنی ایکی دفعہ نیچے درجہ کے مزدور کو اول درجہ کے مزدور سے زیادہ ملیگا۔ پس اگر ساڑھے چار روپیہ مزدور کی حاجت روائی کے لیے کافی سمجھے جائین۔ تو جس مزدور کو پانچ روپے ملتے ہین اگرچہ اَور مزدورون کی نسبت کم پاتا ہے۔ مگر اپنی حاجت سے زیادہ حاصل کرتا ہے۔ اور پہلی صورت مین کہ اول درجہ کا مزدور چار روپے پاتا تھا اگرچہ اَورون کی نسبت زیادہ مزدوری تھی مگر حاجت روائی کو کافی نہ تھی۔

اُجرت کا کافی ہونا اُس سرمایہ کی مقدار پر منحصر ہی جسمین سے اجرت دیجاتی ہی۔ بشرطیکہ وہ مقدار مزدورونکی تعداد سے مقابلہ کیجائے۔ جب اُجرت کا ذکر بلالحاظ خصوصیت کسی مزدور یا قسم مزدور کے باعتبار مزدورون کی تعداد اور اُس سرمایہ کے کیا جاتا ہے۔ جو اُن مزدورون کو تقسیم کرتا ہے۔ تو اُس اُجرت کو اُجرتِ اوسط کہتے ہین۔ یعنی اُس سرمایہ کی مقدار کو جو اُجرت مین مزدورونکو دینا ہے مزدورونکی تعداد پر تقسیم کرین تو خارج قسمت اُجرت اوسط ہوگا۔ پس اگر یہ خارج قسمت یا اوسط زیادہ ہو تو ہر ایک مزدور اپنی محنت کا بدلہ اتنا پا سکتا ہی کہ اُس سے مع اہل وعیال اپنے اوقات بسری کر سکے۔ اور اگر یہ اوسط کم ہو تو ادنی درجہ کے مزدور کو بہت تکلیف ہوگی اسواسطے کہ سرمایہ اتنا کم ہوگا کہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس مین سے حاجت روائی کے موافق اُجرت نہین مل سکتی - اس حالت مین جب ہر ایک مزدور زیادہ محنت کرے گا تب اُجرت زیادہ ملے گی اور جسقدر زیادہ محنت کرنے والون کو اُجرت زیادہ ملیگی اُسیقدر سرمایہ مین سے کم رہ جائے گا اور کم لیاقت کے مزدورونکی اُجرت مین کمی واقع ہوگی - اگر اسیطرح سب مزدور سخت محنت کرنے لگین گے تو ثمرہ محنت کا زیادہ حاصل ہوگا اور کفایت شعاری پر عمل ہوا تو چند روز کے بعد اوسط اُجرت مین ترقی ہو جائے گی +

اُجرت کا کافی ہونا اس بات پر منحصر ہے - کہ اول تو سرمایہ کی مقدار بہ نسبت تعداد مزدورونکی زیادہ ہو - جس ملک مین یہ حال ہے - یعنی سرمایہ کی مقدار بہ نسبت تعداد مزدورون کے کثرت سے ہے - اُجرت کی کمی سے محفوظ رہنے کے لیے اُس ملک کے باشندون کو لازم ہے - کہ سرمایہ کی کثرت قائم رکھین - اگر رعایا کی تعداد سے مقدار سرمایہ کم ہو تو بادی النظر مین رعایا کی بہبودی غیر ممکن ہے - مگر آیندہ اس مصیبت سے رہائی ہو سکتی ہے - اگر سخت کوشش اور محنت کیجائے - اور جب تک رہائی نہو محنت پر قائم رہنا وسیلۂ حصول امید ہو سکتا ہے - سرمایہ کی کمی مین ممکن ہے - کہ بعض مزدور زیادہ اُجرت حاصل کرین مگر سوائے ان بعض کے اور مزدورون مین تھوڑا سرمایہ تقسیم ہوگا اسواسطے لازم ہے - کہ سرمایہ بڑھانے کے لیے کوشش کرین اور یہ زیادتی سرمایہ کی میسّر نہوگی - جب تک کہ زیادتی محنت و واقفیت اور ہنر و کفایت شعاری اور ایفائے عہد و پیمان مین سعی نہو - اور یہ باتین بغیر تعلیم اور تربیت کے حاصل نہین ہو سکتین +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نوان سبق

منافع کا بیان

جو لوگ سرمایہ رکھتے ہین اور وہ جو سرمایہ کا اہتمام رکھتے ہین اکثر اسبات مین ساعی رہتے ہین کہ اپنا سرمایہ زیادہ کرین - تجربہ سے ثابت ہوتا ہی کہ اگر سرمایہ کے اہتمام مین ہوشیاری اور ہنر کو دخل ہو تو وہ زیادہ ہوتا ہی - اور اس زیادتی کو نفع کہتے ہین - ادنی تامل سے معلوم ہوسکتا ہی - کہ ہوشیار سرمایہ دار نفع حاصل کرنے کے لیے اپنے سرمایہ کو جسطرح لگانا مناسب سمجھیگا لگائیگا - اور اُسکو جسوقت اور جس جگہ صرف کرنا مفید معلوم ہوگا صرف کرے گا ؛

ظاہر ہے کہ جب سرمایہ دار اور مزدور مین عہد و پیمان ہوتا ہی تو مزدور کی اُجرت یقینی ہوتی ہی - بلکہ اُسکے ہاتھ مین دیجاتی ہے - بخلاف سرمایہ دار کے کہ اُسکا نفع اُسوقت تک خیالی ہوتا ہی - بلکہ اُسکے وجود کا بھی یقین نہین ہوتا غرض اُجرت سرمایہ مین سے دیجاتی ہی - اور سرمایہ ایک چیز موجود ہے - اور نفع ایک شی ہے جسکا وجود آیندہ ہونیوالا ہے - علاوہ اسکے بعض اوقات آفت سماوی و ارضی کے باعث فصل خراب ہوجاتی ہے - کبھی سیلاب اور زالہ زدگی سے پیداوار تباہ ہوجاتی ہی - ممکن ہی کہ مویشی بکثرت مرجائے یا سرمایہ دار کے کارخانہ یا خرمن مین آگ لگجائے - علیٰ ہذا القیاس اور ایسی آفتین پیش آسکتی ہین کہ سرمایہ وار تباہ ہوجائے - اور مزدورون کو جو ہمیشہ اُجرت دیتا رہا اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنکی محنت سے حصول منفعت کی توقع کرتا رہا سب خاک مین ملجائے - ہر چند ایسے
خطرے پیش آتے ہین - اور خلاف توقع منفعت کے اندیشے پیدا ہوتے ہین - مگر
سرمایہ دار بسبب اپنے تجربہ کے مطمئن رہتے ہین اور باوجود خیال اتفاقات نیک
و بد اور خرابی اور درستی فصلین کے اُنکو نفع کی توقع غالب ہوتی ہے ٭

پہلے اس بات کا بیان ہوا ہے کہ مختلف مزدورون مین کس طرح اور
کونسے قواعد پر اُجرت منقسم ہوتی ہے - اب اس بات کا بیان کیا جاتا ہے کہ
سرمایہ دارون مین کونسے قواعد کے بموجب اور کسطرح منافع تقسیم ہوتے ہین ؟
اول تو یہ بات ظاہر ہے - کہ منافع مین سب آدمی برابر شریک نہین بلکہ برعکس اسکے
یون دیکھا جاتا ہے - کہ بعض سرمایہ دار جو نفع کے حصون مین کوشش کرتے ہین
اپنے سرمایہ کو بھی کھو بیٹھتے ہین - اور بعض کو نہایت کم نفع ملتا ہے اور بعض
سرمایہ دار اتنا زیادہ نفع حاصل کرتے ہین - کہ وہ خود اور اُن کے ہم پیشہ
اس زیادتی نفع سے حیران ہوتے ہین - چنانچہ اکثر ایسا واقع ہوتا ہے اور اگر
اسکا باعث دریافت کیا جائے - اور منافع کی کمی بیشی مین تجسس ہو تو غالب معلوم
ہوتا ہے کہ سرمایہ دارونکی منافع مین بہت اختلاف ظاہر ہوگا - اس مین شک نہین
کہ جو سرمایہ دار اپنے کام مین اچھی تدبیرین کرتے ہین اُن کو اَورون سے زیادہ
نفع ملتا ہے - اور جسطرح مزدورون کو لیاقت کی زیادتی پر اُجرت زیادہ ملتی ہے
اُسیطرح اُن سرمایہ دارون کو زیادہ ملتا ہے - جو اپنے مزدورونکی نگہبانی زیادہ کرتے
ہین اور اچھی طرح اُنسے کام لیتے ہین - مگر بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے - کہ بلحاظ
لیاقت اور نالیاقتی کے عموماً بعض سرمایہ دار بہت نقصان اٹھاتے ہین بلکہ تباہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہو جاتے ہین - اور بعض بغیر اس بات کے کہ ظاہر اسمی اور کوشش کرین خوب
نفع کماتے ہین - باعث اس کا یہ ہی کہ جن کامون مین بہت نفع ہوتا ہی اُنمین
خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہی - پس جسطرح مزدور بغیر طمع زیادتی اُجرت کے ایسی کامون
کو اختیار نہین کرتا جن مین بیماری کا اندیشہ ہو یا وہ کام قابل نفرت ہو یا اُور کسیطرح
محل خطر ہو - ایسا ہی سرمایہ دار بھی بے توقع منفعت کثیر کے ایسی خطرناک یا دقت کے
کامون مین اپنا سرمایہ نہین لگاتا ہر چند وہ اسباب جو منافع کی کمی بیشی مین موثر
ہوتے ہین - گویا اُسی قبیل کے ہین جو اُجرت کی زیادتی کمی مین اثر کرتے ہین -
مگر منافع مین ایک اُور امر کا بھی لحاظ ہوتا ہے - وہ یہ ہے کہ سرمایہ کی مقدار
بھی منافع کی کمی زیادتی مین اثر کرتی ہے - فرض کرو کہ دو سرمایہ دار ایک سی
لیاقت کے ہین - مگر سرمایہ ایک کا زیادہ ہی - یعنی ایک کے پاس آلات اور
کل اور کھات کوڑا خصوصاً وہ اسباب جو مزدورونکی آسایش کے لیے چاہئین
دوسرے کی نسبت زیادہ ہین تو ظاہر ہی کہ اِن دونونکی نفع مین سرمایہ کی اندازہ
کے موافق کمی بیشی ہوگی ؛

جو سرمایہ دار لیاقت اچھی رکھتا ہو اور سرمایہ بھی اُس کے پاس زیادہ
ہو ظاہر ہی کہ اُسکو نفع بھی زیادہ حاصل ہوگا - مگر ایسا کم اتفاق ہوتا ہے کہ
ایک ہی شخص کو سرمایہ اور استعداد دونو زیادہ حاصل ہون - کبھی تو ایسا
ہوتا ہی - کہ جو آدمی کم استعداد ہین اُنکی پاس سرمایہ زیادہ ہوتا ہی - اور کبھی اسکے
برعکس - پس جو آدمی کم استعداد ہو اور سرمایہ زیادہ رکھتا ہو اُسکو چاہیے کہ اپنا
سرمایہ یا تو ایسی کم مایہ آدمی کو قرض دے جو ذی لیاقت ہو یا اُور سرمایہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

والونکی ساتھ شریک ہو جائے ٭

جو لوگ سرمایہ قرض لیتے ہین وہ سمجھتے ہین کہ جسقدر قرض کے بدلے سرمایہ دار کو دینا پڑے گا سرمایہ لگا کر اُس سے زیادہ نفع پیدا کرین گے۔ اور قرض دینے والے یہ سمجھ لیتے ہین۔ کہ اگر ہم خود اپنے سرمایہ کا اہتمام کرین تو جتنا قرضداروں سے ملتا ہے۔ شاید اُتنا فائدہ نہو۔ یا یہ خیال کرتے ہین کہ جب ہم اپنے سرمایہ سے بے فکر ہو جائین گے۔ تو نوکری چاکری کرکے اپنی محنت سے اَور کچھ حاصل کرین گے۔ اور چونکہ قرض دینے والون کو اپنے کُل سرمایہ اور اُس نفع کے ضائع ہونیکا جو قرضخواہون سے ملیگا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لیے قرضخواہون سے یہ عہد و پیمان کرتے ہین کہ استعمال سرمایہ کے عوض کچھ مقرری معاوضہ دین۔ اور بعد اسقدر مدت کے سرمایہ بھی واپس کرین۔ پس یہ معاوضہ جو استعمال سرمایہ کے عوض دیا جاتا ہے سُود کہلاتا ہے۔ یہان سے صاف ظاہر ہے کہ سرمایہ کے لین دین یا سُود کی داد و ستد مین سرمایہ کا اہتمام اُن لوگون کو سپُرد ہوتا ہے جو لیاقت اہتمام کی زیادہ رکھتے ہین اور اس داد و ستد سے طرفین کو بھی نفع بہت ہوتا ہے اور اجتماع کو بھی ٭

سرمایہ دار اور اُنکے گماشتے جو قرض دیتے ہین اس باب مین احتیاط کرتے ہین کہ زر قرضہ کے ضائع ہونے کا خطرہ نہو۔ یعنی اُن ہی لوگون کو قرض دیتے ہین جو سرمایہ دار یا صاحب اعتبار ہون اور مفلسون کو نہین دیتے۔ قرض دینے والے اکثر وہ لوگ ہون گے جو نابالغون کا مال اپنے پاس امانت رکھتے ہین۔ یا وہ لوگ جو بسبب ضعف پیری کے خود اہتمام نہین کر سکتے۔ یا وہ جو اَور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کامون مین مشغول ہونا چاہتے ہین - یا جنکو اپنے سرمایہ کے اہتمام کا شوق نہین اور نہ لیاقت اس اہتمام کی رکھتے ہین - یا وہ آدمی جو اسقدر کم سرمایہ رکھتے ہین کہ بے شرکت اَوروں کے صرف اپنے سرمایہ سے بہت کم نفع اُٹھا سکتے ہین یا کچھ بھی حاصل نہین کر سکتے اور قرضخواہ اکثر سرمایہ دار ہونگے اسواسطے کہ سرمایہ دار ہی پکی ضمانت دے سکتے ہین - اور سرمایہ دارون مین سے بھی وہ لوگ زیادہ قرض لین گے جو سرمایہ کے اہتمام مین زیادہ قابلیت اور استعداد رکھتے ہین کیونکہ جنمین لیاقت زیادہ ہے اُنکو زیادہ نفع حاصل کرنے کی امید ہو سکتی ہے اور اسی سبب سے وہ زیادہ سُود دے سکتے ہین ٭

اگر چند سرمایہ دار باہم شریک ہوکر کارخانہ کرین تو نفع زیادہ حاصل ہو سکتا ہے اور شرکت کی صورت مین تعداد شرکا کم ہوتی ہے - تو نفع نقصان بموجب شرائط شرکت کے آپ ہی تقسیم کر لیتے ہین - اور جو شریک زیادہ ہوتے ہین تو اُن مین سے جو آدمی زیادہ لیاقت رکھتے ہین مہتمم مقرر ہوتے ہین اور اُن کو بطور اُجرت اہتمام کی تنخواہ دیجاتی ہے - اور بعد وضع تنخواہ کے نفع کُل شرکا مین تقسیم ہو جاتا ہے - اور جو نقصان پڑتا ہے ہر ایک حصّہ دار اپنے حصّہ کے موافق پورا کرتا ہے ٭

جس اجتماع کا سرمایہ بسبب زیادتی نفع کے بڑھ جاتا ہے - اُس اجتماع کی بہبودی مین بھی ترقی ہوتی ہے - لیکن یہ ترقی اُن باتون پر منحصر ہے کہ جو لوگ حصولِ مال مین مصروف ہون محنتی اور واقف کار ہون - اور کفایت شعار اور صاحب ہنر بھی ہونا اُن کا ضرور ہے - کیونکہ بغیر ان صفات کے مال جمع نہین ہو سکتا - غرض جب مال جمع ہو جائے - تو سرمایہ دارون کو قرض دیا جائے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور آپ بھی اُور سرمایہ داروں کے ساتھ شریک ہوں - مگر اہتمام سرمایہ کا اُن لوگوں کے سپرد ہو جو سب میں زیادہ اہتمام کی لیاقت رکھتے ہوں ۔

جسطرح مزدوروں کو وہ لیاقت حاصل کرنی ضرور ہے جس سے اُجرت زیادہ ملے اسیطرح سرمایہ دار اور اُنکے گماشتوں کو وہ لیاقتیں پیدا کرنی زیادہ ضرور ہیں جنسے نفع زیادہ حاصل کر سکیں ۔ اور جب تک ان لیاقتوں کی بنیاد لڑکپن میں نہ پڑے گی حاصل نہوں گی اور اسیواسطے ماباپ کے ذمہ ہے کہ ان لیاقتوں کی تربیت اپنی اُولاد کو دیں ۔

دسوان سبق

کرایہ کا بیان

پچھلے سبقوں سے معلوم ہوتا ہے - کہ بعض لوگوں کی معاش اُجرت پر منحصر ہے - اور بعض کی سُود پر - اور بعض کی اُس نفع پر جو بعد ادا کرنے سُود کے باقی رہتا ہے - اور بعض کی وجہ معاش ان سب وجوہ کے اختلاط سے حاصل ہوتی ہے - مگر بعض آدمی ایسے ہیں جنکی وجہ معاش کرایہ ہے - یہ آمدنی یا تو ایک نئی وجہ معاش ہے - یا وجوہ مذکورۂ بالا سے نکلی ہے - اور علٰحدہ نام سے مشہور ہوئی ہے - بہرحال کچھ ہی ہو بعض کی معاش کرایہ پر منحصر ہے - اور کرایہ عام ہے خواہ زمین کا ہو خواہ مکان کا خواہ آلات کا ۔

مکان اور آلات کے استعمال کے عوض جو کچھ دیا جاتا ہے - اُس کو کرایہ

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کہتی ہین - اور کرایہ اس صورت مین بمنزلہ سُود کے ہی - مگر اتنا فرق ہے - کہ سرمایہ جیسا قرض لیا جاتا ہی - بعینہ ویسا ہی واپس ہوتا ہے - یعنی اُس مین کسیطرح کا نقصان یا خرابی واقع نہین ہوتی بخلاف مکان اور آلات کے کہ استعمال سے اُن مین تغیر واقع ہوتا ہی - اور گھس جاتے ہین - پس سُود اُس سرمایہ کے استعمال کا بدلہ ہی جو بحال خود واپس ہوتا ہی - اور کسیطرح نقصان اور تغیر اُس مین واقع نہین ہوتا - اور کرایہ اُس سرمایہ کے استعمال کا معاوضہ ہے - جو استعمال سے متغیر ہو جاتا ہے اور بعد تغیر اور نقصان کے واپس ہوتا ہی - اور یہان سے ظاہر ہے - کہ کرایہ مین سُود کی نسبت کچھ زیادتی ہوتی ہی یعنی کرایہ کی مقدار سُود سے بقدر اُس مال کے زیادہ ہوتی ہی - جو بدلہ خرابی اور تغیر کرایہ کی چیز کے مالک کو دیا جاتا ہے - مثلاً کسی کے پاس ہزار روپیہ کا سرمایہ ہو اور وہ پچاس روپیہ سالانہ سُود پر یہ سرمایہ دیدے تو اُسکو بعد انقضاء میعاد قرض کے ہزار روپیہ پورے واپس ملین گے بخلاف اس کے کہ اُسکے پاس کوئی مکان قیمتی ہزار روپیہ کا ہو تو اُس کو پچاس روپیہ سالانہ کرایہ پر ندے گا - اسواسطے کہ استعمال مین آنے سے مکان کی قیمت مین خلل آجائے گا - البتہ مرمت ہوتی رہے - تو یہ خلل واقع نہوگا - مگر زرِ مرمت کا بھی سُود ملنا چاہیے - اس ملک مین آلات کرایہ کو کم دیے جاتے ہین - مگر ولایت مین اکثر دیے جاتے ہین چنانچہ کلین کرایہ پر جاتی ہین - فرض کرو کہ ایک کل کی قیمت ہزار روپیہ ہین اور دس برس چل سکتی ہے - یعنی دس برس کے استعمال مین بیکار اور خراب ہو سکتی ہے تو اس کا کرایہ اتنا ملنا چاہیے کہ اصل قیمت کا سُود نکل آئے - اور اسی روپیہ مین سے دس برس کے بعد ایسی ہی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کل تیار ہوسکے ٭

فرض کرو کہ دو طرح کی کلین کرایہ دیجاتی ہین - قیمت اُن دونو کی برابر ہی - مثلاً ایک ایک ہزار روپیہ - مگر ایک اس مین سے دس برس کام دے سکتی ہی - اور دوسری بیس برس تو کرایہ ان دونو کا برابر ہوگا یا کم و بیش ؟

ظاہر ہے کہ جو کل بیس برس تک کام دے سکتی ہے - اُس کے مالک کو بہت فائدہ حاصل ہوگا - ہر چند یہان کمی بیشی کرایہ کی فوراً معلوم ہوگئی مگر مکان کا کرایہ جو کم و بیش ہوتا ہے - اُسکا سبب فوراً نہین معلوم ہوتا - چنانچہ دیکھا جاتا ہی - کہ دو مکان جنکی تعمیر مین برابر روپیہ صرف ہوا ہو اور دونو مین برابر گنجایش ہو پھر بھی کرایہ ایک کا دوسرے کی نسبت دس گنا ہوتا ہے - مثلاً وہ مکانات جو تجارت گاہ کی منڈی مین ہون یا کسی دریا اور نہر کے کنارہ پر ہون جہان جہاز بہت آتے جاتے ہین تو اُن کا کرایہ بہت ہوگا - یا ایسی بازار مین دکان بنائی جائے جہان آبادی اور خرید و فروخت زیادہ ہو جیسا آگرہ کا کناری بازار یا دہلی کا چاندنی چوک تو اسکا کرایہ بہت زیادہ ہوگا بہ نسبت اُس دکان کے جو جنگل مین اتنی ہی بڑی اُسی لاگت سے بنوائی جائے - غرض ایسے مکانات کے کرایہ مین فقط تعمیر کی لاگت اور ناپائداری پر خیال نہین ہوتا - بلکہ اُس نفع کی زیادتی پر بھی دھیان رہتا ہے - جو اُن مکانات کے رہنے والے بہ نسبت اَور دنکی حاصل کرتے ہین ٭

جن باعثون سے مکانات کے کرایہ مین اختلاف واقع ہوتا ہے - ایسی ہی سببون سے زمین کا کرایہ بھی مختلف ہوتا ہے - اگرچہ زمین سرمایہ نہین ہے -

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یعنی آلات اور مکان کی طرح محنت سے پیدا نہین ہوئی - لیکن ہر ایک ملک مین زمین کا قبضہ بطور ملکیت موافق شرائط قانون کے عطا ہوتا ہے - اور جو ملک قدیم سے آباد ہین - اُن مین یہ قبضہ پشت بہ پشت مالکون کی طرف منتقل ہوتا ہی - اور مالکان زمین اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے ہین - اور جو لوگ زمین کرایہ پر لیتے ہین اُنکو آسامی کہتے ہین ٭

جو ملک زیادہ آباد ہوتا ہے - اُسکی کُل زمین مالکون کے قبضہ مین ہوتی ہی - اور بے اجازت مالکون کے ممکن نہین کہ کوئی قطعہ زمین کا دوسرے کے تصرف مین آئے ٭

زمین کی ملکیت کئی طرح ہوتی ہے - اور مالکان زمین کرایہ ٹھیرا کر اَورونکو زمین کا قبضہ دیتے ہین - چنانچہ اب اس بات کا بیان کیا جاتا ہے - کہ زمین کیون کرایہ کو دیجاتی ہی - اور اس کا کرایہ ہمیشہ مل سکتا ہی - یا نہین - اور اس کا کیا باعث ہے - کہ بعض اوقات زمین کے چھوٹے قطعات کا زیادہ کرایہ ملتا ہی - اور بڑے قطعات کا کم ٭

ہندوستان کے اکثر اضلاع مین جہان آبادی زیادہ ہی - اور زمین کے ہر ایک قطعہ کا کوئی نکوئی مالک ہی - اکثر قطعات تو ایسے ہین جنکا تردد کبھی نہین ہوا اور ایسے قطعات کو غیر ممکن الزراعت کہتے ہین اسواسطے کہ کاشتکار کیسا ہی ہوشیار اور تجربہ کار ہو ایسی زمین سے پیداوار حاصل نہین کرسکتا - کیونکہ تردد مین اتنا صرف ہوتا ہی - کہ بجاے نفع کے نقصان رہتا ہے - اور بعض قطعات ایسے ہین - کہ کاشتکار کو جسقدر اپنی محنت اور سرمایہ کے صرف سے کسی اَور پیشہ مین

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نفع حاصل ہو سکتا ہی۔ اُسیقدر اُن قطعات سے نہین مل سکتا ہے۔ پس ظاہر ہے
کہ ان دونو قسم کے قطعات بہت کم کرایہ کو دیے جائین گے۔ بلکہ نہین دیے جاتے ٭

جو زمین خوب سیر حاصل ہو اور کاشتکار کو اُس سے اسقدر نفع مل سکے کہ
اُتنی ہی محنت اور سرمایہ لگانے سے اَور پیشہ مین نہ ملی تو اُس کا کرایہ بہت ہوگا
اور اکثر کاشتکار ایسی زمین کی خواہش کرین گے۔ مگر یہ خواہش اتنے کرایہ تک
رہیگی۔ کہ کُل نفع مین سے بعد منہائی کرایہ کے جو کچھ بچے معمولی نفع سے زیادہ
ہو یا اُس نفع کی برابر یا زیادہ بچے جو اُسیقدر سرمایہ اور محنت سے عموماً حاصل
ہوتا ہی۔ مثلاً سیر حاصل زمین کا ایک ایسا قطعہ ہی۔ کہ اُس مین محنت اور سرمایہ
لگانے سے پچیس روپیہ فیصدی فائدہ ہوتا ہی۔ اور معمولی نفع اُس محنت اور
سرمایہ کا پندرہ روپیہ فیصدی ہو تو اس قطعہ کی خواہش کاشتکارون کو جب ہی
تک ہوگی کہ بعد منہائی کرایہ اُنکو پندرہ روپیہ فیصدی یا اس سے زائد بچ رہی۔
جو آدمی سرمایہ اور لیاقت زیادہ رکھتے ہین وہ زمین کا کرایہ زیادہ دے سکتے
ہین۔ اسواسطے کہ اُنکو اتنا مقدور ہی۔ کہ بہت سی آسامی آباد کردین اور اسی طریقہ
سے زمین کی قدر بڑھائین یا گنج اور منڈیان بنائین۔ تاکہ پیداوار کی خرید فروخت
زیادہ ہو اور زمین کی قدر اَور بھی بڑھ جائے۔ جس زمین مین ایسی کان ہو
کہ اُس سے بہت فائدہ حاصل ہو سکے اُسکا کرایہ بہت گران ہوگا ٭

شمالی امریکہ کے مغربی دیار مین اکثر ایسی قطعہ زمین کے ہین کہ سوائے
سرکار کے اَور کوئی اُنکا قبضہ نہین کر سکتا۔ اور یہ قطعات بہت سیر حاصل ہین
مگر وہان کوئی کاشتکار نہین اور نہ پیداوار کی فروخت کا موقع ہی۔ اسلیے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس زمین کا کرایہ قریب مفت کے ہے ۔

بعض قطعاتِ زمین ایسی ہوتے ہین کہ اُن مین جنگل اور جھاڑی ہوتی ہی۔ جب جنگل کٹوایا جائے ۔ اور زمین سے درختون کی جڑ نکلوائین تب قابل زراعت ہوتی ہے ۔ ظاہر ہے کہ ایسی زمین بعد صاف ہونے کے زیادہ کرایہ پر جاسکتی ہی۔ مگر اُسکی صفائی مین روپیہ اور محنت زیادہ صرف ہوتی ہے ۔ اسیواسطے اُسکا کرایہ جسقدر اصل کرایہ سے زیادہ ہوگا اُس سرمایہ کا نفع تصور کیا جائے گا جو زمین کے صاف کرنے مین خرچ ہوا ۔ جہان کاشتکار زیادہ ہون اگر اُس قرب وجوار مین کوئی قصبہ آباد کیا جائے ۔ تو اُس نواح کی زمین زیادہ قدر پائے گی ۔ جب کاشتکار کثرت سے ہوتے ہین تو سیر حاصل زمین کا کرایہ زیادہ دیتی ہین اور جن کاشتکارون کو عمدہ زمین نہین ملتی ناقص زمین مین کاشت کرتے ہین ۔

گیارھوان سبق

تقسیم محنت اور مبادلہ کا بیان

مال کی تقسیم سی جسکا بیان پہلے گزرا واضح ہی ۔ کہ کچھ مال مزدورون کو بطور اُجرت دیا جاتا ہی ۔ یا یون کہین کہ جسقدر سرمایہ اُجرت مین دیا جاتا ہی ۔ اُسیقدر مال مین سے واپس ملتا ہی ۔ اور کچھ حصہ مال کا سرمایہ دار کو بطور نفع کے دیا جاتا ہی اور باقی مال وہ مالکانِ زمین پاتے ہین ۔ جو سرمایہ دارون سے

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان تک ہوسکے زیادہ کرایہ لیتے ہین - اور یہ سرمایہ دار باوجود زیادہ کرایہ دینے
کے اُتنا نفع حاصل کرتے ہین جتنا کم کرایہ دینے والے یا بالکل نہ دینے والے سرمایہ داروں
کو حاصل ہوتا ہے - لیکن اس تقسیم مال سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اجتماع مین سے
ہر ایک فرد یا تو مزدور ہی ہو - یا سرمایہ دار - یا مالک زمین یعنی جو فرد رہو اُسکو
اور کسیطرح کی استطاعت نہو یا سرمایہ دار اپنے کام کے سوائے اور کچھ نکر سکے
اور علی ہذا القیاس اسواسطے کہ جس اجتماع مین کوئی فرد بھی سرمایہ دار نہو
وہ حسن تمدن کا دعوی نہین کرسکتا - البتہ مزدورون مین سے جو نہایت کم عمر ہین
اُنکے پاس سرمایہ نہو تو حسن تمدن کے خلاف نہین کیونکہ اس عمر مین مال حاصل کرنے
کی استعداد کا نہونا بے اختیاری امر ہے - اور اگر کچھ مال حاصل ہو تو جمع کرنے کا
قابو نہین ہوتا - الغرض جس شخص نے کچھ مال جمع کیا وہ اپنے ذخیرہ کا چاہے آپ
اہتمام کرے چاہے کسیکو قرض دے خواہ اُسکے بدلہ زمین کا ٹھیکہ لے ۔

اب اُن تدابیر اور افعال کا بیان کیا جاتا ہے - جو علاوہ واقفیت کے محنت
کی ممد ہون یعنی اُنکے استعمال سے محنت مفید ہوتی ہے - اور ثمرہ محنت کا زیادہ
ہو جاتا ہے - ان مین سے اول تقسیم محنت ہے - اور یہ طریقہ اُن ملکون مین زیادہ
جاری ہے - جہان مال کا ذخیرہ اور آبادی کثرت سے ہے - پہلے لکھا گیا ہے -
کہ ہنر محنت کا ممد ہے - مگر ہنر کی تکمیل مشق پر موقوف ہے - اور مشق جب ہی
حاصل ہوتی ہے - کہ پیہم توجہ کیجائے اور عمل مین مداومت رہے - اور اسیواسطے
ہنر کی خوبی اُن لوگون مین نہ پائی جائے گی جو ہر ایک کام آپ ہی کرتے ہین -
یعنی اپنی حوائج کی ہر ایک چیز آپ بناتے ہین - اور مدد نہ تو کسی سے لیتے ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اور نہ کسی کو دیتے ہین - مثلاً ظاہر ہے - کہ اگر راج - مستری - جولاہا - کمہار - گھڑی ساز سنار وغیرہ اپنی حوائج کی سب چیزین آپ ہی بنائین تو اپنے پیشہ کی اشیاء کو ہرگز عمدہ نہین بنا سکتے ٭

جن ملکون مین اسبابِ معیشت اور سامانِ عیش بفراغت میسر ہوسکین اور تقسیم محنت اچھی طرح جاری نہو وہان کھانے اور لباس اور اثاث البیت مین ایسی لطافت نہوگی جیسی درزی - جولاہے - موچی اور مستری کی بنائی ہوئی چیزون مین ہوتی ہے ٭

علاوہ فوائد مذکورۂ بالا کے تقسیم محنت سے یہ بات بھی حاصل ہوتی ہے - کہ ہر ایک آدمی وہ کام اختیار کرسکتا ہے - جسکا اُسکو زیادہ شوق ہو یا استعداد رکھتا ہو - ڈرپوک اور محتاط آدمی اپنے طور کا کام کرسکتے ہین - اور جانباز اور بیباک آدمی اپنی وضع کا - اندھے - بہرے - لُولے - لنگڑے کو وہی کام ملتا ہے - جو اُس سے ہوسکے - ذی استعداد اور اہل علم کو وہ اہم اور عمدہ کام سپرد ہوتے ہین جن سے اُنکی عزت اور اجتماع کی بہبودی مین ترقی ہوسکتی ہے ٭

ہر چند بعضی چیزین مال کی ایسی ہین کہ بے امداد تقسیم محنت کے ہرگز حاصل نہین ہوسکتین - اور بعض کام بھی ایسے ہین کہ تقسیم محنت کی مدد نہو تو تمام ہی نہین ہوتے - مگر یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ تقسیم محنت سے سوائے زیادتی مال کے اور کچھ اثر پیدا نہین ہوتا - ظاہر ہے - کہ تقسیم محنت کا رواج ہو تو ایک قسم کا مال آدمی کے پاس بہت جمع ہوگا - مگر وہ مال شاید اُس قسم کا نہو جو اُسکو درکار ہے - مثلاً خشت پز کے پاس اینٹین کثرت سے ہونگی اور کھانے اور لباس کی اُسکو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ضرورت ہوگی - یا جولاہے کے پاس کپڑا بہت ہوگا - مگر کھانا اور ایندھن بھی اُسکو چاہیے - پس کوئی ایسی تدبیر نکلنی ضرور ہے کہ مال پیدا کرنے والے اس زیادتی مال سے - جو بسبب تقسیم محنت کے حاصل ہوتی ہے - تمتع ہو سکین - یہ تدبیر مبادلہ ہے - اور واقعی مبادلہ نہوتا تو محنت کی تقسیم غیر ممکن تھی - اگرچہ تقسیم محنت مبادلہ سے پیشتر ہوتی ہے - لیکن اسی اطمینان پر کہ چیزون کا مبادلہ ہوگا - اگر تقسیم محنت نہوتی تو آدمی فقط اُن چیزون کے حصول مین کوشش کرتا جو اپنی حاجت اور خوشی کے لیے ضروری جانتا - مگر تقسیم محنت کے رواج سے علاوہ اپنی ضروریات کے اُن چیزون کے پیدا کرنے مین بھی مشغول ہوتا ہے - جو اَورونکو درکار ہوتی ہین - یعنی پہلی صورت مین صرف اپنی ضروریات کے حصول پر توجہ ہوتی ہے - اور دوسری صورت مین عموماً سب کی ضروریات پیدا کرنے مین مشغول ہوتا ہے ٭

اگر مال پیدا کرنیوالے اس بات کا خوب دھیان نرکھین کہ کونسی چیز کس وقت اور کسقدر درکار ہوتی ہے ؟ تو تقسیم محنت سے مال مین زیادتی نہوگی - ہر ایک چیز کی ضرورت اور بنانے والون کی زیادتی کمی پر خیال رکھنا لازم ہے - اور اگر ان باتون پر بخوبی توجہ نکرین گے - تو اپنی محنت کے ثمرہ کا مبادلہ نکر سکین گے - یعنی اُس چیز کے پیدا کرنے مین مشغول ہونا چاہیے جو اَورون کو درکار ہو اور بنانی والے بھی اُسکے کم ہون مثلاً آٹا اور کاغذ دو چیزین ہین اور ظاہر ہے - کہ آٹا سب کو درکار رہتا ہے - اور کاغذ کی اسقدر ضرورت نہین ہوتی - مگر جس شہر مین آٹا بیچنے والے بہت ہون اور کاغذی نہو وہان کاغذ ہی کے کارخانہ مین سرمایہ لگانا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مصلحت ہی - اور اس مین فائدہ کی امید زیادہ ہی ٭

تقسیم محنت اور مبادلہ کے رواج سی ہر ایک ملک کے باشندے علاوہ پیداواری خاص اپنی ملکون کی سب ولایتون کی پیداواری سی حظ اُٹھا سکتے ہین - اور یہ بات ایسی ظاہر ہے کہ اُسکی توضیح کیواسطے مثال کی ضرورت نہین - زیادہ سی زیادہ فائدہ جو تقسیم محنت اور مبادلہ کے رواج سی ہوسکتا ہی - جب ہی حاصل ہوگا کہ اُن صفات پر عمل ہو جو پہلی سبقونمین بیان کی گئین - یعنی ایفاء عہد و پیمان اور حسب وعدہ وقت مقرری پر ہر ایک چیز کا سرانجام ہونا خصوصاً اُن چیزونکا جنمین تقسیم محنت کو دخل ہے بہت ضروری ہی - اسواسطے کہ جس کام کے جزو مین غفلت ہو اُسکی کُل مین التوا واقع ہوتا ہی - اور اُسکی درستی ناتمام رہتی ہی ٭

سرمایہ دار اور مزدورونکی ذمہ داری مین باعتبار نتائج تقسیم محنت کے بہت فرق ہی - جب ان مین باہم عہد و پیمان ہوجاتا ہی - تو سرمایہ دار کے ذمہ اہتمام کرنا اور حکم دینا ہوتا ہی - اور مزدورونکی ذمہ کام کرنا اور حکم ماننا - سرمایہ دارونکو اپنی سرمایہ کی جوکھون ہوتی ہے - اور مزدورونکو اُجرت پیشگی ملتی ہے - اگر سرمایہ دار اُن چیزونکی بنوانے مین سرمایہ لگائین جنکا معاوضہ لاگت سے زیادہ ملی تو اُن کو بہت نفع ہوگا - اور اس مین مزدورون کو بھی فائدہ اور امید ہے - کیونکہ جسقدر کام مین ترقی ہوگی اُجرت بھی بڑھے گی - اور جس کارخانہ مین اہتمام خوب ہوتا ہی مزدور کی واقفیت اور ہنر ضرور بڑھ جاتے ہین - اور اگر برعکس اسکے سرمایہ دار ایسی چیزین بنوائین کہ اُنکا معاوضہ لاگت سی کم ملے تو سرمایہ مین نقصان واقع ہوگا - اور مزدورونکو بھی یہ خلل پیش آئیگا کہ اُس کارخانہ مین اُنکی واقفیت اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ہنر کو ترقی نہین ہوسکتی - اور جب واقفیت اور ہنر مین ترقی نہوئی تو اُجرت
کی ترقی کہ اُس پر موقوف تھی کیونکر ہوگی ٭

سرمایہ دارون کو چاہیے کہ جو چیزین لوگون کو درکار ہون اُنکی ہی بنوانی
مین مزدورونکو مصروف رکھین اور اس بات کا خیال رکھین کہ وہ چیزین جسقدر
اور جس طرح کی درکار ہون اُسیقدر اور اُسی قسم کی بنین اور جس جگہ
اور جس وقت اُن کا تیار ہونا مناسب ہو اُسی جگہ اور اُسیوقت تیار
کیجائین - اور مزدورونکو یہ چاہیے کہ اپنے آقا کی ہدایت پر حتی المقدور
عمل کرین اور اُن لیاقتون کے حصول مین سعی کرین جنکے
باعث سے اُنکو زیادہ اُجرت مل سکتی ہے - اور وہ
سرمایہ دار جو زیادہ فائدہ کمانا چاہتے
ہین اُنکو اپنے کارخانہ
مین
بُلا سکتے ہین فقط

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مولوی محمد حسین آزاد کی نیرنگ خیال کا انتخاب

آغاز آفرینش مین باغ عالم کا کیا رنگ تھا اور پھر کیا ہو گیا۔

سیر کرنے والے گلشن حال کے اور دوربین لگانے والے ماضی اور استقبال کے۔ روایت کرتے ہین کہ جب زمانہ کے پیراہن پر گناہ کا داغ نہ لگا تھا۔ اور دنیا کا دامن بدی کے غبار سے پاک تھا۔ تو تمام اولاد آدم سیرت خام اور بے فکری مدام کے عالم مین بسر کرتے تھے۔ ملک ملکِ فراغ تھا اور خسرو آرام رحم دل فرشتہ مقام گویا اُنکا بادشاہ تھا۔ وہ نہ رعیت سے خدمت چاہتا تھا نہ کسی سے خراج باج مانگتا تھا۔ اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری اسی مین ادا ہو جاتی تھی کہ آرام کے بندے قدرتی گلزارون مین گلگشت کرتے تھے۔ ہری ہری سبزہ کی کیاریون مین لوٹتے تھے۔ آبِ حیات کے دریاؤن مین نہاتے تھے۔ ہمیشہ وقت صبح کا اور سدا موسم بہار کا رہتا تھا۔

نہ گرمی مین تہ خانے سجانے پڑتے نہ سردی مین آتشخانے روشن کرتے۔ قدرتی سامان اور اپنی جسمون کی قوتین ایسی موافق پڑی تھین کہ جاڑے کی سختی یا ہوا کی گرمی معلوم ہی نہوتی تھی۔ ٹھنڈے اور میٹھے پانی نہرون مین بہتے تھے۔ چلتے چشمون پر لوگ جھکتے اور مُنہہ لگا کر پانی پیتے تھے وہ شربت سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سوا مزا دیتے تھے - جسمانی طاقت قوت ہاضمہ کے ساتھ رفیق تھی - بھوک نے اُنکی اپنی ہی زبان مین ذائقہ پیدا کیا تھا کہ سیدھے سادے کھانے اور جنگلون کی پیداوارین رنگا رنگ نعمتون کے مزے دیتے تھے - آب و ہوا قدرتی غذائین تیار کرکے زمین کے دسترخوان پر چُن دیتی تھی - وہ ہزار مقوی اور مفرح کھانون کے کام دیتی تھی - صبا و نسیم کی شمیم مین ہوائی خوشبوئیون کے عطر مہک رہے تھے - بلبلون کے چہچہے - خوش آواز جانورونکے زمزمے سنتے تھے - خوبصورت خوبصورت چرند پرند آس پاس کُلیل کرتے پھرتے تھے - جابجا درختون کے جھرمٹ تھے اُنہی کے سایہ مین سب چین سے زندگی بسر کرتے تھے - یہ عیش و آرام کے قدرتی سامان اس بہتات سے تھے کہ ایک شخص کی فراوانی سے دوسرے کے لیے کمی نہوتی تھی اور کسیطرح ایک سے دوسرے کو رنج نہ پہنچتا تھا - سب کی طبیعتین خوشی سے مالا مال اور دل فارغ البال تھے +

دیکھو اب انسان کی نیت مین فرق آتا ہے اور کیا جلد اسکی سزا پاتا ہے

اتفاقاً ایک میدان وسیع مین تخمہ پھولونکا کھلا کہ اس سے عالم مہک گیا - مگر بُو اُسکی گرم اور تیز تھی - تاثیر یہ ہوئی کہ لوگون کی طبیعتین بدل گئین اور ہر ایک کے دل مین خود بخود یہ کھٹک پیدا ہوئی کہ سامان عیش و آرام کا جو کچھ ہے میرے ہی کام آوے - اَور کے پاس نجائے - اس غرض سے اُس گلزار مین گلگشت کے بہانے کبھی تو **فریب** کے جاسوس اور کبھی **سینہ زوری** کے شیاطین آکر چالاکیان دکھانے لگے - پھر تو چند روز کے بعد کُھلم کُھلا لڑائی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ذرّیات یعنی - **غارت** - **تاراج** - **لوٹ** - مار آن پہنچے اور ڈاکے مارنے
لگی جب راحت و آرام کے سامان یون پیدا ہونے لگے تو رفتہ رفتہ **غرور**
- **خود پسندی** - حسد - نے اُس باغ مین آکر مقام کر دیا - اُن کے
اثرِ صحبت سے لوگ بہت خراب ہوئے - کیونکہ وہ اپنے ساتھ دولت کا پیمانہ لائے
پہلے تو خدا کے کارخانے فارغ البالی کے آئین اور آزادی کے قانون
کے بموجب کھُلے ہوئے تھے - یعنی عیش وافر - اور سامان فراوان جو کچھ درکار ہو موجود
تھا - اور اسی بے احتیاجی کو لوگ تونگری کہتے تھے - پھر یہ سمجھنے لگے کہ اگرچہ
ہمارے پاس ہر شئے ضرورت سے زیادہ ہو اور ہمین اسکی حاجت بھی
ہو یا نہو - لیکن تونگر ہم جبھی ہونگے جبکہ ہمسایہ ہمارا محتاج ہو - ہر چند اُس بیچارے
ضرورت کے مارے کو خرچون کی کثرت - اور ضرورتون کی شدّت سے
زیادہ سامان لینا پڑا ہو مگر انہین جب ہمسائے خوشحال نظر آتے تھے تو جل
جاتے تھے اور اپنے تئین محتاج خیال کرتے تھے +

جہان لوٹ مار اور غارت و تاراج کا قدم آئے وہان احتیاج و افلاس نہ تو کیا ہو

اس بدنیتی کی سزا یہ ہوئی کہ **احتیاج** اور **افلاس** نے بزرگانہ لباس پہنا - اور ایک
پیرزادے بنکر آئے حضرت انسان کہ طبع خام کے خمیر تھے **خسرو آرام** کی عقیدت کو چھوڑ
کر انکی طرف رجوع ہوئے چنانچہ سب اُنکے مرید اور معتقد ہو گئے - اور ہر شخص اپنے
تئین حاجتمند ظاہر کر کے فخر کرنے لگا - مقام افسوس یہ ہے کہ اس بدنیّت نحس قدم
کے آنے سے **ملکِ فراغ** کا رنگ بالکل بدل گیا - یعنی انواع و اقسام کی حاجتون
نے لوگون کو آن گھیرا - سال مین چار موسم ہو گئے - زمین بنجر ہو گئی - میوے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کم ہونے لگے - ساگ پات اور موٹی قسم کے نباتات پر گزران ٹھیری - خزان کے موسم مین کچھ بُرے بھلے اناج بھی پیدا ہونے لگے - لیکن جاڑے نے بالکل ناچار کر دیا - کبھی کبھی قحط سالی کا ٹڈی دل چڑھ آتا - اسی لشکر مین وبا اور امراض غول کے غول بیماریان اپنے ساتھ لیکر آتے - اور تمام ملک مین پھیل جاتے - غرض عالم مین ایسا تہلکہ پڑا کہ اگر ملک فراغ کے انتظام مین نئی اصلاح نہ کی جاتی تو یک قلم برباد ہو جاتا سب دکھ تو سہ سکتے تھے - مگر قحط کی مصیبت غضب تھی چونکہ یہ ساری نحوستین احتیاج اور افلاس کی نحوست سے نصیب ہوئی تھین اس لیے سب اپنے کیے پر بہت پچتائے ٭

اب پچتانے سے کیا حاصل ہے - ہان ہمت کرو اور محنت پر کمر باندھو -

عالم کا رنگ بے رنگ دیکھکر تدبیر اور مشورہ دو تجربہ کار دنیا سے کنارکش ہو گئے تھے - اور ایک سیب کے درخت مین جھولا ڈالے الگ باغ مین جھولا کرتے تھے - البتہ جو صاحب ضرورت اُنکے پاس جاتا اُسے صلاح مناسب بتا دیا کرتے تھے - یہ سب مِلکر اُنکے پاس گئے کہ برائے خدا کوئی ایسی راہ نکالیے جس سے احتیاج و افلاس کی بلا سے بندگان خدا کو نجات ہو - وہ بہت خفا ہوئے اور کہا کہ اپنے کیے کا علاج نہین - خسرو آرام ایک فرشتہ سیرت بادشاہ تھا - تمنے اُسکا حق شکرانہ ادا نکیا - اور اس آفت کو اپنے ہاتون مہر لیا - یہ افلاس بُری بلا ہے کہ انسان کو بے کس اور بے بس کر دیتی ہے - مانگے تانگے کے سوا خود اسکا کچھ پیشہ نہین - دیکھو اسی نے ملکِ فراغ کو

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیسا تباہ کر دیا ہے کہ دلون کے باغ ہرے بھرے ویران ہوئے جاتے ہین - اب اسکے نکلنے کی کوئی صورت سمجھ مین نہین آتی - مگر یہ کہ ہمنے سنا ہے - **احتیاج و افلاس** کا ایک بیٹا بھی ہے - جسکا نام **محنت پسند خردمند** ہے - اُس کا رنگ دُھنگ کچھ اَور ہے - کیونکہ اُسنے **امید** کا دودھ پیا ہے - **ہنرمندی** نے اُسے پالا ہے - **کمال** کا شاگرد ہے - ہوسکے تو جاکر اُسکی خدمت کرو - اگرچہ اُسیکا فرزند ہے - لیکن اول تو سلطنت کا مقدمہ درمیان ہے - دوسرے - ماں کے دودھ کا زور اسکے بازؤن مین ہے - اُستاد کی پُھرتی اور چالاکی طبیعت مین ہے - شاید کچھ کر گزرے - **تدبیر** اور **مشورہ** کا سب نے شکریہ ادا کیا - اور سیدھے **محنت پسند خردمند** کے سراغ پر آئے - دامنِ کوہ مین دیکھا کہ ایک جوان قوی ہیکل کھڑا ہے - چہرہ اُس کا ہَوا سے جُھریا یا ہُوا - دُھوپ سے تمتمایا ہوا - مشقّت کی ریاضت سے بدن اینٹھا ہوا - پسلیان اُبھری ہوئی - ایک ہاتھ مین کچھ کھیتی کا سامان - ایک ہاتھ مین معماری کے اَوزار لیے ہانپ رہا ہے - اور ایسا معلوم ہوا کہ ابھی ایک بُرج کی عمارت[1] کی بنیاد ڈالی ہے - سب نے جُھک کر سلام کیا اور ساری داستان اپنی مصیبت کی سنائی ٭ وہ انہین دیکھتے ہی ہنسا اور ایک قہقہہ مار کر پکارا - کہ آؤ انسانو نادانو - آرام کے بندو - عیش کے پابندو - آؤ آؤ آج سے تم ہمارے سپرد ہوئے - اب تمہاری خوشی کی امید اور بچاؤ کی راہ اگر ہے تو ہمارے ہاتھ ہے **خسرو آرام** ایک کم زور - کام چور - بے ہمّت - کم حوصلہ - بھولا بھالا - سب کے مُنہ کا نوالہ

[1] اس عمارت سے گویا وہی کاروبار مراد ہین انہین مین آیندہ یہ لوگ گزراں کرکے اپنی قسمت کا لکھا پورا کرین گے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

تھا - نہ تمہین سنبھال سکا نہ مصیبت سے نکال سکا - بیماری اور قحط سالی کا ایک ریلا بھی نہ ٹال سکا - پہلے ہی حملہ مین تمہین چھوڑ دیا - اور ایسا بھاگا کہ پھر مُڑ کر نہ دیکھا - سلطنت کو ہاتھ سے کھویا - اور تمکو مانجھ دھار مین ڈبویا - آج سے تم ہماری خدمت مین حاضر رہو - اور ہماری آواز پر آیا کرو - ہم تمہین ایسی ایسی تدبیرین سکھائین گے کہ جس سے یہ شوریت زمین کی دور ہو جائے گی - ہوا کی شدت اعتدال پائے گی - گرمی سے سردی کی خوراک نکل آئے گی - ہم تمہارے لیے پانی سے مچھلی - ہوا سے پرندے - جنگل سے چرندے نکالین گے - زمین کا پیٹ چاک کر ڈالین گے - اور پہاڑ و نکی انتڑیان تک نکالین گے - ایسے ایسے دھات اور جواہرات دین گے کہ تمہارے خزانون کے لیے دولت ہو - ہاتھون مین طاقت ہو - اور بدن کی حفاظت ہو - زبردست حیوانون کے شکار کروگے اور اُنکے آزارون سے محفوظ رہو گے - جنگل کے جنگل کاٹ ڈالوگے - پہاڑ کے پہاڑ اُکھاڑ دوگے - تم دیکھنا - مین زمانہ کو وابستۂ تدبیر اور تمام عالم کو اپنے ڈھب پر تسخیر کر لونگا - غرض اِن باتون سے سب کے دلونکو لُبھا لیا - وہ بھی سمجھے کہ **محنت پسند خردمند** بنی آدم کا خیر خواہ اور ہمارا دلی دوست ہے - ہاتھ جوڑ جوڑ اُسکے پانو پر گرے **ہمّت** اور **تحمّل** اُسکے پہلو مین کھڑے تھے اُسیوقت انہین جماعتِ مذکور پر افسر کر دیا ٭

اے حضرت انسان! قدرتی گلزار و نکی بہار تو دیکھ چکے - اب اپنی دستکاریون کی گلکاری دیکھو -

الغرض **ہمّت** اور **تحمّل** اُن سب کو جنگلون اور پہاڑون مین لے گئے - کانون کا کھودنا اُتار چڑھاؤ کا ہموار کرنا - تالابون سے پانی سینچنا - دریاؤن کی دھارونکا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

رُخ پھیرنا - سب سکھایا - لوگون کے دلون پر اُسکی بات کا ایسا اثر ہوا تھا کہ سب دفعتہً
کمرین باندھ آنکھین بند کر دیمک کی طرح روے زمین کو لپٹ گئے +
عالم صورت چند روز مین رنگ نکال لایا - مگر نئے ڈھنگ سے - یعنی ساری زمین -
شہر - قصبون - اور گانو سے بھر گئی کھیت اناج سے اور باغ میوون سے مالا مال ہو گئے
شہرون مین بازار لگ گئے عمارتین آسمان سے باتین کرنے لگین - گھر آباد ہو گئے
جدھر دیکھو ڈالیون اور گلزاریون مین میوے دھرے - دسترخوان گھرون
مین سجے - ذخیرے غلّون سے بھرے - کیا گھر - کیا باہر اُسکے سوا اور کچھ
نظر ہی نہ آتا تھا + غرض **محنت پسند خردمند** نے اس فرمانبردار رعیت کی
بدولت یہ کامیابیان اور فتوحات نمایان حاصل کر کے **سلطان محنت پسند**
کا لقب حاصل کیا اور جا بجا ملک اور شہر قائم کر کے اپنی سلطنت جمائی +
اے محنت کشو محنت کی بھی ایک حد ہے - آخر ایسا تھکو گے کہ گر پڑو گے
سلطان محنت پسند اپنے ملک مین ہمیشہ دورہ کرتا رہتا تھا - اتفاقاً اسکی سواری
ایک کوہستان مین گذری - وہان میوون کی بہتات - پانی کے چشمے - جیسے آبحیات
ہرے ہرے سبزے - درختون کے سائے - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین - خوبصورت
خوبصورت جانور کلیل کر رہے تھے - یہ جگہ بہت بھائی - چاہا کہ کوئی دم ٹھیرے
اور دم لے - اتفاقاً وہان ایسی ایک قوم سے سامنا ہو گیا - جنکی کثرت وانبوہ کا
کچھ ٹھکانا نہ تھا - مگر سب کے سب ضعف و ناطاقتی سے زمین مین بچھے جاتے تھے -
ان مین **تھکن** اور **سستی** کی وبا پھیلی ہوئی تھی - اور **ناتوانی** اُنپر سردار تھی -
صورت اُسکی یہ کہ آنکھین بیٹھی ہوئی - چہرہ مُرجھایا ہوا - رنگ زرد - مُنہہ پر جھریان

CC-0. In Public Domain..Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پڑی - کمر جھکی - گوشت بدن کا خشک - ہڈیان نکلی ہوئی - غرض دیکھا کہ سب ہانپتے کانپتے روتے بسورتے - آہ آہ کرتے چلے آتے ہین - اُن کی آوازین ہی سُن سُنکر لوگون کے دل مردہ اور جی افسردہ ہوئے جاتے تھے +

تحمل اور **ہمت** کو جون ہی اُنکی صورت نظر آئی - دفعتہً غش کھاکر گر پڑے - اُس جنگل کی ہوا مین عجب تاثیر تھی کہ بھلے چنگے آدمیون کے جی چھوٹے جاتے تھے اور حوصلے پست ہوئے جاتے تھے - سب کے ہتیار اور اوزار ہاتھون سے چھوٹ پڑے - بہتیرا دلونکو سنبھالتے تھے - مگر دل قابو مین نہ آتے تھے اس حال کو دیکھکر سب کی عقل جاتی رہی - اور پھر نئے سرے سے اپنے حال پر افسوس کرنے لگے کہ ہائے **ملک فراغ** کو کیون چھوڑا - اور **خسرو آرام** کی اطاعت سے کیون مُنہہ موڑا - آپس مین صلاح کی کہ اب کیا کرنا چاہیے - آخر مصلحت یہ ٹھیری کہ چلو پھر اپنے قدیمی بادشاہ **خسرو آرام** کی خدمت مین چلکر سلام کرو اور باقی زندگی جسطرح ہو اُسکی اطاعت مین بسر کردو +

جو آسایش کے قدرتی سامان تھے وہ اپنے ہاتھون کھوئے - اب محنت کے بنائے ہوئے سامانون سے آرام چاہتے ہو یہ نہوگا - **خسرو آرام** بھی دنیا کے پردہ پر سے اُٹھ نہ گیا تھا - ایک پل مین اُسکے پاس جا پہنچے عذر تقصیر مین عرض کیا کہ جو کچھ ہمنے محنت کی مدد سے حاصل کیا ہے وہ سب نذر ہے - ہمین حضور اطاعت مین قبول فرمائین + یہان **خسرو آرام** نے بھی اب دربار کا آئین کچھ اَور کر دیا تھا - **تکلف - آرایش - بناؤ - سنگار عیش آرام** - بہت سے لوگ رُکنِ دربار ہو گئے تھے - قدرتی سبزہ زار اور

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

خدائی مرغزارون کو چھوڑ کر محلون مین جا بیٹھا تھا - بالاخانون اور دیوان خانون مین رہتا تھا - خانہ باغون کی روشون پر گلگشت کرتا تھا - جاڑون مین نرم نرم بستر اور گرم گرم مکانون مین سوتا تھا - گرمیون مین تکلف کے تہ خانون مین بیٹھتا اور بناوٹ کے فوارہ سامنے چھٹا کرتے - باوجود اسکے کوئی نعمت مزا نہ دیتی تھی - اور کوئی غذا انگ نہ لگتی تھی - سب کچھ موجود تھا مگر خاطر خواہ خوشی ایک بات سے بھی حاصل نہوتی تھی + غرض **ملک فراغ** مین جو اسکے انتظام اور آزادی کا لطف تھا وہ نرہا تھا - کیونکہ **سلطانِ محنت پسند** کے زیر حکم رہکر لوگ خالی بیٹھنے سے بھی گھبراتے تھے - اور جسے خوشحالی اور فارغ البالی کہتے ہین وہ کسی طرح نہ حاصل ہوتی تھی +

آرام کے بند و بھی بہت آرام - بہت سی خرابیان پیدا کرتا ہے

آرام شاہ کا وزیر اعظم **عیش** اور **نشاط** نام دو شخص ہوئے تھے - مگر **عیش** نے دغا کی - کیونکہ **مرض** ایک بڑا غنیم سلطنت کا تھا وہ مدت سے **ملک آرام** کے درپے تھا - چنانچہ **مرض** نے **عیش** سے سازش کی اور ایک رات یکایک **قلعۂ جسم** پر کمند ڈال کر شبستان شاہی مین آن پہنچا - جب **مرض** آیا تو **آرام** کجا - آرام نے دشمن کو بلائے ناگہانی کی طرح سر پر دیکھا - گھبرا گیا - اور ناچار بھاگنا پڑا +

اِن دو نمک حرامون نے سلطنت پر قبضہ کر لیا - اور **عیش و نشاط** کی بدولت تمام عالم اجسام - امراض اور بیماریون مین مُبتلا ہو گیا + **مرض** کے سوا کئی اندرونی مفسد اور بھی سلطنت کے بدخواہ تھے - چنانچہ ایک[1] **سیری** تھی دوسرے

[1] کیسی ہی نعمت ہو جب برابر ملے جائے تو آخر دل سیر ہو جاتا ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اکتاہٹ وہ بھی ملک کے دعوے سے ملکہ بنا چاہتی تھین - دیکھنے کو بڑا سا پیٹ
بہت پھولا تھا لیکن حقیقت مین کچھ نہین فقط پھوس کا پولا تھا - اُنہین کوئی
چیز مزا ہی نہ دیتی تھی - اور ہمیشہ ہر چیز سے دل بیزار اور جی بھرا رہتا تھا - اُن کی
مصاحب ایک بد دماغی دوسری بیزاری تھی کہ آٹھ پہر منہہ بنائے تیوری چڑھائے
الگ کرسی پر بیٹھی رہتی تھین - جو نعمت انہین ملتی شکریہ کا حق خفگی اور
بد مزاجی کے ہاتھون ادا ہوتا + ملکۂ مذکورہ کی نگاہ مین یہ تاثیر تھی کہ ایک
نظر مین ساری دنیا کی نعمتین خاک مین مل جاتی تھین - کیسی ہی سہاونی خوشبودار
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین - ہرے ہرے سبزہ زار بہار پر ہوتے مگر جب اُسکے
سامنے آتے - سب مٹّی ہو جاتے - اس سے آرام کا لطف زندگی بالکل نرہا -
اور اسکے سبب سے رعایا کا بھی جی بیزار ہونا شروع ہوا +

عیش کے بندے جب حد سے زیادہ دق ہوئے تو طبیب کیا خوب ڈھونڈ لائے

رفتہ رفتہ سب ہمراہی آرام شاہ سے کنارہ کش ہو گئے - بعض بے مروت تو عیش
سے گھل مل گئے - اور عیش نے بھی وعدہ کیا کہ میرے پاس دو حکیم ہین چنگی پانی
کی بوند تیزاب - اور خاک کی چٹکی اکسیر ہے - سیری کی خاک اُڑ جائے گی - ہر ایک
چیز مزا دینے لگے گی - اور ہر ایک بات کا لطف آئیگا - ان حکیمونکا نام حرص
اور ہوس ہے - یہ سنکر بہت لوگ تو عیش کے پھسلاوے مین آکر حرص کے
پیچ مین پھنس گئے - اور جو عاقبت اندیش دانا تھے وہ پھر تدبیر اور مشورہ
کے پاس پہنچے - سارے دکھ سنائے - اور جو جو مصیبتین گزری تھین - سب
داستان بیان کی - اُنہونے بہت افسوس کیا اور کہا کہ خسرو آرام کی بدولت تمنے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہت آرام کیے نتیجہ اُسکا یہ ہوا کہ کسی کام کے نہ رہے محنت سے اُس کا تدارک کیا - اس کی تہمین برداشت نہوئی اور ضعف اور ناتوانی سے فریاد کرنے لگے - عیش و نشاط سے تفریح کا بندوبست کیا اس سے بہت لطف اُٹھائے مگر اُنھون نے یہ سلوک کیا کہ امراض کے حوالے کر دیا اور آپ الگ ہو گئے جس سے سب کی زندگی کا مزہ جاتا رہا - ہم تمہارے معاملہ مین حیران ہین کہ کیا کرین - سب نے بہت منّت اور التجا کی - آخر ان دونو کو ساتھ لیکر پھر سلطانِ محنت پسند کے پاس گئے اور خسرو آرام کی طرف سے پیغام سلام دوستانہ پہنچا کر صلح کی تدبیر کی +

محنت کش ہزار ہمّت کرے مگر کوئی نہ کوئی دشمن اُسکے پیچھے بھی لگا ہوا ہے

جسطرح خسرو آرام - سیری کے ہاتھ سے عاجز آگیا تھا اسیطرح سلطانِ محنت پسند کاہلی کے ہاتھ سے تنگ تھے - کیونکہ وہ ہمیشہ اُنکی سرحد پر گھات لگائے بیٹھی رہتی تھی - چنانچہ دونونے مصلحت اسی مین دیکھی کہ باہم اتفاق کرین +

حق یہ ہے کہ آرام کا مزا بھی محنت بغیر نہین - اب ذرا محنت کا لطف دیکھو

غرض تدبیر اور مشورہ کی صلاح سے دونونے متفق ہو کر ملکِ فراغ اور کشورِ راحت کو باہم تقسیم کر لیا - محنت پسند خردمند کو دن کی سلطنت ملی اور خسرو آرام کو رات کی - دونو سلطنتون مین عہد نامہ ہو کر بنیاد محبت کے استحکام کے لیے بندوبست ہونے لگے - چند روز کے بعد مشورہ کی وکالت سے یہ تجویز ٹھیری کہ خسرو آرام کی شادی سلطانِ محنت پسند کے خاندان مین ہو جائے محنت پسند نے کہا کہ آپ کے اہل دربار مین بعض اشخاص سلطنت کے خلاف

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سلامت ہین ہے اسواسطے جب تک آپ نہین خارج نکرین گے مجھے یہ منظور نہین خسرو آرام نے کہا کہ جس کو تم کہو اسی وقت جلا وطن کردون چنانچہ مشورہ وغیرہ مشیرون کی صلاح سے راحت - تکلف - بناؤ - سنگار وغیرہ سب نکالے گئے - ایک دن رسم شادی کہ وہ بھی سیدھی سادی تھی سرانجام ہوگئی اور دونو سرکارون کا انتظام ایک ہوگیا ٭

جب آرام اور محنت دونو اعتدال سے ہون تو کیون صحت حاصل نہو

اتفاق کو خدا نے بڑی برکت دی ہے - چند روز کے بعد خسرو آرام کے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام صحت شاہ رکھا گیا - بڑی خوشیان ہوئین - دونو طرف رسوم مبارکبادی کی ادا ہوئین - گنہگاران سلطنت یعنی نشاط اور عیش کی خطائین بھی اس خداداد خوشی کے شکرانہ مین معاف ہوئین مگر اس شرط پر کہ بے طلب سامنے نہ آئے پائین - نہ بے تقریب بلائے جائین ٭ غرض صحت شہزادہ بی بی سلامت خاتون کا دودھ پیتا تھا - خواجہ پرہیز اُسے پرورش کرتے تھے - اُنہی کی تعلیم و تربیت مین بڑا ہوا - چونکہ دو گھرون مین ایک چراغ تھا - خسرو آرام اور سلطان محنت پسند دونو آنکھون کا نور سمجھتے تھے - صحت شہزادہ بھی دونو بزرگون کی برابر اطاعت اور دونو سلطنتون کی برابر رعایت رکھتا تھا - اتفاق کی برکت سے خدا نے دونو گھر روشن اور سلطنت آباد کی - اور خدا کے بندون کو بھی آئے دن کی مصیبتون سے نجات دی ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سچ اور جھوٹ کا زمانہ

عہد قدیم کے مورخ لکھتے ہین کہ اگلے زمانہ مین فارس کے شرفا اپنے بچون کے لیے تین باتون کی تعلیم مین بڑی کوشش کرتے تھے - شہسواری - تیراندازی - اور راست بازی +

شہسواری - اور تیراندازی - تو بیشک سہل آجاتی ہوگی مگر کیا اچھی بات ہوتی اگر ہمین معلوم ہو جاتا کہ راست بازی کن کن طریقون سے سکھاتے تھے - اور وہ کونسی سپر تھی کہ جب دروغ دیو زادہ آکر اُنکے دلون پر شیشۂ جادو مارتا تھا تو یہ اس چوٹ سے اُسکی اوٹ مین بچ جاتے تھے +

اس مین شک نہین کہ دنیا بُری جگہ ہے ! چند روزہ عمر مین بہت سی باتین پیش آتی ہین جو اس مشتِ خاک کو اُس دیوِ آتش زاد کی اطاعت کے لیے مجبور کرتی ہین - انسان سے اکثر ایسا جرم ہو جاتا ہے کہ اگر قبولے تو مرنا پڑتا ہے - ناچار مکرنا پڑتا ہے - کبھی ابلہ فریبی کرکے جاہلونکو پھنساتا ہے جب لقمہ رزق کا پاتا ہے - اسکے علاوہ بہت مزے دنیا کے ہین کہ مکر و دغا اُنکی چاٹ لگاتی ہے - اور جزوی جزوی خطائین ہو جاتی ہین جن سے مکرتے ہی بن آتی ہے - غرض بہت کم انسان ہونگے جنمین یہ حوصلہ و استقلال ہو کہ راستی کے رستے مین ہر دم ثابت قدم ہی رہین +

یہ بھی یاد رہے کہ انسان کے سچ بولنے کے لیے سننے والے بھی ضرور ہین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کیونکہ خوشامد جسکی دکان مین آج موتی برس رہے ہین اُس سے زیادہ جھوٹ کیا ہوگا اور کون ایسا ہے جو اسکی قید کا زنجیری نہین - ڈرپوک بیچارا ڈر کا مارا خوشامد کرتا ہے - تابعدار امید کا بھوکا آقا کو خوش کرکے پیٹ بھرتا ہے - دوست محبت کا بندہ ہے اپنے دوست کے دل مین اسی سے گھر کرتا ہے - بہت سے ایسے بھی ہین کہ نہ غلام ہین - نہ ڈرپوک ہین - انہین باتون باتون مین خوش کر دینے ہی کا شوق ہے - اسیطرح جب جلسون مین نمودیے گدہون کے دعوے بُل[1] ڈاگ کی آواز سے کئی میدان آگے نکل جاتے ہین - تو اُن مین وہ لوگ بھی ہوتے ہین - جنہین کچھ امید کچھ ڈر کچھ مروّت سے غرض چارنا چاہ کبھی اُنکے ساتھ ساتھ - کبھی پیچھے پیچھے دوڑنا پڑتا ہے +

آج کل تو یہ حال ہے کہ **جھوٹ** کی عملداری دُور دُور تک پھیل گئی ہے بلکہ جن صاحب تمیز و نخوقوت عقلی جھوٹ نہین بولنے دیتی اور خود اس مُردار سے متنفر ہین وہ بھی اسی کے حامی ہوکر اَورون کے اخلاق خراب کرتے ہین + سچ کا عجب حال ہے کہ اتنا تو اچھا ہے - مگر پھر بھی لوگ اُسے ہر وقت اچھا نہین سمجھتے چنانچہ جب کسی شے پر دل آتا ہے - اور **سچ** اُسکے برخلاف ہوتا ہے تو اُسوقت **سچ** سے زیادہ کوئی بُرا ہی نہین معلوم ہوتا - اصل یہ ہے کہ حضرت انسان کو حقیقت اور واقعیت سے کچھ غرض نہین - جس چیز کو جی نہین چاہتا اُسکا جاننا بھی نہین چاہتے جو بات پسند نہین آتی اُسکا ذکر بھی نہین سُنتے - اس کان سنتے ہین اُس کان سے اُڑا دیتے ہین +

---

[1] ایک قسم کا شکاری کتا ہے جسے ہندوستانی زبان مین گلڈاگ کہتے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

حکیمون نے جھوٹ سے متنفر ہونے کی بہت سی تدبیرین نکالی ہین - اور جسطرح بچون کو کڑوی دوا مٹھائی مین ملاکر کھلاتے ہین اسیطرح انواع واقسام کے رنگون مین اسکی نصیحتین کین ہین - تاکہ لوگ اسے ہنستے کھیلتے چھوڑ دین +

واضح ہو کہ ملکۂ صداقت زمانی سلطان آسمانی کی بیٹی تھی - جو کہ ملکۂ دانش خاتون کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی - جب ملکۂ موصوفہ نے ہوش سنبھالا تو اول تعلیم و تربیت کے سپرد ہوئی - جب اُنھون نے اس کی پرورش مین اپنا حق ادا کرلیا تو باپ کے دربار مین سلام کو حاضر ہوئی - اسے نیکی اور نیک ذاتی کے ساتھ خوبیون اور محبوبیون کے زیور سے آراستہ دیکھکر سب نے صدق دل سے تعریف کی - عزتِ دوام کا تاجِ مرصّع سر پر رکھا گیا اور حکم ہوا کہ "جاؤ اولادِ آدم مین اپنا نور پھیلاؤ" عالم سفلی مین دروغ دیوزاد ایک سفلہ نابکار تھا کہ حمقِ تیرہ دماغ اسکا باپ تھا اور ہوس ہوا پرست اُس کی ماتھی - اگرچہ اُسے دربار مین آنے کی اجازت نتھی - مگر جب کسی تفریح کی صحبت مین تمسخر اور ظرافت کے بھانڈ آیا کرتے تھے تو اُنکی سنگت مین وہ بھی آجاتا تھا اتفاقاً اُسدن وہ بھی آیا ہوا تھا اور بادشاہ کو ایسا خوش کیا تھا کہ اسے ملبوسِ خاص کا خلعت مل گیا تھا - یہ منافق دل مین سلطانِ آسمانی سے سخت عداوت رکھتا تھا - ملکہ کی قدر و منزلت دیکھکر اُسے حسد کی آگ نے بھڑکایا - چنانچہ وہانسے چُپ چُپاتے نکلا اور ملکہ کے عمل مین خلل ڈالنے کو ساتھ ساتھ روانہ ہوا - جب یہ دو دو عیار نئے ملک اور نئی رعیت کے تسخیر کرنے کو اُٹھے - تو چونکہ بزرگانِ آسمانی کو اُنکی دشمنی کی بنیاد ابتدا سے معلوم تھی - سب کی آنکھین

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُدھر لگ گئین کہ دیکھین اُنکی لڑائی کا انجام کیا ہو؟

سچ کے زور و طاقت کو کون نہین جانتا۔ چنانچہ **ملکۂ صداقت** کو بھی حقیقت کے دقعوے تھے۔ اُٹھی اور اپنے زور مین بھری ہوئی اُٹھی۔ اسیواسطے بلند اُٹھی۔ اکیلی آئی اور کسی کی مدد ساتھ نہ لائی۔ ہان آگے آگے **فتح و اقبال** نور کا غبار اڑاتے آتے تھے۔ اور پیچھے پیچھے **اِدراک** پری پروار تھا۔ مگر صاف معلوم ہوتا تھا کہ تابع ہے۔ شریک نہین۔ **ملکہ** کی شان شاہانہ تھی۔ اور وہ بدیہ خسروانہ تھا۔ اگرچہ آہستہ آہستہ آتی تھی مگر **استقلال** رکاب پکڑے تھا۔ اور جو قدم اُٹھتا تھا۔ دس قدم آگے پڑتا نظر آتا تھا۔ ساتھ اسکے جب ایکدفعہ جم جاتا تھا تو انسان کیا۔ فرشتہ سے بھی نہ ہٹ سکتا تھا۔

دروغ دیوزاد بہروپ بدلنے مین طاق تھا **ملکہ** کی ہر بات کی نقل کرتا تھا۔ اور نئے نئے سانگ بھرتا تھا۔ تو بھی وضع اسکی گھبرائی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔ دنیا کی **ہوا و ہوس** ہزارون رسالے اور پلٹنین اُسکے ساتھ لیے تھین اور چونکہ یہ اُنکی مدد کا محتاج تھا۔ اسی لالچ کا مارا کمزور تابعدارون کی طرح اُسکے حکم اُٹھاتا تھا۔ ساری حرکتین اسکی بے معنی تھین۔ اور کام بھی اُلٹ پلٹ۔ بے اُوسان تھے کیونکہ **استقلال** اُدھر نتھا۔ اپنی شعبدہ بازی اور نیرنگ سازی سے فتحیاب تو جلد ہو جاتا تھا مگر تھم نہ سکتا تھا **ہوا و ہوس** اسکے یار وفادار تھے۔ اور اگر کچھ تھے تو وہی سنبھالے رہتے تھے۔

کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا تھا کہ دونو کا آمنا سامنا ہو کر سخت لڑائی آپڑتی تھی۔ اُسوقت **دروغِ دیوزاد** اپنی دُھوم دھام بڑھانے کے لیے سر پر بادل کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

دھوان دھار پگڑ لپیٹ لیتا تھا - لاف و گزاف کو حکم دیتا کہ شیخی اور نمود کے ساتھ آگے جاکر غل مچانا شروع کردو - ساتھ ہی دغا کو اشارہ کر دیتا تھا کہ گھات لگاکر بیٹھ جاؤ - دائین ہاتھ مین طرّاری کی تلوار - بائین مین بیحیائی کی ڈھال ہوتی تھی غلط نشانہ تیر دنکا ترکش آویزان ہوتا تھا ہوا و ہوس دائین بائین دوڑتے پھرتے تھے - دل کی ہٹ دھرمی بات کی پیچ پیچھے سے زور لگاتے تھے - غرض کبھی مقابلہ کرتا تھا تو ان زورون کے بھروسے پر کرتا تھا - اور باوجود اسکے ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ دُور دُور سے لڑائی ہو - میدان مین آتے ہی تیرون کی بوچھاڑ کر دیتا تھا مگر وہ بھی بادہوائی - یا اٹکل پچّو بے ٹھکانے ہوتے تھے - خود ایک جگہ پر نہ ٹھیرتا تھا - دمبدم جگہ بدلتا تھا - کیونکہ حق کی کمان سے جب تیر نظر اُسکی طرف سر ہوتا تھا تو جھٹ تاڑ جاتا تھا + ملکہ کے ہاتھ مین اگرچہ باپ کی کڑک بجلی کی تلوار تھی مگر تو بھی چہرہ ہیبت ناک تھا اور رعب خداداد کا خود سر پر دھرا تھا - جب معرکہ مار کرکے ملکہ فتحیاب ہوتی تھی تو یہ شکست نصیب اپنے تیر و نکا ترکش پھینک بے حیائی کی ڈھال مُنہہ پر لے ہوا و ہوس کی بھیڑ مین جاکر چھپ جاتا تھا - نشانِ لشکر گر پڑتا تھا اور لوگ پھریرا پکڑے زمین پر گھسیٹتے پھرتے تھے +

ملکہ صداقت زمانی کبھی کبھی زخمی بھی ہوتی تھی مگر سانچ کو آنچ نہین - زخم جلد بھر آتے تھے - اور وہ جھوٹا نابکار جب زخم کھاتا تھا تو ایسے سڑتے تھے کہ اوروں مین بھی دبا پھیلا دیتے تھے - مگر ذرا انگور بندھے اور پھر میدان مین آن کودا +

دروغ دیوزاد نے تھوڑے ہی تجربہ مین معلوم کرلیا تھا کہ بڑائی اور دانائی کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

پردہ اسی مین ہے کہ ایک جگہ نہ ٹھیرون - اسلیے **دھوکہ بازی** اور **شبہ کاری** کو حکم دیا کہ ہمارے چلنے پھرنے کے لیے ایک **سڑک** تیار کرو - مگر اسطرح کے ایچ پیچ اور ہیر پھیر دیکر بناؤ کہ **شاہِ راہ صداقت** جو خط مستقیم مین ہے اُس سے کہین نہ ٹکرائے - چنانچہ جب اُس نابکار پر کوئی حملہ کرتا تھا تو اُسی رستہ سے جدھر چاہتا تھا نکل جاتا تھا - اور جدھر سے چاہتا تھا پھر آن موجود ہوتا تھا +

ان رستون سے اُسنے ساری دنیا پر حملے کرنے شروع کر دیے اور بادشاہت اپنی تمام عالم مین پھیلا کر **دروغ شاہ دیوزاد** کا لقب اختیار کیا - جہان جہان فتح پاتا تھا **ہوا و ہوس** کو اپنا نائب چھوڑتا اور آپ فوراً کھسک جاتا - وہ اِس فرمان روائی سے بہت خوش ہوتے تھے اور جب **ملکہ** کا لشکر آتا تھا تو بڑی گھات سے مقابلے کرتے تھے **جھوٹی قسمون** کی ایک لمبی زنجیر بنائی تھی - سب اپنی کمرین اُسمین جکڑ لیتے تھے کہ ہرگز ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑین گے - مگر **سچ** کے سامنے جھوٹ کے پانو کہان ؟ لڑتے تھے اور متابعت کر کے ہٹتے تھے - پھر ادھر **ملکہ** نے مُنہ پھیرا - اُدھر باغی ہو گئے +

ملکہ جب آسمان سے نازل ہوئی تھی تو سمجھی تھی کہ بنی آدم میرے آنے سے خوش ہونگے - جو بات سنین گے اُسے مانین گے - اور حکومت میری تمام عالم مین پھیل کر مستقل ہو جائے گی - مگر یہان دیکھا کہ گزارہ بھی مشکل ہے - لوگ **ہٹ دھرمی** کے

لہ جب جھوٹ کی قلعی کھلنے لگتی ہے تو جھوٹا آدمی ایسی باتین پیش کرتا ہے جسسے لوگ شبہ اور شک مین پڑ جائین - اور سمجھین کہ ہو تو سکتا ہے - شاید جو یہ کہتا ہے وہی سچ ہو ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بندے ہین۔ اور ہوا و ہوس کے غلام ہین اور اسمین بھی شک نہین کہ ملکہ کی حکومت آگے بڑھتی تھی مگر بہت تھوڑی تھوڑی۔ اسپر بھی یہ دشواری تھی کہ ذرا اُسطرف سے ہٹی اور پھر بدعملی ہوگئی کیونکہ ہوا و ہوس جھٹ بغاوت کا نقارہ بجا دشمن کے زیر علم جا موجود ہوتی تھی +

ہر چند ملکہ صداقت زمانی اِن باتون سے کچھ دبتی نہ تھی کیونکہ اُسکا زور کسیکے بس کا نہ تھا مگر جب بار بار ایسے پاجی کمینے کو اپنے مقابلہ پر دیکھتی تھی اور اُسمین سوائے مکر و فریب اور کمزوری و بے ہمتی کے اصالت اور شجاعت کا نام نہ پاتی تھی تو گھٹتی تھی اور دل ہی دل مین پیچ و تاب کھاتی تھی۔ جب سب طرح سے نا امید ہوئی تو غصہ ہوکر اپنے باپ سلطان آسمانی کو لکھا کہ "مجھے آپ اپنے پاس بُلا لیجیے۔ دنیا کے لوگ اس شیطان کے تابع ہوکر جن بلاؤن مین خوش ہین اُنہی مین رہا کرین۔ اپنے کیے کی سزا آپ پالین گے" +

سلطان آسمانی اگرچہ اس عرضی کو پڑھکر بہت خفا ہوا مگر پھر بھی کوتہ اندیشون کے حال پر ترس کھایا اور سمجھا کہ اگر سچ کا قدم دُنیا سے اُٹھا تو جہان اندھیر۔ اور تمام عالم تہ و بالا ہو جائے گا۔ چنانچہ اس خیال سے اُسکی عرض نامنظور کی۔ ساتھ اسکے یہ بھی گوارا نہوا کہ میرے جگر کا ٹکڑا جھوٹے بداصلون کے ہاتھون یون مصیبت مین گرفتار رہے۔ اُسیوقت عالم بالا کے پاک نہادون کو جمع کرکے ایک انجمن منعقد کی۔ اُسمین دو امر تنقیح طلب قرار پائے (۱) کیا سبب ہے کہ ملکہ کی کارروائی اور فرمانفرمائی دنیا مین ہر دل عزیز نہین (۲) کیا تدبیر ہے جس سے اُسکے آئین حکومت کو جلد اہل عالم مین رسائی ہو اور اُسے بھی ان تکلیفون سے رہائی ہو +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کمیٹی مین یہ بات کھلی کہ درحقیقت **ملکہ** کی طبیعت مین ذرا سختی ہے اور کارروائی مین تلخی ہے - صدر انجمن نے اتفاق رائے کرکے اسقدر زیادہ کہا کہ **ملکہ** کے دماغ مین اپنی حقیت کے دعوون کا دھوان اسقدر بھرا ہوا ہے کہ وہ ہمیشہ ریل گاڑی کی طرح سیدھے خط مین چلکر کامیابی چاہتی ہے - جسکا زور طبیعتون کو سخت اور دھوان آنکھون کو کڑوا معلوم ہوتا ہے - بعض اوقات لوگونکو اسکی راستی سے نقصان اٹھانے پڑتے ہین - کبھی ایسے فساد اٹھ کھڑے ہوتے ہین جنکا سنبھالنا مشکل ہوجاتا ہے اور یہ زمانہ ایسا ہے - کہ دور اندیشی اور صلاح وقت کے بغیر کام نہین چلتا - پس اُسے چاہیے کہ جس طرح ہوسکے اپنی سختی اور تلخی کی اصلاح کرے - جب تک یہ نہوگا لوگ اُسکی حکومت کو رغبت سے قبول نکرین گے - کیونکہ **دیو دروغ** کی حکومت کا ڈھنگ بالکل اُسکے برخلاف ہے - اول تو اُسمین فارغ البالی بہت ہے - اور جو لوگ اُسکی رعایا مین داخل ہوجاتے ہین اُنہین سوائے عیش و آرام کے دنیا کی کسی بات سے خبر نہین ہوتی - دوسرے وہ خود بہروپیہ ہے جو صورت سبکو بھائے وہی روپ بھرلیتا ہے - اور اورون کی مرضی کا جامہ پہنے رہتا ہے - غرض اہل انجمن نے صلاح کرکے **ملکہ** کے طرز لباس بدلنے کی تجویز کی - چنانچہ ایک ویسا ہی ڈھیلا ڈھالا جامہ تیار کیا جیسا کہ جھوٹ پہنا کرتا تھا اور وہ پہنکر لوگون کو جُل دیا کرتا تھا - اُس جامہ کا **مصلحت زمانہ** نام ہوا - چنانچہ اِس خلعت کو زیب بدن کرکے **ملکہ** پھر مُلک گیری کو اُٹھی - جس ملک مین پہنچتی اور آگے کو رستہ مانگتی **ہوا و ہوس** حاکم وہان کے اسے **دروغ شاہ دیوزاد** سمجھکر آتے اور شہر کی کنجیان نذر گزرانتے - اِدھر اسکا دخل ہوا اُدھر **ادراک** آیا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُور جھٹ وہ جامہ اُتار لیا - جامہ کے اُترتے ہی اُسکی اصلی روشنی اور ذاتی حسن و جمال پھر چمک کر نکل آیا +

چنانچہ اب یہی وقت آگیا ہے یعنی **جھوٹ** اپنی سیاہی کو ایسا رنگ آمیزی کر کے پھیلاتا ہے کہ **سچ** کی روشنی کو لوگ اپنی آنکھون کے لیے مُضر سمجھنے لگتے ہین - اگر **سچ** کہین پہنچکر اپنا نُور پھیلانا چاہتا ہے - تو پہلے **جھوٹ** سے کچھ زرق برق کے کپڑے مانگ تانگ کر لاتا ہے جب تبدیل لباس کر کے وہان جا پہنچتا ہے تو وہ لفافہ اُتار کر پھینک دیتا ہے - پھر اپنا اصلی نُور پھیلاتا ہے - کہ **جھوٹ** کی قلعی کھُل جاتی ہے +

گلشن امید کی بہار

انسان کی طبیعت کو خدا نے انواع و اقسام کی کیفیتین عطا کی ہین - مگر یہ زمین جسقدر تخم امید کو پرورش کرتی ہے اس کثرت سے کسی کیفیت کو سرسبز نہین کرتی - اور اُور کیفیتین خاص خاص وقت پر اپنا اثر کر اُٹھتی ہین - یا بمقتضاے سن خاص خاص عمرون مین اُنکے اثر ظاہر ہوتے ہین - مگر **امید** کا یہ حال ہے کہ جس وقت سے اس بات کی تمیز ہونے لگی کہ حالت موجودہ ہماری کچھ خوشحالی یا بدحالی بھی ہوسکتی ہے - اُسیوقت سے اسکی تاثیر شروع ہو جاتی ہے - **امید** ایک رفیقِ ہمدم ہے کہ ہر حال اور ہر زمانہ مین ہمارے دم کے ساتھ رہتا ہے - و مبدم دلون کو بڑھاتا ہے اور سینہ کو پھیلاتا ہے - خیالات کو وسعت دیتا ہے اور نئی نئی کامیابیون کی ترغیبین دیتا ہے - غرض ہمیشہ کسی نہ کسی خوشحالی

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کا باغ پیش نظر رکھتا ہے - کہ یا اُس سے کوئی کلفت دفع ہو - یا کچھ فرحت زیادہ ہو - خدائی کی نعمتین اور ساری خوش نصیبی کی دولتین حاصل ہو جائین - پھر بھی یہ جادو نگار مصوّر ایک نہ ایک ایسی تصویر سامنے کھینچ دیتا ہے جس سے دیکھکر یہی خیال آتا ہے کہ بس یہ بات ہو جائے گی تو ساری آرزوئین پوری ہو جائین گی - اور پھر سب آرزوؤن سے جی سیر ہو جائے گا +

اِس مین بھی شک نہین کہ امید کا ہونا ہر حال مین ضرور ہے - مفلسی - بیماری قید - مسافرت - بہت سے دنیا کے دُکھ درد ہین کہ امید نہو تو ہرگز نہ جھیلے جائین - آسا جیے نراسا مرے - یہ نعمت جو بظاہر ہر کس و ناکس مین عام ہو رہی ہے - وہ ضروری شے ہے کہ دنیا کی بہتر سے بہتر حالت بھی ہمکو اس ضرورت سے بے نیاز نہین کر سکتی - کیونکہ حقیقت مین یہ مشغلے زندگی کے بہلاوے ہین - اگر انکا سہارا ہمارا دل نہ بڑھاتا رہے تو ایک دم گزارنا مشکل ہو جائے اور زندگی وبال معلوم ہونے لگے ؎

ایک دم بھی ہمکو جینا ہجر مین تھا ناگوار + پر امید وصل پر برسون گوارا ہو گیا

اسمین بھی شک نہین کہ امید دھوکے بہت دیتی ہے - اور اُن باتونکی توقّع پیدا کرتی ہے جو انسان کو حاصل نہین ہو سکتین - مگر وہ دھوکے اصلی نعمتون سے سوا مزہ دیتے ہین - اور موہوم وعدے قسمت کی بکھی ہوئی دولتون سے گران بہا اور خوشنما معلوم ہوتے ہین - اگر کسی معاملہ مین ناکام بھی کرتی ہے - تو اُسے ناکامی نہین کہتی - بلکہ قسمت کی دیر کہکر ایک اُس سے بھی اعلیٰ یقین سامنے حاضر کر دیتی ہے +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مین ایک رات اِنہی خیالات مین حیران تھا - اور سوچ رہا تھا کہ انسان کے
دل مین یہ شوق کہان سے پیدا ہو جاتا ہے - جس سے اپنے تئین آپ دھوکے
دیتا ہے - اور زمانۂ آیندہ پر رنگ آمیزیان چڑھا کر خود اپنے لیے امید و بیم اور
نفع و نقصان کے سامان تیار کر لیتا ہے - یکایک آنکھ لگ گئی - دیکھتا ہون
کہ مین ایک باغ نو بہار مین ہون - جسکی وسعت کی انتہا نہین - امید کے پھیلاؤ
کا کیا ٹھکانا ہے - آس پاس سے لیکر جہانتک نظر کام کرتی ہے تمام عالم رنگین و
شاداب ہے - ہر چمن رنگ و روپ کی دھوپ سے چمکتا خوشبو سے مہکتا -
ہوا سے لہکتا نظر آتا ہے - زمین فصل بہار کی طرح گلہاے گوناگون سے اِتلون
ہو رہی ہے - اور رنگا رنگ کے جانور درختون پر چہچہے بھر رہے ہین -
یہ سما بہار کا دیکھکر دل پر ایک عالم طاری ہوا کہ سرتاپا محو ہو گیا - جب ذرا ہوش
آیا تو اُن چمنہاے دلکشا کو نظر غور سے دیکھنے لگا - اور ایسا معلوم ہوا کہ اگر
آگے چلون تو شگفتگی اور تفریح کا لطف[1] زیادہ ہو +
پھر دیکھا کہ تھوڑی ہی دور آگے رنگیلے چمکیلے پھول کھلے ہین - آب زلال کے
چشمے دھوپ کی چمک سے جھلمل جھلمل کر رہے ہین - اونچے اونچے درخت
جھنڈ کے جھنڈ چھائے ہوئے ہین - جو جانور دھیمی دھیمی آواز سے بولتے
سنائی دیتے تھے - یہان خوب زور شور سے چہکار رہے ہین - چاردن طرف
ہرے ہرے درخت لہلہاتے ہین - اور پھول اپنی خوشبو سو مہک پھیلاتے ہین

[1] دیکھ لو - دنیا مین جون جون انسان کامیاب ہوتا ہے - اُس سے آگے کی کامیابیون کی ہوس
دل مین پیدا ہوتی جاتی ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

مگر پھر یہان سے جو نظر اُٹھائی تو اَور ہی طلسمات نظر آیا - یعنی دیکھا کہ سامنے جو درخت جھوم رہے ہین اُنکے تیار میوے زمین کو چوم رہے ہین - اس لطف نے اَور آگے بڑھنے کو للچایا - چنانچہ قدم اُٹھایا - مگر جون جون آگے بڑھتا گیا - زیادہ حیران ہوتا گیا - کیونکہ جو ہریاول سامنے سے لہلہاتی دکھائی دیتی تھی - پاس پہنچکر اُسکی رنگت پھیکی پڑ گئی - اور میوے تو گر ہی چکے تھے - بلبلین جو چہچہے بھر رہی تھین وہ آگے آگے اُڑتی چلی جاتی تھین - اگرچہ مین بہت پھرتی سے پہنچا تھا - اور جو بہارین تھین وہ بھی ہر قدم پر سامنے ہی تھین مگر تو بھی ہاتھ نہ آسکین - گویا میرے شوق آرزو کو ڈھکاتی تھین - کہ جون جون مین آگے بڑھتا تھا وہ اَور بھی آگے بڑھتی جاتی تھین ٭

اگرچہ بار بار خوش اور دمبدم غمگین ہوتے ہوتے مین دق ہو گیا تھا مگر دل کے کان مین کوئی یہی کہے جاتا تھا کہ چلے چلو - جو نعمتین ڈھکا رہی ہین کبھی نہ کبھی ہاتھ بھی آئین گی - آخر چلتے چلتے ایک جمگھٹا نظر آیا - کہ جسمین زن و مرد خرد و کلان بہت سے آدمی اُچھلتے - کودتے چلے جاتے تھے - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ سب کسی مجلس یا میلے مین جاتے ہین یا کسی نشاطِ عام کے جشن مین شامل ہوتے ہین - کیونکہ ہر ایک کے منہہ پر یقین کا رنگ چمک رہا تھا - اور ایک ایک کی آنکھ سے مئہ شوق سے روشن نظر آتی تھی ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کی خوشی کچھ خاص قسم کی ہے کہ وہ اُسی کے دل مین ہے - سب ملے جُلے ساتھ ہی

لہ انسان کی طبیعت کا عجیب حال ہے - جو ہوس پوری ہو جاتی ہے وہ مزا نہین دیتی - اُس سے آگے کے لطف دلمین ارمان اور زیادہ شوق پیدا کرتے ہین ٭ جون جون جھول ہرا دمین دیر لگتی ہے شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے - اور امید بھی اُسکے ساتھ ساتھ دکھائی جاتی ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چلے جاتے تھے۔ مگر نہ کوئی اپنا ارادہ دوسرے کو بتانا چاہتا ہے۔ نہ اپنے فکر کا راز دوسرے کو جتانا گوارا کرتا ہے[1]۔ بہت لوگون کی گرمی رفتار سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اگر کوئی آرزومند شوق کی پیاس سے تڑپتا ہو تو انہین اُسکے بجھانے کی بھی فرصت نہین[2]۔ اسواسطے اُسکے روکنے کو جی نہ چاہا۔ اور تھوڑی دیر تک غور سے دیکھا گیا۔ آخر ایک بڈھا نظر آیا کہ باوجود بڑھاپے کے اُنہی مین شامل تھا۔ ہاتھ پانو بہت مارتا تھا۔ مگر کچھ ہو نہ سکتا تھا[3]۔ مینے خیال کیا کہ بڈھے کو اب کیا ہوس ہوگی۔ اسسے تو شاید کچھ جواب دینے کی فرصت ہو۔ چنانچہ اُسے سلام کیا۔ بڈھے نے تیوری بدلکر منہہ پھیر لیا۔ اور کہا "صاحب دق نکیجیے۔ آپ جانتے بھی ہین؟ جس وقت کی کہ ہم عمر دن سے آرزو کر رہے تھے وہ وقت آن پہنچا ہے اب ایک عید آیا ہے کہ تمام عالم فارغ البالی سے مالا مال ہو جائیگا۔ افلاس زدہ اور طالب روزگار بیچارے۔ ٹیکس اور محصولون کے مارے۔ آئے دن کی جان کنی سے خلاص آ جائینگے۔ بلکہ فلک کے سیمرغ جو اہل عالم کے کاروبار مین رات دن سرگردان ہین۔ وہ بھی بازو ڈالکر آرام سے بیٹھ جائینگے"۔

مینے بڈھے کو اُسکی خشکی دماغ کے حوالے کیا۔ اور وہین ٹھیر گیا۔ اتنے مین ایک شخص سامنے آیا۔ جسکی ملائمت شکل اور آہستگی رفتار سے معلوم ہوا کہ شاید یہ کچھ اخلاق سے پیش آئے مگر جب مین اُسکی طرف بڑھا تو اُسنے جھک کر ایک سلام کیا اور کہا "اگر آپ کی خدمت کی فرصت ہوتی تو مین بہت خوش ہوتا مگر اب

---

[1] انسان جس مقصد کے لیے کوشش کرتا ہے۔ کسی سے کب کہتا ہے۔ اندر ہی اندر تدبیرین کرتا ہے ۱۲ [2] کام کے آگے کسی اور کی احتیاج کی کون پرواکرتا ہے [3] سچ ہے بڈھونکر جوانون سے زیادہ ہوس ہوتی ہے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُس خوشی کا ہوش نہین - کیونکہ ۲۰ برس سے مین ایک عہدہ کی امیدواری کر رہا تھا - اب وہ خالی ہوا چاہتا ہے" - مینے اسے بھی چھوڑا - اور ایک اَور کو جالیا - وہ گھبرایا ہوا جاتا تھا کہ چچا کی میراث پر قبضہ کرے - کیونکہ اُسکی بیماری کی خبر سُننے مین آئی تھی - اسکے پیچھے ایک اَور شخص دیکھا کہ بے تحاشا بھاگا چلا آتا تھا - اسنے ایک غوطہ خوری کی کل ایجاد کی تھی - اُسکے دریاے منافع مین غوطہ مارا چاہتا تھا - یعنی اگر کچھ اَور نہو تو ایجاد کا انعام ہی ہاتھ آجائے - ایک شخص کو دیکھا کہ تھوڑی دور چلتا ہے اور ٹھیر جاتا ہے معلوم ہوا کہ وہ طول بلد اور عرض بلد کے خیالات پھیلا رہا ہے اور سرکار علم سے انعام کا امیدوار ہے ؛

جب جا بجا سے ٹھوکرین کھائین تو سوچا کہ اَورون سے دریافت کرنا بیحاصل ہے اب جو اپنی آنکھ کہے وہ ٹھیک ہے - آگے بڑھو اور آپ دیکھو - کہ اتنے مین ایک نوجوان شوخین بے پروا سا نظر آیا - وہ آزادی کے عالم مین مُسکراتا چلا جاتا ہے - اُسے دیکھکر دلمین کہا کہ بھلا ایک دفعہ تو اسے بھی ٹٹولنا چاہیے - چنانچہ معمولی سوال کا سبق اُسے بھی سُنایا - وہ ہنسا اور کہا "صاحب جہان آپ کھڑے ہین یہ **ملکۂ امید** کا باغ ہے - وہ **ملکۂ آرزو** کی بیٹی ہے - ذرا سامنے دیکھو - بہت سی پریان خوشنما اور نفیس نفیس چیزین لیے کھڑی ہین - جن لوگون نے تمنے زور شور مچاتے دیکھا - یہ اُنہی کے اشارون پر للچاے ہوئے دوڑے جاتے ہین" ؛ آنکھ اُٹھاکر دیکھون تو فی الحقیقۃ سامنے ایک ایوان عالیشان ہے - اور اُسکے صدر مین ایک پری جسکا گاز جوانی عین بہار پر ہے - سریر تخت جلوہ گر ہے - مسکراہٹ اُسکے زیر لب پارہ کی طرح لوٹتی ہے - لعل و جواہر - تاج مرصع - موتیون کے ہار خلعت زرنگار - کشتیون مین چنے ہوئے آگے دھرے ہین **قسمت** اور **نصیب**

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

جہان کی نعمتین سجائے۔ اُسکے دائین بائین دست بستہ حاضر ہین۔ اور بہارِ زندگی کے پھولون کا فرش سامنے بچھا ہے **عیش** مدام اور **فرحتِ دوام** سے چہرہ روشن ہے۔ اُسکی لبون کی مسکراہٹ۔ اور آنکھ کی لگاوٹ۔ عام سے خاص تک برابر سب کی حق شناسی کر رہی ہے۔ اس سے ہر شخص یہی سمجھ رہا ہے کہ بلکہ میری ہی طرف متوجہ ہے۔ اور اسی بھروسے پر ہر ایک فخر و ناز کے مارے پھولا نہین سماتا ؛

باغِ امید کے دو دروازے

یہ[1] دیکھکر مین ایک ٹیلے پر چڑھ گیا۔ کہ وہان سے ہر جگہ نظر پہنچ سکتی تھی۔ اور اس جمگھٹ کے بھی ایک ایک آدمی کا حال خوب خیال مین آتا تھا۔ وہان سے معلوم ہوا کہ **باغِ امید** کے اندر جانے کے دو دروازے ہین۔ ایک **داروغۂ دانش** کے اختیار مین ہے۔ دوسرا **داروغۂ خیال** کے تحت مین ہے **داروغۂ دانش** ایک تند مزاج اور وسواسی شخص ہے کہ جب تک بہت سے سوال اور اُلٹی سیدھی حجتین نہین کر لیتا تب تک قفل کی کنجی کو جنبش نہین دیتا مگر **داروغۂ خیال** خلیق اور ملنسار شخص ہے۔ وہ اپنا دروازہ کھلا ہی رکھتا ہے بلکہ جو اُسکی حد مین جائے اُس سے بڑی عزت و توقیر کے ساتھ پیش آتا ہے۔ چنانچہ جو لوگ **داروغۂ دانش** کی حجتون سے گھبراتے تھے

[1] یہ باتین ہم پر روز گزرتی ہین مگر کوئی خیال نہین کرتا۔ دیکھو! یہان انہین کس خوبصورتی سے رنگ دیکر بیان کیا ہے عقل جب تک سب تدبیرون اور تجویزون کے پورے پورے بندوبست نہین کر لیتے۔ تب تک کسی امید پر کوشش کرنیکی اجازت نہین دیتی۔ وہم و گمان کے بندھے ذرا سا سہارا دیکھتے ہین اور اُٹھ دوڑتے ہین۔ وہی ٹکراتی ہین اور ناکام ہوتے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

یا جنہین اُسنے جانے نہین دیا تھا - اِن لوگونکی بھیڑ اُسکے دروازے پر لگ رہی تھی -
داروغۂ دانش کے دروازہ سے ملکہ کی تختگاہ خاص کو رستہ جاتا تھا - مگر
اس راہ کی زمین پھسلنی - سڑک پتھریلی - رستے ایسے اینچ پینچ کے تھے کہ **کٹھن**
گھاٹی اسی کو کہتے ہین - جب کسی قسمت والے کو داروغہ سے اجازت مل جاتی
تھی تو اس **کٹھن گھاٹی** مین دُکھ بھرنے پڑتے تھے - اگرچہ چڑھنے والے پہلے سے
بھی رستہ کے اینچ پینچ اچھی طرح جانچ لیتے تھے - اور جو جو بچاؤ کے مقام تھے اُن
مین قدم قدم پہ نشان کر لیتے تھے - مگر پھر بھی اکثر ایسی مشکلین پیش آتی تھین -
جنکا سان گمان بھی نہ ہوتا تھا - بلکہ جہان صاف سیدھا رستہ سمجھے ہوئے تھے -
وہان کچھ ایسا تہلکہ پیش آتا تھا کہ یکایک تھم جانا پڑتا تھا - ہزارون اُلجھاؤن مین اُلجھتے
تھے - صدہا رپٹنون مین رپٹتے تھے - بہتیرے ٹھوکرین کھا کھا کر گرتے تھے -
اکثر خس پوش گڑھون مین جا پڑتے تھے - غرض ایسے ایسے خطرناک وارداتین
اور ناکامی کے صدمے تھے کہ بہت آدمی تو پہلے ہی دھاوے مین اُلٹے پھر آتے
تھے بہتیرے رستے مین غش کھا کر رہجاتے تھے - بعض بعض ایسے بھی تھے کہ اُنکی
استقلال سے راہ تھی - وہ اُسکی دستگیری سے ملکہ کے ایوان تک
جا پہنچتے تھے - ان مین اکثر ایسے ہوتے تھے جو صحلہ کو دیکھکر پچتاتے تھے کہ ہائے
ہماری محنت تو اس سے بہت زیادہ تھی - یہ تو کامیابی نہین ہوئی - حق تلفی ہوئی
ہے - باقی جو لوگ اخیر انعام لیکر پھرتے تھے اُنکا انجام یہ ہوتا تھا کہ **دانائی**
داروغۂ دانش کی بی بی ملکہ کی مصاحب تھی - وہ اُنکا ہاتھ پکڑتی تھی - اسکی رہنمائی سے
وہ لوگ گوشۂ قناعت مین جا بیٹھتے تھے ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اے راہ امید کے مسافرو! چونکہ **دار وغۂ دانش** کی حجتین اور اُنکے رستہ کی مشکلین مجھے بہت سخت معلوم ہوئین اسلیے مینے **دار وغۂ خیالی** کی طرف رخ کیا۔ یہان بارگاہ کی طرف جانے کو کوئی معمولی سڑک نظر نہ آئی مگر ملکہ صاف سامنے کھڑی تھی وہ یہان سے سرتاپا ساری نظر آتی تھی۔ اور اپنے عجائب غرائب۔ نایاب اور بیش قیمت چیزون پر سب کو برابر حسن طلب کے انداز دکھاتی تھی۔ پھر بھی لطف یہ تھا کہ ایک ایک دل کو اپنی ہوا مین جدا جدا انداز سے اُڑا رہی تھی جس سے ہر شخص یہ جانتا تھا کہ جو نگاہ مجھ پر ہے وہ کسی پر نہین۔ اور مجھسے زیادہ کسی کو کامیابی کی امید نہین۔ اسیواسطے بجاے خود کسی کا دماغ پایا نہ جاتا تھا۔ پہاڑ اس خیالی رستے کی طرف سے ایسا ڈھلوان تھا کہ قدم نہ ٹھیر سکتا تھا کیونکہ وہمی باتو نمین پائداری کہان؟ باوجود اسکے آمد و رفت کے نشان بہت کثرت سے تھے۔ کیونکہ اس رستہ مین چلنے والے بہت ہین۔ اسکی سڑک سایہ دار درختون سے ایسی چھائی ہوئی تھی کہ کسی کو جانا مشکل نہ معلوم ہوتا تھا۔ ساتھ ہی اسکے ہر شخص یہ جانتا تھا کہ جو رستہ مینے پایا ہے وہ کسی کو ہاتھ ہی نہین آیا ؛

یہ بلانصیب لوگ بہتیرے جتن کر رہے تھے۔ بعضے تو ایسے کلدار پر لگانے کی فکر مین تھے جنکی حرکت کبھی تھمی ہی نہین بعضے کہتے تھے "جو ہو سو ہو۔ انہی قدمون چلے جاؤ بلا سے مر جاؤ"۔ یہ سب حکمتین کرتے تھے۔ اس پر بھی زمین سے اُٹھ نہین سکتے تھے۔ اور اُٹھے تو وہین گر پڑے۔ مگر یہان پڑے تھے۔ تاک اُدھر ہی لگی تھی اور اس حال تباہ پر خود پسندی کا یہ عالم تھا کہ جو لوگ سامنے عقل کی کٹھن منزل مین ہاتھ پاؤن مار رہے تھے اُنپر پڑے پڑے ہنستے تھے ؛

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اکثر خیال کے پیارے اور وہم کے بندے ایسے بھولے بھالے تھے - جنہون نے
اس باغ مین آکر اَوروں کی طرح چڑھنے کا ارادہ بھی نکیا تھا - یون ہی ایک جگہ
پڑ رہے تھے - یہ مقام کاہل گھاٹی کہلاتا تھا - اور ایک سُن سان اور بے آزار
موقع پر تھا - مگر ملکہ یہان سے بھی سامنے تھی - یہ اسی یقین مین خوش پڑے تھے کہ کوئی
دم مین وہ خود یہان آیا چاہتی ہین - اگرچہ اَور لوگ ان وہمیون کو احمق اور کاہل
وجود سمجھتے تھے - مگر انہین کچھ پروا بھی نہ تھی بلکہ یہ غم غلط لوگ اسی دعوے مین جوش
بیٹھے تھے کہ سب سے پہلے ہم پر نظر عنایت ہوگی +

انہی بے پروائون مین مین بھی پڑا پھرتا تھا - ان مین اتنا لطف پایا کہ اگر کوئی بات
کرے تو اُسکا جواب دیتے تھے - اور اپنی باتون سے بھی دل خوش کرتے تھے - اسی
خیال مین یکایک نظر پھیر کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ دو دیو ڈراونی صورت بھیانک
صورت اُس کھاٹی مین چلے آتے ہین - کہ اُنکی کسی کو خبر نہین - ایک کو تو مین جانتا
تھا کہ عمر ہے مگر دوسرا افلاس تھا - انکے دیکھتے ہی سارے باغ اور چمن آنکھون
مین خاک سیاہ ہوگئے - اور یہ معلوم ہوا کہ بس عیش و آرام کا خاتمہ ہوگیا - دلونپر خوف
وہراس چھاگیا - لوگ جو ڈر کے مارے چیخین مار مار کر چلائے تو گویا عالم مین ایک
کہرام مچ گیا - اسی سے مین بھی چونک پڑا - اور دیکھا تو کچھ بھی نہ تھا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سیر زندگی

ایک حکیم کا قول ہے کہ "زندگی ایک میلہ ہے - اور اس عالم مین جو رنگا رنگ کی حالتین ہمپر گزرتی ہین یہی اسکے تماشے ہین - لڑکپن کے عالم کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھے تو جوان ہوئے - اور پھر پختہ سال انسان ہوئے - اُسسے بڑھکر بڑھاپا دیکھا - اور حق پوچھو تو تمام عمرِ انسانی کا عطر[۱] وہی ہی" - جب اس فقرہ پر غور کی - اور آدمی کی اَدلتی بدلتی حالت کا تصور کیا تو مجھے انواع و اقسام کے خیال گزرے - اول تو وقت بوقت اسکی ضرورتون اور حاجتون کا بدلنا ہے - کہ ہر دم ادنیٰ ادنیٰ چیز کا محتاج ہے - پھر اسکی طبیعت کا رنگ پلٹنا ہے - کہ ابھی ایک چیز کا طلبگار رہوتا ہے ابھی اُس سے بیزار ہوتا ہے اور جو اُسکے برخلاف ہے اُسکا عاشق زار ہوتا ہے - پھر **غفلت** ہے - کہ **وقت** کے دریا مین تیرا تی پھرتی ہے - لطف یہ ہے کہ سب خرابیان دیکھتا ہے اور چھوڑنے کو جی نہین چاہتا - میرا دل ان خیالات مین غرق تھا جو دفعۃً درد و مصیبت کی فریاد - خوشی کے ولولے - ڈر کی چیخین - ہوا اون کے زور - پانی کے شور - ایسے اُٹھے کہ مین بے اختیار اُچھل پڑا[۲] +

---

[۱] بہت سے گرم و سرد زمانہ کے دیکھتا ہی - نشیب و فراز عالم کے طے کرتا ہے - بچپن سے لیکر - ساری جوانی تجربون مین گزارتا ہی - جب گھس پسکر بڈھا ہو لیتا ہے تو زرا آدمی بنتا ہے - اور اس قابل ہوتا ہی کہ جو سنے یا دیکھی اُسے کچھ سمجھ بھی سکے

[۲] ابھی ایک طرف ناچ رنگ شادی اور مبارکبادی ہی ابھی دوسری طرف سے رونے پیٹنے کی آواز آتی ہے - ابھی ایک گھر مین دولت و اقبال کا جوش و خروش ہی - ابھی ایک صدمہ ایسا پڑا ہی کہ ساری خوشیان مٹی ہو گئی ہین - اِدھر آبادی ہی اُدھر بربادی ہے اِدھر ہوائے ترقی و خوش اقبالی ہی - اُدھر ادبار کی آندھی - ابھی عمر کا جہاز صحیح سلامت بادمراد پر چلا جاتا ہی - ابھی طوفان ظلم مین غوطے کھا رہا ہے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اول تو دل بہت حیران ہوا - بعد تھوڑی دیر کے حواس ٹھکانے ہوئے تو آس پاس کچھ لوگ نظر آئے - پوچھنے لگا کہ ہم کس عالم مین ہین اور کہان جاتے ہین اور اس غل کا کیا سبب ہے؟ ایک شخص برابر سے بولا کہ صاحب جانے کہان ہو! دریاے حیات مین تیر رہے ہو - پہلے تو لڑکپن کی نہر تھی کہ جسمین کچھ کشتیون[۱] کی کمزوری سے کچھ ملاحون[۲] کی غفلت سے کچھ اُنکی بے وقوفی سے لاکھون بھائی بند غارت ہو گئے - وہ نہر تو ہم اُتر آئے ہین - اب مانجھ دھار سمندر ہے اور ہم ہین - کبھی طوفان ہے - کبھی گرداب ہے - کبھی موجون کے تھپیڑے کھا[۳] رہے ہین - یہان ملاحون کی ہشیاری اور چالاکی کے سوا کوئی صورت بچاؤ کی نہین - ملاح[۴] بھی اُس لاکھون کے انبوہ مین سے انتخاب کیے ہین - جو رستے بتانے اور پار اُتار دینے کے دعوے باندھے بیٹھے تھے مگر حقیقت مین نہ یہان ناخدا کی پیش جاتی ہے نہ ملاح کی - فقط خدا کی آس ہے اور بس -

جہاز عمر روان پر سوار بیٹھے ہین ۵ سوار خاک ہین بے اختیار بیٹھے ہین

یہ سنکر مینے غور سے اِدھر اُدھر دیکھنا شروع کیا اور دل نے کہا کہ پہلے ذرا نظر اُٹھا کر تو دیکھ لو - دیکھا تو فی الحقیقة ایک نہر خوشنما گلزار کے بیچمین لہراتی چلی جاتی ہے - ہمراہی میرے دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے - اُسکی لہرون مین ظاہرانہ کچھ زور تھا نہ شور تھا - مگر جو شخص ذرا ہاتھ ڈالتا تھا - وہ اُسے[۵] بُلبُلے کیطرح

---

[۱] کمزور کشتیان بچپنے نازک جسم اور دھان پان سی بدن ہین - [۲] اس سے بچون کے باپ اور طبیب یا تیماردار مراد ہین ۱۲ [۳] یہ جوانی کا عالم ہے اور دنیا کے حادثے ہین جو کہ تلاش معاش اور راہ ترقی مین اُسے پیش آتے ہین - [۴] یہ بڑے بڑے عالم فاضل ڈاکٹر پروفیسر مولوی پنڈت ہین جو ہماری تعلیم مین مصروف ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

بہا لیجاتی تھی - اِن گلزارون کا کچھ حال دیکھنا چاہو تو بالکل اندھیرا تھا - اور کوئی نہ کہہ سکتا تھا کہ باغ کہان سے شروع ہوتا ہے - یعنی جس نے آنکھ کھولی تھی اپنے تئین باغ ہی مین دیکھا تھا - دائین بائین اور سامنے بھی پانی ہی پانی تھا کہ اپنی لہر بہر مین بہتا چلا جاتا تھا - اور دُھند اتنی چھائی ہوئی تھی کہ تیز سے تیز نظر بھی کام نکرتی تھی - یہ بھی معلوم ہوا کہ اس دریا مین بڑے بڑے پتھرون کی چٹانین ہین اور جا بجا گرداب پڑتے ہین بہت سے لوگ تھے کہ اپنی اپنی کشتیون مین بادِ مراد کے مزے لیتے چلے جاتے تھے - اور جو بچارے پیچھے رہ گئے تھے اُنپر قہقہے اُڑاتے جاتے تھے - مگر یہ بھی ہنستے ہنستے اُنہی گردابون مین ڈوبتے جاتے تھے - دلون کا اضطراب اور آنکھون کا اندھیرا یہ غضب تھا کہ چالاک سے چالاک آدمی بھی مشکل سے سنبھل سکتا تھا - انہی مین ایسے لوگ بھی تھے کہ ناواقفیت و نادانی کے سبب سے اپنے ساتھیون کو گردابون مین ڈال دیتے تھے - اور موجون کے تھپیڑے اُنہین چٹانون پر ٹکرا کر مار ڈالتے تھے - پانی برابر لہرین مارتا چلا جاتا تھا - اور کشتی کو اسکی ٹکر پر چڑھا لانے کا تو کیا ذکر ہے - اتنی مجال نتھی کہ کوئی پہلو کاٹ کر بھی دھارے کے سامنے سے چڑھ آئے یا کاش کہ جہان سے چلا تھا پھر وہین آجائے -

---

ف فی الحقیقت دنیا کی ابتدا کس نے دیکھی ہو - جو آیا - یہی چلتا ہوا کارخانہ دیکھا - اور چلتا ہی چھوڑ گیا ۲ خدا کے معاملے غیب کے اندھیرے مین ہین - کس کی عقل اُنہین دیکھ سکتی ہو یا سمجھ سکتی ہو ؟ ۳ انہین دنیا کے مکروہات جسمانی - بیماریان - دشمنونکی برجلہ دیان - اور اپنی بدپرہیزیان اور بے اعتدالیان سمجھو ۴ یہ بااقبال اور کامیاب لوگ ہین جنکی دنیا مین بن آئی ہے ۵ نادانون اور جاہل دوستون سے خدا بچائے ۶ بھلا عمرِ رفتہ کب آسکتی ہو - اور جوان یا بڈھا آدمی بچہ کیونکر ہو سکتا ہو ؟

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

سب اپنی اپنی کشتیون کو برابر روک تھام سے سنبھالے چلے جاتے تھے اور لطف یہ کہ
ہر شخص کے دل مین یہی خیال تھا کہ مجھے کچھ خطر نہین - اگر ہے تو اَور ہمسفرون کو ہے -
اَور دنکے انجام دیکھ رہے تھے - اور اپنی بد انجامی نہ معلوم ہوتی تھی - خود اسی مصیبت
مین مبتلا تھے اور اپنا خیال نکرتے تھے - جب موجون کا زور ہوتا تھا تو قسمت اور مدّ اعالی
جو پر سے پر لائے برابر عالم ہوا مین اُڑتی چلی جاتی تھی - وہ لوگون کو بہلا لیتی تھی[1] -
ہر شخص خوش ہوتا تھا اور دلمین اپنے تئین مبارکباد دیتا تھا کہ الحمد للہ میری کشتی
کو کچھ خطر نہین ہے - جو گرداب اَورون کو نگل گیا - مین اُس سے بچ جاؤن گا -
اور جن چٹانون نے اَور کشتیون کو ٹکرا کر ڈبو دیا - مین اُنہین بھی بے لاگ پھاند
جاؤنگا - غفلت نے ایسا پردہ آنکھون پر ڈالا تھا کہ ساتھ کے جہازون کی تباہی
بھی دیکھتے تھے مگر اُسی رستے چلے جاتے تھے - اس پر بے پروائی کا یہ حال تھا
کہ دم بھر اَور طرف متوجہ ہوتے تھے تو چپّو بھی ہاتھ سے رکھ کر بھول جاتے تھے -
پھر ناچار ہو کر اپنے تئین قسمت پر چھوڑ دیتے تھے ٭

یہ سستی اور بے پروائی انکی کچھ اسلیے نہ تھی کہ ایسی زندگی سے سیر ہو گئے تھے -
کیونکہ جب ڈوبنے لگتے تھے تو سب چلّاتے تھے - داد بیداد کرتے تھے - اور اپنے اپنے
دوستونکو چیخین مار مار کر پکارتے تھے کہ برائے خدا کوئی آؤ - اور ہمین سنبھالو - اور
اکثر اخیر وقت مین لوگون کو نصیحتین بھی کرتے تھے کہ ہم تو اپنی حماقتون کی بدولت
ان حالتون کو پہنچے - تم بچے رہنا - چنانچہ اُنکی اس ہمدردی اور محبت پرستی
پر بہت سی تعریفین بھی ہوتی تھین - مگر ذرا سی دیر مین پھر بھول جاتے تھے - نہ وہ

[1] افسوس دنیا کے مزے ہمین کیسا اندھا کر دیتے ہین کہ انجام کے مکروہات اور خوف خطر کچھ معلوم ہی نہین ہوتے ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

آپ سمجھتے تھے نہ اُنکی نصیحت پر کوئی اور عمل کرتا تھا۔ اِدھر اُدھر جزیرون کے کنارون پر کشتیان اور جہاز ٹوٹے پھوٹے پڑے تھے۔ بہت سے مسافرونکی ہڈیان پڑین تھین بہتیرے نیم جان۔ بہتیرے ایسی بیکسی اور تکلیف کی حالتون مین تڑپتے تھے کہ دیکھا نہ جاتا تھا۔ ایک دوسرے کو اُنکی مصیبت دکھا کر عبرت دلاتا تھا۔ مگر اپنے دل پر ذرا اثر نہ لاتا تھا۔ جس کشتی پر ہم سوار تھے حق یہ ہے کہ اُسکے جوڑ بند بھی دریاے حیات کی موجون کے صدمے اُٹھانے کے قابل نتھے۔ بلکہ رستے ہی مین ٹوٹتے نظر آتے تھے۔ اور سب ساتھیونکو یقین تھا کہ کیسی ہی پھرتی کرین یا زور لگائین ڈوبنے سے بچتے نہین۔

جب اِن آفتونکا باہم چرچا ہوا تو جو مستِ غفلت زندگی کے نشہ سے سرخوش بیٹھے تھے۔ وہ بھی غمگین ہوگئے۔ اچھے اچھے دلیرونکے دل ڈر گئے۔ اور بزدلے نامردونکو زندگی عذاب موت ہوگئی۔ بلکہ رنج وغم کے بعد جن جن راحتون کی امید ہوتی ہے اُس سے بالکل مایوس ہوگئے۔ مگر لطف یہ ہے کہ جن لوگون کو اس آفت مین زیادہ خطر تھا وہی زیادہ تر بے پروا تھے۔ بلکہ سب کا جی یہی چاہتا تھا کہ کسیطرح اس خطر کا خیال دُور ہی دُور رہے۔ اور جو جانتے تھے کہ آگے ایسی مصیبتین آئین گی جو اُٹھائی نہ جائین گی۔ وہ سامنے نگاہ بھر کے نہ دیکھتے تھے۔

---

۱ انہین پُرانی عمارتین۔ بڑے بڑے فاضلون اور منصفون کے تذکرے۔ اور نامی گرامی لوگون کی یادگارین سمجھو یا پُرانی عمارتین قدیمی مقبرے۔ اور پُرانے قبرستان ۲ یہی تمہارا جسم خاکی ہے۔ جسے تم اچھی اچھی غذائین کھلاتے ہو۔ وزرشون سے تیار کرتے ہو نہلاتے ہو دھلاتے ہو گرم سرد ہواؤن سے بچاتے ہو۔ اور جون جون بڈھے ہوتے ہو وہ ناطاقت ہوتا جاتا ہے ۳ دولتمند عیاش یا بڈھے سے زیادہ خطر کی حالتین ہین۔ مگر انہی کو غفلت زیادہ ہوتی ہے بلکہ مرنے کی بات کو بھی جی نہین چاہتا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اسوقت کے لیے کچھ نہ کچھ مشغلے نکال[1] لیتے تھے - امید تو ہمیشہ اس رستہ مین ساتھ ہی رہتی تھی - اُسسے ہنس کھیلکر دل بہلاتے رہتے تھے ٭

جن لوگون کی امید سے بہت راہ تھی - اُنسے اُسنے رفاقت کے بڑے بڑے وعدے کیے ہوئے تھے - مگر اُسمین اتنی سکت بھی نتھی جسکے سہارے سے بھاگ کر توبچ جاتے - فقط اتنا وعدہ تھا کہ اَورون سے کچھ پیچھے ڈوبوگے - اور یہ بھولے بھالے احمق اتنے ہی وعدہ پر راضی تھے ٭ درحقیقت امید کی باتین اُن سے سحر آمیز کے طور پر تھین کیونکہ جتنی اُنکی کشتیان پُرانی ہوتی جاتی تھین اُتنی ہی نیچرسی کے عہدنامے تازے کرتی تھی - اور تعجب یہ ہے کہ جنہین ڈوبنے کا یقین تھا وہی کاروبار کے لیے زیادہ کمر کستے تھے ٭

دریای زندگی مین ایک بہت خوشنما جزیرہ نظر آیا - اُسکے کنارہ پر دریا سے لگا ہوا ایک بلند منارہ تھا اسپر سونے کے حرفون سے لکھا تھا **بداعتدالیونکا گلزار** جہان تک جزیرہ کی حد تھی وہان تک پہاڑ کی بڑی بڑی چٹانین بلند تھین - اسلیے اسطے ایسے ہیبت ناک گرداب پڑتے تھے جہان سے کشتی کا نکلنا ممکن نتھا - یہ چٹانین پانی مین ڈوبی ہوئی تھین - اور جتنی کھلی تھین - نہایت سرسبز اور خوشنما تھین - جوانان مرغذار یعنی ہرے بھرے درخت ایک دوسرے کے گلے مین ہاتھ ڈالے جھوم رہے تھے - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین آتی تھین وہین **آرام** اپنی پلنگڑی بچھائے لیٹا تھا اور **خوشی** میٹھے میٹھے سُرون مین بڑی ایک ترانہ لہرا رہی تھی - یہی مقام رگذر عام کا تھا - اسلیے جو لوگ

[1] راگ رنگ قصے کہانیان - کھیل کود کی باتون مین ایسے لوگ دل بہلایا کرتے ہین ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اِدھر سے گزرتے تھے یہان کی سرسبزی اُنکی آنکھون کو ضرور طراوت دیتی تھی۔
اِدراک کا ناخدا واہنے ہاتھ پر دوربین لگائے کھڑا تھا کہ مسافرون کو اسی ٹکڑے رستہ سے نکال لیجاتا تھا۔ مگر خرابی یہ تھی کہ وہ کشتی کھینچ کے لیے اُنسے ڈانڈ مانگتا تھا کہ صحیح سلامت یہان سے نکالدے۔ یہ اس باغِ سبز پر ایسے محو ہو رہے تھے کہ جواب بھی نہ دیتے تھے خواہ وہ خفا ہوکر کہے۔ خواہ منّتون سے مانگے۔ تھوڑے ہی ہونگے جو اُسکا کہنا بھی مانتے ہونگے۔ اور دیتے تھے تو اس شرط پر دیتے تھے کہ ان سبزہ زارون کے پاس سے ہوکر نکلنا کہ ذرا دیکھکر ہی دل خوش کرلین۔ اور عہد لیلو پھر رستے بھر ہم کہین نہ اٹکین گے۔ نہ سمجھتے تھے کہ برتنا تو درکنار اِن بلاؤن کے پاس کو نکلنا بھی غضب ہے۔ چھوا۔ اور مُوا۔

مین نے دیکھا کہ آخر **اِدراکِ چابکدست** اُنکے تقاضون اور منّتون سے دق ہوگیا اور جزیرۂ مذکور کی طرف لے چلا۔ اس جزیرہ نے کشتی کو اسطرح کھینچا۔ جیسے مقناطیس سوئی کو کھینچے۔ جانے والے بھی گئے تو سہی مگر بہت پچتائے اور جتنا زور تھا سب لگا دیا لیکن پانی کے آگے ایک نہ چلا۔ غم غلط مسافر اس عالم مین بھی ناچ کود کر خوشیان مناتے رہے اور مفت جانین گنوا بیٹھے۔ ہان جن

۱؎ عمر روان کا جہاز چلا جاتا ہے۔ دنیا گذرگاہ عام ہے۔ راگ رنگ۔ حسن وجمال عیش ونشاط کے یہان جمگھٹ ہین دیکھنا! کہین انکے مزون مین اکر کود نہ پڑنا۔ ایسی چوٹ کھاؤگے کہ ہسپتالون تک جانے قابل بھی نہ رہوگے

۲؎ عقل وادراک تمہین ہر وقت بے اعتدالیون اور بد پرہیزیون سے بچنے کو اشارے کرتے رہتے ہین مگر اُن بچارون کی کون سنتا ہے ۱۲ ۳؎ یہان سوئی اور مقناطیس کو نہ دیکھو اپنے اشتیاق اور رغبت کی بداعتدالی پر خیال کرو ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

لوگون پر ادراکِ چابکدست کی چالاکی تدبیر کا گرہوئی وہ بچے۔ مگر بڑے دُکھ اُٹھا کر بچے۔ اور نکلے تو جسطرح پہلے چلے جاتے تھے اُسیطرح پھر موجون کے تھپیڑون مین پڑ گئے + پانی کے تلاطم کا یہ عالم تھا کہ کشتی چل نہ سکتی تھی۔ اور یہ بھی باد مخالف اور طغیانی کے ڈر کے مارے ڈرتے ڈرتے کشتی کو لیجا تے تھے[۵۱] آخر ادھر اُنکے زور گھٹتے گئے۔ اُدھر کشتی حیات کے جوڑ بند خراب ہوتے گئے۔ خلاصہ یہ کہ رفتہ رفتہ سب ڈوب گئے۔ مگر جو ڈوبتا تھا۔ اپنی کوتہ اندیشی پر بہت پچھتاتا تھا۔ اور اَورون کو نصیحت کرتا جاتا تھا۔ کہ ع من نکردم شما خدا رسکنید خبردار کوئی جزیرۂ بداعتدالی کے سامنے نہ آنا +

خدا کی قدرت کہ جو ایسی ٹوٹی پھوٹی کشتیون کی مرمت کرتے تھے اُنکے کارپگر بھی وہین موجود تھے[۵۲]۔ بہت لوگون کو اپنے کارپگرون پر بڑا بھروسا تھا اور بعض کشتیان بھی ایسی تھین کہ اُنہین تھوڑا ہی صدمہ پہنچا تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ جنہون نے تھوڑا صدمہ اُٹھایا تھا وہ بھی کچھ بہت نہ جیے روز بروز مرض بڑھتا گیا۔ آخر ڈوب ہی گئے۔ بلکہ تعجب یہ ہے کہ بعض ضرب رسیدہ ایسے تھے کہ کارپگر نے خود اُنکی مدد مین پہلو بچایا۔ مگر بہتیرے کارپگر خود ضرب رسیدون سے پہلے ڈوب گئے۔ کہ وہ خود انہی آفتون مین مبتلا تھے +

غرض سیر زندگی مین چالاک لوگون نے بھی آکر پایا تو اتنا ہی پایا کہ یہ پیچھے ڈوبے۔ وہ پہلے ڈوبے بہتیرے مسافر ایسے بھی تھے کہ لڑکپن ہی جن ہمراہیون نے ساتھ ساتھ چلے آتے تھے۔

---

[۵۱] بڈھون کو زندگی بہت پیاری ہوتی ہے کسیکو پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہین ۱۲ [۵۲] یہ کارپگر حکیم ہی ہین یا ڈاکٹر صاحب ہین ؟ [۵۲] حکیمون نے کہا۔ سیانے کا علاج کرو اُسنے کہا حکیم کا علاج کرو ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اُنہین غوطے کھاتے دیکھتے جاتے تھے اور آگے بڑھے جاتے تھے - یعنی بادِ مخالف برابر غرق کیے جاتی تھی - نہ ان بچاروں کو محنتِ تدبیر کرنی پڑتی تھی - نہ غمِ انتظار اُٹھانا پڑتا تھا * جو لوگ خوشی کی ٹکر کھا کر بیچ نکلے تھے وہ بھی آہستہ آہستہ ضعیف ہی ہوتے گئے - اگرچہ ہاتھ پانو مار مار کر پانی سے بہت لڑے مگر جو اَوردن پر پہلے گزری تھی وہ انپر پیچھے گزری - آخر معلوم ہوا تو یہی ہوا کہ امید کو بھی کنارۂ کامیابی تک پہنچنا مشکل ہے - یہ حالات دیکھکر میرا دل ایسا زندگی سے بیزار ہوا کہ جی مین آیا کہ آنکھین بند کرکے اس دریا مین کود پڑون - اتنے مین دیکھتا ہون کہ ایک شخص نورانی صورت سبز لباس پہنے سامنے کھڑا ہے اور اپنے عصا سے اشارا کرکے پاس بلاتا ہے - مین نزدیک گیا تو اُسنے اپنا ہاتھ میرے منہہ پر پھیرا - اور عصا اُٹھا کر سامنے اشارا کیا - خدا جانے دُوربینِ الٰہی سے میری آنکھین روشن کردین یا کُہر جو دُھوان دھار ہو رہی تھی اُسے اپنی برکت سے اُڑا دیا - دیکھون تو سبحان اللہ صبح سعادت کا وقت ہے - چمن لہلہے - مرغانِ سحر کے چہچہے - پھولون پر شبنم صبا اور نسیم کم کم - جزیرے کے جزیرے میوون سے جھومتے اور پھولون سے لہلہاتے ہین - اِن کے بیچمین سمندر کا پانی جگمگ جگمگ لہرین مار رہا ہے - بڑے بڑے امرا شرفا خلعت ہائے فاخرہ اور زرق برق کے لباس پہنے پھولونکے طُرّے سر پر - ہار گلے مین ڈالے اِدھر اُدھر درختون مین شعر پڑھتے پھرتے ہین - کچھ فوّارون کے نیچے حوض مین پانون لٹکائے بیٹھے ہین - کچھ پھولون کی کیاریون مین بے تکلف لوٹتے ہین اور گا نا سُن رہے ہین - غرض کہ ہجوم بہار - اور رسیلی آوازون کے ستارون نے وہ جمگھٹ کر رکھا تھا کہ شورِ قیامت بھی آئے تو خبر نہو - اس عالم کو دیکھکر میرا سا غرِ دل خوشی سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

چھلک گیا اور بے اختیار یہی جی چاہا کہ اگر بانہ کے پر ہاتھ آجائین تو اُڑ دن اور اس باغِ فرح بخش مین جا پڑون - لیکن اُس پیر بزرگ نے کہا کہ وہان جانے کا کوئی رستہ نہین الّا دروازۂ موت کہ جس سے تم ڈرتے ہو - دیکھو وہ سرسبز اور رنگین جزیرے جو سامنے نظر آتے ہین اور سمندر کی قالین پر گلکاری کر رہے ہین حقیقت مین اس سمندر سے بھی زیادہ پھیلاؤ رکھتے ہین - جہانتک تمہاری نظر کام کر سکے بلکہ جہانتک تمہارا خیال دوڑ سکے اُس سے بھی آگے تک لاانتہا چلے جاتے ہین - مرنے کے بعد نیک مردون اور صاحبدلون کے گھر یہین ہون گے - جن جن لذتونکو جی چاہے اور طبیعت کیفیت اُٹھائے سب یہان موجود ہین - ہر جزیرہ باغِ جنت کا مکان ہے کہ اپنے اپنے مکین کے لائق شان ہے - کیون آزاد کیا یہ مقام اس لائق نہین کہ جان تک بھی ہو تو دیجیے اور انہین لیجیے - کیا اس زندگانی کو مصیبت سمجھنا چاہیے جسکی بدولت یہ نعمتین حاصل ہوتی ہین؟ کیا موت سے ڈرنا چاہیے؟ کیا ملکِ عدم کو خوش ہوکر نہ چلنا چاہیے؟ جسکی بدولت ایسی ایسی نعمتین حاصل ہون - نہین نہین ہرگز نہین - اور سنتے ہو! - نہ سمجھنا کہ انسان جسکے لیے یہ بے زوال سامان ہین - اسے یون ہی پیدا کر دیا ہے - دنیا مقامِ امتحان ہے - ہم تم یہان امتحان دینے آئے ہین - امتحان کا نام سُنتے ہی مین چونک پڑا آنکھ کھولکر دیکھا تو کچھ نہ تھا ٭

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

انسان کسی حال مین خوش نہین رہتا

سقراط حکیم نے کیا خوب لطیفہ کہا ہے کہ اگر تمام اہل دنیا کی مصیبتین ایک جگہ لاکر ڈھیر کردین اور پھر سبکو برابر بانٹ دین تو جو لوگ اب اپنے تئین بدنصیب سمجھ رہے ہین وہ اس تقسیم کو مصیبت - اور پہلی مصیبت کو غنیمت سمجھین گے +

ایک اور حکیم اس لطیفہ کے مضمون کو اور بھی بالاتر لیگیا ہے - وہ کہتا ہے کہ اگر ہم اپنی اپنی مصیبتون کو آپس مین بدل بھی سکتے تو پھر ہر شخص اپنی پہلی ہی مصیبت کو اچھا سمجھتا +

مین ان دونو خیالون کو وسعت دے رہا تھا اور **بے فکری** کے تکیے سے لگا بیٹھا تھا کہ نیند آگئی - خواب مین دیکھتا ہون کہ **سلطان الافلاک** کے دربار سے ایک اشتہار جاری ہوا ہے - خلاصہ جسکا یہ ہے کہ "تمام اہل عالم اپنے اپنے رنج والم اور مصائب و تکالیف کو لائین اور ایک جگہ ڈھیر لگائین" - چنانچہ اس مطلب کے لیے ایک میدان - کہ **میدان خیال** سے بھی زیادہ وسیع تھا - تجویز ہوا اور لوگ آنے شروع ہوئے - مین بیچون بیچ مین کھڑا تھا اور انکے تماشے کا لطف اٹھا رہا تھا - دیکھتا تھا کہ ایک کے بعد ایک آتا ہے اور اپنا بوجہ سر سے پھینک جاتا ہے - لیکن جو بوجہ گرتا ہے مقدار مین اور بھی بڑا ہو جاتا ہے - یہانتک کہ وہ مصیبتون کا پہاڑ بادلون سے بھی اونچا ہو گیا +

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ایک شخص سوکھا سہما - دُبلاپے کے مارے فقط ہوا کی حالت ہو رہا تھا - اس انبوہ مین نہایت چالاکی اور پھرتی سے پھر رہا تھا - اُسکے ہاتھ مین ایک آئینہ تھا جسمین دیکھنے سے شکل نہایت بڑی معلوم ہونی لگتی تھی وہ ایک ڈھیلی ڈھالی پوشاک پہنے تھا جسکا دامن دامنِ قیامت سے بندھا ہوا تھا - اسپر دیوزادون اور جنّاتون کی تصویرین زردوزی گڑھی ہوئی تھین - اور جب وہ ہوا سے لہراتی تھی تو ہزارون عجیب و غریب صورتین اُسپر نظر آتی تھین - اُسکی آنکھ وحشیانہ تھی مگر نگاہ مین افسردگی تھی - اور نام اُسکا وہم تھا - ہر شخص کا بوجھ بندھواتا تھا - اور لدواتا تھا اور مقام مقررہ پر لیجاتا تھا - مین نے اپنے ہم جنسون اور ہم صورت بھائیونکو جب بوجھونکے نیچے گڑگڑاتا دیکھا اور اُن مصیبتون کے انبار کو خیال کیا تو بہت گھبرایا اور دل مین ایسا ترس آیا کہ بیان نہین ہو سکتا +

اس عالم مین بھی چند شخصونکی حالت ایسی نظر آئی کہ اُسنے ذرا میرا دل بہلایا - صورت بہلاوے کی یہ ہوئی کہ دیکھتا ہون ایک شخص پرانے سے چکن کے چغہ مین ایک بھاری سی گٹھری لیے آتا ہے - جب وہ گٹھری انبار مین پھینکی تو معلوم ہوا کہ افلاس کا عذاب تھا - اسکے پیچھے ایک اور شخص دوڑا آتا تھا - بدن سے پسینا بہتا تھا اور مارے بوجھ کے ہانپا جاتا تھا - اُس نے بھی وہ بوجھ سر سے پھینکا اور معلوم ہوا کہ اِسکی جورو بہت بُری تھی اسنے وہ بلا سر سے پھینکی ہے +

انکے بعد ایک بڑی بھیڑ آئی کہ جسکی تعداد کا شمار نہ تھا - معلوم ہوا کہ یہ عاشقونکا گروہ ہے انکے سر پر دُود آہ کی گٹھریان تھین کہ اُنہی مین آہونکے تیر خیالی - اور نالونکے نیزہ و بالی و بے ہوئے تھے - اگرچہ یہ لوگ مارے بوجھ کے اسطرح

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

درد سے آہین بھرتے تھے کہ گویا اب سینے انکے پھٹ جائین گے - لیکن تعجب یہ ہے کہ جب اس انبار کے پاس آئے تو اتنا نہو سکا کہ ان بوجھون کو سر سے پھینک دین - کچھ کچھ جد و جہد سے سر ہلایا مگر جسطرح لدے ہوئے آئے تھے اُسیطرح چلے گئے +

بہت بڑھیان دیکھین کہ بدن کی جھرّیان پھینک رہی تھین - چند نوجوان اپنی کالی رنگت - کچھ کچھ موٹے موٹے ہونٹ - اکثر ایسے میل جمے ہوئے دانت پھینکتے تھے کہ جنہین دیکھکر شرم آتی تھی - مگر مجھے یہی حیرت تھی کہ اُس پہاڑ مین سب سے زیادہ جسمانی عیب تھے - ایک شخص کو دیکھتا ہون کہ اُسکی پیٹھ پر بھاری سے بھاری اور بڑے سے بڑا بوجھ ہے مگر خوشی خوشی اُٹھائے چلا آتا ہے - جب پاس آیا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کُبڑا ہے اور آدم زاد کے انبار رنج و الم مین اپنے کُبڑے پن کو پھینکنے آیا ہے کہ اسکے نزدیک اس سے زیادہ کوئی مصیبت نہین - اس انبار مین انواع و اقسام کے سقم اور امراض بھی تھے - جنمین بعض اصلی تھے اور بعض ایسے تھے کہ غلط فہمون نے خواہ مخواہ اُنہین مرض سمجھ لیا تھا - ایک بوجھ مجھے اَور نظر آیا - جو امراض آدم زاد پر عارض ہوتے ہین اُن سب کا مجموعہ تھا - یعنی بہت سے حسین نوجوان تھے کہ اپنے ہاتھون کی کمائی یعنی امراض نوجوانی ہاتھون مین لیے آتے تھے - مگر مین فقط ایک ہی بات مین حیران تھا اور وہ یہ تھی کہ اتنے بڑے انبار مین کوئی بے وقوفی یا بد اطواری پڑی[1] ہوئی نہ دکھائی دی - مین یہ تماشے دیکھتا تھا - اور دل مین کہتا تھا کہ اگر ہوسہائے نفسانی اور ضعف جسمانی اور عیوب عقلی سے کوئی

[1] مراد اس سے یہ ہے کہ اپنی بے وقوفی یا بد اطواری کو کوئی بُرا نہین سمجھتا اسلیے اسے کسی نے نہین پھینکا ۱۲

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

نجات پانی چاہے تو اس سے بہتر موقع نہ ہاتھ آئے گا۔ کاش کہ جلد آئے اور پھینک جائے
اتنے مین ایک عیاش کو دیکھا کہ اپنے گناہون کا بوجھ اُٹھائے بے پروا چلا آتا ہے۔
اُس نے بھی ایک گٹھڑی پھینکدی مگر جب دیکھا تو معلوم ہوا کہ گناہون کے عوض
اپنی عاقبت اندیشی کو پھینک گیا۔ ساتھ ہی ایک چھٹے ہوئے شہدے آئے
مین سمجھا کہ یہ شاید اپنی کوتہ اندیشی کو پھینکیں گے۔ مگر وہ بجاے اُسکے اپنی شرم
وحیا کو پھینک گئے +

جب تمام بنی آدم اپنے اپنے بوجھون کا وبال سر سے اُتار چکے تو **میان** ہم
کہ جب سے اب تک اس مصروفیت مین سرگردان تھے۔ مجھے الگ کھڑا دیکھکر سمجھے
کہ یہ شخص خالی ہے۔ چنانچہ اس خیال سے میری طرف جھکے۔ اُنکو اپنی طرف آتے
دیکھکر میرے حواس اُڑ گئے۔ مگر اُنھون نے جھٹ اپنا آئینہ سامنے کیا۔ مجھے
اپنا منھ اُس مین ایسا چھوٹا معلوم ہوا کہ بے اختیار چونک پڑا۔ برخلاف اسکے
بدن اور قد وقامت ایسا چوڑا چکلا نظر آیا کہ جی بیزار ہوگیا۔ اور ایسا گھبرایا کہ چہرہ کو
نقاب کی طرح اُتار کر پھینک دیا۔ اور خاص خوش نصیبی اسبات کو سمجھا کہ ایک شخص
نے اپنے چہرہ کو بڑا اور اپنے بدن پر ناموزون سمجھکر اُتار پھینکا تھا۔ یہ چہرہ
حقیقت مین بہت بڑا تھا۔ یہانتک کہ فقط اسکی ناک میرے سارے
چہرہ کے برابر تھی +

ہم اس انبوہِ پُرآفات پر غور سے نظر کر رہے تھے اور اس عالمِ ہیولانی کی ایک
ایک بات کو تاک تاک کر دیکھ رہے تھے جو **سلطان الافلاک** کی بارگاہ سے
حکم پہنچا کہ اب سبکو اختیار ہے۔ جسطرح چاہین اپنے اپنے رنج وتکلیف تبدیل

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

کرلین۔ اور اپنے اپنے بوجہ لیکر گھروں کو چلے جائین۔ یہ سنتے ہی میان وہم پھر مستعد ہوئے۔ اور بڑی تُرت پھُرت کے ساتھ اُس انبارِ عظیم کے بوجہ باندھ باندھ کر تقسیم کرنے لگے۔ ہر شخص اپنا اپنا بوجہ سنبھالنے لگا اور اسطرح کی ریل پیل اور دھکم دھکا ہوئی کہ بیان سے باہر ہے۔ چنانچہ اس وقت چند باتین جو مینے دیکھین وہ بیان کرتا ہون +

ایک پیر مرد کہ نہایت معزز و محترم معلوم ہوتا تھا دردِ قولنج سے جان بلب تھا۔ اور لاولدی کے سبب سے اپنے مال و املاک کے لیے ایک وارث چاہتا تھا۔ اِس نے دردِ مذکور پھینک کر ایک خوبصورت نوجوان لڑکے کو لیا۔ مگر لڑکے نابکار کو نافرمانی اور سرشوری کے سبب سے دق ہوکر اسکے باپ نے چھوڑ دیا تھا۔ چنانچہ اس نالائق نوجوان نے آتے ہی جھٹ بڈھے کی ڈاڑھی پکڑلی اور سر توڑنے کو تیار ہوا۔ اتفاقاً برابر ہی لڑکے کا حقیقی باپ نظر آیا کہ اب وہ درد قولنج کے مارے لوٹنے لگا تھا۔ چنانچہ بڈھے نے اس سے کہا کہ برائے خدا میرا دردِ قولنج مجھے پھیر دیجیے اور اپنا لڑکا لیجیے کہ میرا پہلا عذاب اس سے ہزار درجہ بہتر ہے مگر مشکل یہ ہوئی کہ یہ مبادلہ اب پھر نہ سکتا تھا +

ایک بچارا جہازی غلام تھا کہ اُسنے قید زنجیر اور جہازی محنت کی تکلیف سے دق ہوکر اُس عذاب کو چھوڑا تھا اور جھولے کے مرض کو لے لیا تھا۔ اُسے دیکھا کہ دو قدم چلکر بیٹھ گیا ہے اور سر پکڑے بسور رہا ہے +

غرض اسیطرح کئی شخص تھے کہ اپنی اپنی حالت مین گرفتار تھے اور اپنے اپنے کیے پر پچھتا رہے تھے۔ مثلاً کسی بیمار نے افلاس لے لی تھی وہ اس سے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

ناراض تھا۔ کسی کو بھوک نہ لگتی تھی وہ اب جوع البقر کے مارے پیٹ کو پیٹ رہا تھا۔ ایک شخص نے فکر سے دق ہوکر اُسے چھوڑا تھا اب وہ درد جگر کا مارا لوٹ رہا تھا۔ اور اسیطرح برعکس۔ غرض ہر شخص کو دیکھکر عبرت اور پشیمانی ہی حاصل ہوتی تھی +

عورتین بچاری اپنے اَدل بَدل کے عذاب مین گرفتار تھین۔ کسی نے تو سفید بالون کو چھوڑا تھا۔ مگر اب پانو مین ایک پھوڑا ہوگیا تھا کہ لنگڑاتی تھی اور ہائے ہائے کرتی چلی جاتی تھی۔ کسی کی پہلے کمر بہت پتلی تھی۔ مگر چونکہ سینہ اور بازو بھی دُبلے تھے اسلیے پتلی کمر کو چھوڑا تھا۔ اب گول گول بازون کے ساتھ بڑی سی توند نکالے چلی جاتی تھی۔ کسی نے چہرہ کی خوب صورتی لی تھی مگر اسکے ساتھ بے آبروئی کا داغ اور بدنامی کا ٹیکا بھی چلا آیا تھا۔ غرض ان سب مین کوئی ایسا نتھا کہ جسے پہلے نقص کی نسبت نیا نقص گران نہ معلوم ہورہا ہو۔ ان سبکی حالتون کو دیکھکر یہ میری سمجھ مین آیا کہ جو مصیبتین ہم پر پڑتی ہین وہ حقیقت مین ہماری سہار کے بموجب ہوتی ہین۔ یا یہ بات ہے کہ سہتے سہتے ہمین اُنکی عادت ہوجاتی ہے +

مجھے اُس بڈھے کے حال پر نہایت افسوس آیا کہ ایک خوبصورت سجیلا جوان بنکر چلا۔ مگر مشانہ مین ایک پتھری ہوگئی کہ اب بھی سیدھی طرح نہ چل سکتا تھا۔ اس سے بھی زیادہ اُس نوجوان کے حال پر افسوس آتا تھا کہ بچارا لکڑی ٹیکتا گرتا پڑتا چلا جاتا تھا کمر جھکی ہوئی۔ گردن بیٹھی ہوئی تھی۔ کھوے سر سے اُونچے نکل آئے تھے۔ اور جو عورتین پہلے اسکی سج دھج پر جان دیتی تھین۔ اُن کا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

غسل گرد تھا۔ یہ اُنہین دیکھتا تھا۔ اور پانی پانی ہوا جاتا تھا +

جب سب کے مبادلے بیان کیے ہین تو اپنے مبادلے سے بھی مجھے صاف نہ گزر جانا چاہیے۔ چنانچہ اسکی صورت حال یہ ہے کہ بڑے چہرہ والے یار میرے چھوٹے چہرہ کو لیکر ایسے بدنما معلوم ہونے لگے کہ جب مین نے اُنکی طرف دیکھا تو اگرچہ میرا ہی چہرہ تھا مگر مین ایسا بے اختیار ہنسا کہ میری اپنی بھی صورت بگڑ گئی۔ اور صاف معلوم ہوا کہ وہ بچارا میرے ہنسنے سے شرما گیا۔ مگر مجھے بھی اپنے حال پر کچھ فخر کی جگہ نہ تھی کیون کہ جب مین اپنی پیشانی سے عرق ندامت پونچھنے لگا تو وہان تک ہاتھ نہ پہنچ سکا۔ چہرہ اتنا بڑا ہو گیا تھا کہ ہاتھ رکھتا کہین تھا اور جا پڑتا کہین تھا۔ ناک اتنی بڑھی ہوئی تھی کہ جب چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو کئی دفعہ ہاتھ نے ناک سے ٹکر کھائی۔ میرے پاس ہی دو آدمی اَور بھی تھے کہ جنکے حال پر تمسخر کرنا واجب تھا۔ ایک تو وہ شخص تھا کہ پہلے ٹانگون کے مُٹاپے کے سبب سے چھدرا کر چلتا تھا! اسنے ایک لٹنگو سے مبادلہ کر لیا تھا کہ جسمین پنڈلی معلوم ہی نہ ہوتی تھی۔ ان دونو کو جو دیکھتا تھا وہ ہنستا تھا۔ ایک تو ایسا معلوم ہوتا تھا گویا دو بلّیون پر چلا جاتا ہے! سر کا یہ عالم تھا گویا ہوا مین اُڑا جاتا ہے اور دوسرے کا یہ حال تھا کہ چل ہی نہ سکتا تھا۔ کمال کوشش سے قدم اُٹھاتا تھا مگر یہ حال تھا کہ دونو طرف دو دو دائرے کھینچتے چلے جاتے تھے۔ مین نے اس عجیب الخلقت کی حالت غریب کو دیکھکر کہا کہ میان اگر دس قدم سیدھے چلے جاؤ تو سَوا دمڑی کی ریوڑیان کھلاتے ہین +

غرض وہ سارا انبار عورتون اور مردون مین تقسیم ہو گیا۔ مگر لوگون کا یہ حال تھا کہ دیکھنے سے ترس آتا تھا۔ یعنی جان سے بیزار تھے اور اپنے اپنے بوجھون مین دبے ہوئے

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

اوپر تلے دوڑتے پھرتے تھے - سارا میدان - گریہ وزاری - نالہ و فریاد - آہ و افسوس سے دھوان دھار ہو رہا تھا - آخر **سلطان الافلاک** کو بیکس آدم زاد کے حالِ دردناک پر پھر رحم آیا - اور حکم دیا کہ اپنے اپنے بوجھ اُتار کر پھینک دین پہلے ہی بوجھ انہین مل جائین - سب نے خوشی خوشی اُن وبالون کو سر و گردن سے اُتار کر پھینک دیا - اتنے مین دوسرا حکم آیا کہ - **وہم** جسنے انہین دھوکے مین ڈال رکھا تھا وہ **شیطان** نابکار یہان سے دفع ہو جائے - اسکی جگہ ایک اور **فرشتہ رحمت** آسمان سے نازل ہوا - اسکی حرکات و سکنات نہایت معقول دباو وقار تھی اور چہرہ بھی سنجیدہ اور خوشنما تھا - اسنے بار بار اپنی آنکھون کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور رحمت الٰہی پر توکل کر کے نگاہ کو اُسی کی آس پر لگا دیا - اسکا نام **صبر و تحمل** تھا - ابھی وہ اس کوہ **مصیبت** کے پاس آکر بیٹھا ہی تھا جو کوہ مذکور خود بخود سمٹنا شروع ہوا - یہان تک کہ گھٹتے گھٹتے ایک ٹیلہ رہگیا - پھر اُسنی ہر شخص کو اصلی اور واجبی بوجھ اُٹھا اُٹھا کر دینا شروع کیا اور ایک ایک کو سمجھاتا گیا کہ نہ گھبراؤ اور بردباری کے ساتھ اُٹھاؤ - ہر شخص لیتا تھا اور اپنے گھر کو راضی رضامند چلا جاتا تھا - ساتھ ہی اُسکا شکریہ کرتا تھا کہ آپکی عنایت سے مجھے اس انبارِ لاانتہا مین سے اپنا بارِ مصیبت چُننا نہ پڑا +

نیرنگِ خیالات کا انتخاب تمام ہوا

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

Signature with Date

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar

Digitized by Arya Samaj Foundation Chennai and eGangotri

CC-0. In Public Domain. Gurukul Kangri Collection, Haridwar